سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2008

بدھ 6، جمعرات 7، جمعتہ المبارک 8، پیر 11، منگل، 12 ۔اگست 2008
(یوم الاربعاء 3، یوم الخمیس 4، یوم الجمع 5، یوم السبت 8، یوم الثلاثہ 9۔ شعبان المعظم 1429ھ)

پندرھویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد8(حصہ اول) : شمارہ 1 تا 5

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2008

بدھ، 6۔اگست2008

(یوم الاربعاء،3۔شعبان المعظم1429ھ)

پندرھویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس
جلد 8 : شمارہ 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

آٹھواں اجلاس

بدھ، 6 -اگست 2008

جلد 8 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	8

5۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	10
6۔	چیئرمینوں کا پینل ------------	10
7۔	نومنتخب ارکان کا حلف ------------	11
	تعزیت	
8۔	طارق محمود ساہی ایم۔پی۔اے کی والدہ ماجدہ اور جناب شاہد محمود خان ایم۔پی۔اے کے چچا کے لئے دعائے مغفرت ------------	11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
9۔	نومنتخب ارکان اسمبلی کو مبارکباد ------------	12
10۔	قائد حزب اختلاف کے تقرر کا نوٹیفکیشن جاری کرنے پر قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر اور حکومت کا شکریہ ادا کرنا ------------	14
11۔	نومنتخب ارکان کا ممبر اسمبلی بننے پر پارٹی قائدین اور حکومت کا شکریہ ادا کرنا ------------	22
	سوالات (محکمہ صحت)	
12۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	34
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	68
	تحاریک استحقاق	
14۔	ڈی۔ایف۔او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی سے تضحیک آمیز رویہ (---جاری) ------------	80
15۔	طبی اور صحت کے اداروں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2006 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ------------	80
16۔	ای۔ڈی۔او ایجوکیشن لاہور کا معزز خاتون رکن اسمبلی سے ملاقات سے انکار ------------	81
17۔	ڈی۔سی۔او رحیم یار خان کا نیم عریاں لباس میں کھلی کچہری لگانا ------------	83
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
18۔	مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	93

19۔ مجلس خصوصی کی رپورٹیں برائے استحقاقات کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------ 94

رپورٹیں (توسیع)

20۔ مجلس خصوصی کی رپورٹیں برائے استحقاقات
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 94

تحاریک التوائے کار

21۔ فاروق گنج مصری شاہ (لاہور) میں ڈاکوؤں کی فائرنگ
سے لیبر ٹھیکیدار کی ہلاکت (۔۔۔ جاری) ------------ 95

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
22۔	اوکاڑہ، تحصیل دیپالپور میں عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک سڑک کی پندرہ سال سے تعمیر مؤخر ------------	97
23۔	پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی جانب سے ریٹائرڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر مکان کی الاٹمنٹ میں مشکلات کا سامنا ------------	99
24۔	نارووال تا لاہور، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہونے کی وجہ سے نارووال کے عوام کو تلاش معاش میں مشکلات کا سامنا ------------	100
25۔	شیخوپورہ، پولیس قتل کے بااثر ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکام ------------	102
26۔	جولائی 2007 سے جنرل کیڈر کے ملازمین کو ملنے والے مالی فوائد اور اضافی ترقی سے وفات پانے والے اور ریٹائر ہونے والے ملازمین محروم ------------	103
27۔	گورنمنٹ چوبرجی کوارٹر لاہور کی ٹینکی میں گندا پانی آنے کی وجہ سے رہائشی موذی امراض میں مبتلا ------------	105
	پوائنٹ آف آرڈر	
28۔	اسمبلی کے درجہ چہارم کے ملازمین کے کوارٹر مسمار کرنے سے انہیں رہائشی مسائل کا سامنا ------------	106
	سرکاری کارروائی	

ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)

29۔ ہنگامی قانون ایگزامینیشن کمیشن پنجاب مجریہ 2008 ------------ 108

30۔ کورم کی نشاندہی ------------ 109

سرکاری کارروائی (۔۔۔جاری)

31۔ ہنگامی قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مجریہ 2008 ------------ 109

32۔ ہنگامی قانون (ترمیم) مینٹیننس آف پبلک آرڈر کمیشن
پنجاب مجریہ 2008 ------------ 110

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

جمعرات، 7۔اگست 2008

جلد 8 : شمارہ 2

33۔ ایجنڈا ------------ 111

34۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 113

35۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 114

تعزیت

36۔ محترمہ نسیم ناصر خواجہ ایم۔پی۔اے کے بھائی خواجہ عبدالحیٔ
کے لئے دعائے مغفرت ------------ 114

پوائنٹ آف آرڈر

37۔ اجلاس کا بروقت انعقاد ------------ 115

38۔ اجلاس کا انعقاد صبح کی بجائے شام کو کرنے کا مطالبہ ------------ 116

سوالات (محکمہ جات آبپاشی و قوت برقی اور اوقاف)

39۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 120
40۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 150
توجہ دلاؤ نوٹس
41۔ جڑانوالہ پولیس تشدد سے ملزم کی ہلاکت ------------ 176
42۔ ضلع گجرات متنازعہ پلازہ کا قبضہ لینے کی وجہ
سے تین پولیس اہلکاران کی ہلاکت ------------ 178
تحاریک استحقاق
43۔ طبی اور صحت کے اداروں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2006
کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا (---جاری) ------------ 185
44۔ ایس پی لائلپور ٹاؤن فیصل آباد کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک ------------ 187
تحاریک التوائے کار
45۔ لاہور میں سینکڑوں جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی لوٹ مار ------------ 197

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
46۔	نئی جج پالیسی میں ایم۔این۔ایز اور سنیٹرز کی طرز پر ایم۔پی۔ایز کا بھی جج کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ ------------	201
47۔	پنجاب بنک میں فراڈ کے اصل ملزموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ ------------	204
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
48۔	مسودہ قانون (تنسیخ) نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن مصدرہ 2008 ------------	208
	قواعد کی معطلی کی تحریک	
	قرارداد	
49۔	آئین پاکستان کی شق b (2)58 کے اختیارات	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	صدر سے واپس لے کر قومی و صوبائی اسمبلیوں کو دینے کا مطالبہ ------------	219
	قواعد کی معطلی کی تحریک	
50۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ کے بعد نعت رسول مقبولﷺ پیش کرنے کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 24 میں ترمیم ------------	225

جمعتہ المبارک، 8۔اگست 2008

جلد 8 : شمارہ 3

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
51-	ایجنڈا ------------	227
52۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	229
53۔	**نعت رسول مقبولﷺ** ------------	230
	پوائنٹ آف آرڈر	
54۔	چیئر کی طرف سے سرکاری بزنس کے دوران قرارداد پیش کرنے کی اجازت دینا ------------	230

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
55۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	246
56۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	285
	تحاریک استحقاق	
57۔	ڈائریکٹر جنرل ایف۔ڈی۔اے کے پی۔اے کی معزز رکن سے میٹنگ کے بارے میں غلط بیانی ------------	300
	تحاریک التوائے کار	
58۔	پنجاب میں ناقص واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب	

	سے عوام کے کروڑوں روپے کا ضیاع ------------	304
59۔	پنجاب کی سڑکوں پر چلنے والی ٹریکٹر ٹرالیوں اور پیٹر انجن کے رکشوں	
	سے سڑکوں کی تباہ حالی اور جانی نقصان ------------	306
60۔	جناح باغ میں ہیلتھ کلب پر قبضہ کے خلاف	
	عوام میں اضطراب و بے چینی ------------	309
61۔	شیخوپورہ پولیس قتل کے بااثر ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکام (۔۔۔جاری) ------------	312
62۔	خوشاب میں بچی کے اغواء کے مقدمے میں ڈی۔ایس۔پی	
	کی نامزد ملزم کی پشت پناہی کرنا ------------	312
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
63۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنشن فنڈ پنجاب مصدرہ 2008 ------------	321

پیر، 11۔اگست 2008

جلد 8 : شمارہ 4

64۔	ایجنڈا ------------	329
65۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	331
66۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	332
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
67۔	نو منتخب رکن اسمبلی جناب شاہد حسین بھٹی کا حلف ------------	332
68۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	333
	قرارداد	
69۔	صدر جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف کے استعفیٰ یا مواخذہ کا مطالبہ ------------	346
70۔	صدر جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف کے مواخذے کی قرارداد	
	منظور ہونے پر مبارکبادیں ------------	380

منگل،12 ۔اگست 2008

جلد8 : شمارہ 5

71- ایجنڈا ------------ 398

72۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 400

73۔ نعت رسول مقبولﷺ۔ ------------ 401

تعزیت

74۔ سابق رکن اسمبلی جسٹس(ریٹائرڈ) جناب محمد افضل چیمہ(مرحوم)
کے لئے دعائے مغفرت ------------ 401

پوائنٹ آف آرڈر

75۔ گلاب دیوی ہسپتال لاہور کے زنانہ وارڈ میں لگے اے۔سی نہ چلنے
سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------ 404

سوالات(محکمہ جات زراعت وخوراک)

76۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------ 405

77۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 443

تحاریک استحقاق

78۔ طبی اور صحت کے اداروں کی سالانہ رپورٹیں بابت سال2006
کاایوان میں پیش نہ کیا جانا (---جاری) ------------ 482

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
79۔	ایس۔پی لائلپور ٹاؤن فیصل آباد کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک(---جاری)----------	485
80۔	ڈی۔جی،ایف۔ڈی۔اے کا معزز رکن اسمبلی سے میٹنگ کے بارے میں غلط بیانی(---جاری) ------------	490

تحاریک التوائے کار

پوائنٹ آف آرڈر

81۔ مذہبی تفریق کی بنیاد پر سرکاری ملازمتوں پر بھرتی ------------ 493

82۔ صدر جنرل (ر) پرویز مشرف کے مواخذے کے بارے میں پنجاب اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کو قائد حزب اختلاف قومی اسمبلی کا غیراہم قرار دینا------------ 494

83۔ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی جانب سے ریٹائرڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر مکان کی الاٹمنٹ میں مشکلات کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------ 499 پوائنٹ آ

84۔ دوران اجلاس وقفہ برائے نماز کرنے اور خواتین کے لئے نماز کی ادائیگی کے لئے جائے نماز مختص کرنے کا مطالبہ ------------ 504

تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)

85۔ نئی جج پالیسی میں ایم۔این۔ایز اور سینیٹرز کی طرز پر ایم۔پی۔ایز کا بھی کوٹا مقرر کرنا (۔۔۔جاری) ------------ 506

86۔ پنجاب کی سڑکوں پر چلنے والی ٹریکٹر ٹرالیوں اور پیٹر انجن والے رکشاؤں سے سڑکوں کی تباہ حالی اور جانی نقصان (۔۔۔جاری) ------------ 510

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)

87۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2008 ------------ 515

88۔ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات مصدرہ 2008 ------------ 516

89۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سرگودھا مصدرہ 2008 ------------ 519

90۔ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2008------------ 522

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
91۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف گجرات مصدرہ 2008 ------------	524
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	

92۔	وزیراعظم کا صدر سے سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کی سفارش کو واپس لینے کا مطالبہ ------------	529
93۔	چیک کیش کروانے پر 0.3 فیصد ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ ------------	538
94۔	وفاقی اور دیگر صوبائی حکومتوں کی طرز پر صوبائی حکومت پنجاب کے ملازمین کو بھی ہاؤس ریکوزیشن کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	540
95۔	لاہور چوبرجی کوارٹرز ڈسپنسری کا درجہ بڑھا کر سول ہسپتال کا درجہ دینے کا مطالبہ ------------	546
96۔	انڈکس	

نعت رسول مقبول ﷺ جناب مقبول حسین قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلیٰ اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
وہ کیسا سماں ہو گا کیسی وہ گھڑی ہو گی
جب پہلی نظر ان کے روضے پر پڑی ہو گی
وابستہ جو ہو جائے سرکار کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی
کچھ ہاتھ نہ آئے گا آقا سے جدا ہو کر
سرکار کی نسبت سے توقیر بڑھی ہو گی
چارہ نہ کوئی کرنا اک نعت سنا دینا
نا چیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہو گی

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر: قائم مقام سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی (چودھری صفدر پرویز ڈھلوں): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے پنجاب اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔ میاں یاور زمان ایم پی اے پی پی۔191
2۔ سردار محمد امان اللہ خان دریشک ایم پی اے پی پی۔249
3۔ محترمہ شازیہ اشفاق مٹو ایم پی اے پی پی۔95
4۔ جناب محمد یار ہراج ایم پی اے پی پی۔215

شکریہ

نو منتخب ارکان کا حلف

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ ہمارے نئے ساتھی جو منتخب ہو کر آئے ہیں ان سے پہلے حلف لے لیا جائے اور اس کے بعد فاتحہ خوانی کر لیں گے۔ میں نو منتخب ممبران جو اس ہاؤس میں تشریف لائے ہیں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ حلف لینے کے لئے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر سردار واجد حسین ڈوگر، میجر (ر) ذوالفقار علی گوندل
اور رانا محمد اقبال نے بطور رکن پنجاب اسمبلی حلف اٹھایا)

تعزیت

طارق محمود ساہی ایم۔پی۔اے کی والدہ ماجدہ اور
جناب شاہد محمود خان ایم۔پی۔اے کے چچا کے لئے دعائے مغفرت

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جناب طارق محمود ساہی ایم۔پی۔اے کی والدہ ماجدہ قضائے الہیٰ سے وفات پا گئی ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جناب شاہد محمود خان ایم۔پی۔اے پی پی۔194 کے چچا کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب طارق محمود ساہی کی والدہ اور جناب شاہد محمود خان ایم۔پی۔اے
کے چچا کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر جناب سینئر وزیر ہیں۔ کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے میرا notification فرمایا ہے، میرا استحقاق ہے کہ اگر میں بات کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اگر ان کی بات پہلے سن لی جائے تو بہتر نہیں ہے؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جیسا آپ کا فیصلہ ہو میں تیار ہوں۔

جناب سپیکر: اصولی طور پر تو میں ہاؤس کے تمام ممبران سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب لیڈر آف دی اپوزیشن یا لیڈر آف دی ہاؤس بات کر رہے ہوں تو مناسب نہیں لگتا۔ میری دوستوں سے اپیل ہے کہ ان کو interrupt نہ کیا جائے تو یہ بہتر ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس میں تالیاں بجانے والی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں آپ کو اصول کی بات کر رہا ہوں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا کہ اگر آپ اس پر عمل فرمائیں گے۔ میرے خیال میں سینئر منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔

نو منتخب ارکان اسمبلی کو مبارکباد

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلے تو میں اس چیز کی وضاحت کر دوں کہ اپوزیشن لیڈر ابھی کھڑے نہیں ہوئے تھے تو اس سے پہلے میں کھڑا ہو گیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی اور دوسرے ہمارے بھائی جو منتخب ہو کر آئے ہیں میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس صوبے کی بہتری کے لئے اور صوبہ پنجاب کے عوام کی بہتری کے لئے اس اسمبلی میں اپنا role ادا کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آج اس اجلاس میں چودھری ظہیر الدین کو اپوزیشن لیڈر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ انہوں نے پانچ سال ہماری پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈروں کو لیڈر تسلیم نہیں کیا تھا، اگرچہ ان کے دور میں ممبران اسمبلی کو جانوروں کی طرح اٹھا کر پولیس کی vans میں پھینکا جاتا رہا، اگرچہ ان کے دور میں اس اسمبلی میں منتخب ممبران کے آنے پر پابندی لگا دی جاتی تھی، اگرچہ ان منتخب ممبران کے گھروں پر پولیس کے چھاپے مارے جاتے تھے، ان تمام باتوں کے باوجود آج ان کے پاس اکثریت بھی نہیں ہے، بہت سے لوگ (ق) لیگ کو چھوڑ کر فارورڈ بلاک بنا چکے ہیں اور بہت سے لوگ ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ پنجاب کے عوام ہیں اور نہ ہی ان کے منتخب نمائندے ان کے ساتھ ہیں۔ کسی ضمنی الیکشن میں ان کا کوئی آدمی نہیں ہے اور پنجاب کے عوام اور اس صوبے کو انہوں نے

جس طرح سے لوٹا ہے، جس طرح اس صوبے کے وسائل کو لوٹا ہے اور پانچ سال تک ہمارے پارلیمانی لیڈر کو نہیں مانا گیا۔۔۔(شور و غل)

MR SPEAKER: order in the House, order in the House,

Please! I say order in the House راجہ صاحب! پلیز آپ تقریر نہ بات سنی جائے۔ کریں، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ان کو مبارکباد دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ فراخ دلی کا ثبوت دیں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ان کو مبارکباد پیش کر رہا ہوں لیکن ان کے جو پانچ سال کے کرتوت رہے ہیں وہ صحافی بھائیوں نے بھی دیکھے ہیں، میں نے بھی دیکھے ہیں اور پنجاب کے عوام نے بھی دیکھے ہیں۔ جو یہ الیکشن آیا میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ان کے کالے کرتوت کی وجہ سے پنجاب کے عوام نے ان کے منہ پر جو طمانچہ مارا ہے اس کے بعد ان کو ڈوب کے مر جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ personal بات نہ کی جائے، میں آپ کا مشکور رہوں گا۔ آپ فراخدلی کا ثبوت دیں۔ میں اپوزیشن والوں سے بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بھائی جو عرصہ دراز سے اسمبلی کی کارروائی میں حصہ نہیں لے رہے تھے الحمدللہ آج یہ مؤثر طریقے سے اسمبلی میں تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے توقع کرتا ہوں کہ جیسے جمہوریت کے فروغ کے لئے اسمبلیوں میں حزب اختلاف کا ہونا ضروری ہوتا ہے اسی لحاظ سے آج وہ اسمبلی میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی حیثیت سے تشریف فرما ہیں اور میں اپوزیشن اور گورنمنٹ دونوں اطراف کے صاحبان سے یہ گزارش کروں گا کہ تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے۔ destructive اور constructive دو چیزیں ہوتی ہیں، Constructive ملک، قوم اور صوبے کی بہتری کے لئے ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ تنقید آپ کی مثبت ہونی چاہئے، تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ left side پر جو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، انشاء اللہ وہ اپنا اور اس معزز ایوان کا وقت بے جا تنقید پر ضائع نہیں کریں گے بلکہ solid بات کریں گے اور solid تنقید کریں گے اور سننے کی بھی ہمت رکھیں گے۔ (قطع کلامیاں)

میں دونوں اطراف کی بات کر رہا ہوں۔ جب آپ پر وہ تنقید کر رہے ہوں تو آپ کو بھی خوش دلی سے ان کو سننا چاہئے۔ ان کو بھی خوش دلی سے آپ کو سننا چاہئے۔ اچھی باتیں کریں، ماحول کو اچھا رکھیں، میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ اب میں چودھری ظہیر الدین کو floor دینا چاہتا ہوں، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جب وہ بات کر رہے ہوں تو براہ مہربانی آپ ان کی بات نہ کاٹیئے گا۔ اگر کسی بات کا آپ نے جواب دینا ہو تو جب وہ اپنی بات ختم کر لیں تو میں آپ کو موقع ضرور دوں گا۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف کے تقرر کا نوٹیفکیشن جاری کرنے پر قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر اور حکومت کا شکریہ ادا کرنا

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج اپنی ان ابتدائی باتوں اور ابتدائی کلمات میں ہی سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ notification جو کہ ہمارا حق بنتا تھا اور یہ معزز ایوان دیکھ رہا تھا کہ ہمیں اس حق سے محروم رکھا جا رہا ہے، آپ نے ہمیں وہ حق دیا لیکن ہم نے یہ حق لینے کے لئے ایک مہذب طریقہ اختیار کیا اور ایسی opposition اس custodian کے سامنے آئی جس سے اُلٹ ایک اپوزیشن ہمارے حصے میں آئی تھی۔ جب نہ تو ان اسمبلیوں کے یہ مائیک محفوظ تھے، توڑے جاتے تھے، Neon sign توڑے جاتے تھے، ٹائر جلائے جاتے تھے، pollution پھیلائی جاتی تھی۔ ہم ہر قسم کی pollution سے۔۔۔(شور وغُل)

جناب سپیکر: آپ انہیں بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): مجھے سنا جائے، یہ میرا حق ہے کہ میں بات کروں۔ جس نے جواب دینا ہو جواب دے اور جواب الجواب بھی آئے گا لیکن آج اگر یہ چھ ماہ کے بعد، چار ماہ کے بعد بھی، ہمیں دھوپ میں کھڑا کرنے کے بعد بھی ہمیں یہ آئینی حق ملا ہے اور آج یہ ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو میڈیا آپ کی سیاسی تربیت کے بارے میں دیکھ رہا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ حق ہمیں وقت پر دے دیا جاتا تو ایک بہت ہی بڑا، روایتی دھبہ جو اس اسمبلی کی تاریخ کے اوپر آیا ہے وہ نہ آتا۔ وہ یہ کہ پہلی دفعہ بجٹ کی جو open speech ہے جو کہ right ہوتا ہے، روایت ہے، tradition ہے کہ اپوزیشن لیڈر کرتا ہے وہ ایک حکومتی وزیر کو کرنی

پڑی۔ اس کے ساتھ ہی میں جناب قاسم ضیاء صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پر oath لینے کے بعد اپنے ابتدائی خطاب میں اس بات کا ان کو جو احساس تھا، وہ ایک سیاسی کارکن ہیں، سیاسی جدوجہد میں رہے ہیں، انہوں نے ذکر کیا اور اس بات کو مانا کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اپنی کابینہ کے مکمل ہونے سے پہلے دوسرے دن ہی نہ صرف ان کا notification سپیکر سے لینے کے بعد ان کے پاس گئے بلکہ ان کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور ان سے کہا کہ آپ shadow government ہیں، آپ government in waiting ہیں، محنت کیجئے اور اخلاقی طور پر سامنے آئیے۔ وہ کرتے رہے لیکن ان کے ساتھی اکثر ان کا کہا نہیں مانتے رہے۔(قطع کلامیاں) میں نہایت ادب سے آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں اور یہ روایت رہی ہے کہ Leader of the House اور اپوزیشن کے اس خاکسار کو پوائنٹ آف آرڈر کی ضرورت ہوتی ہے نہ ان پر وقت کی کوئی قدغن ہوتی ہے۔ میں اس کے بعد شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں سراہتا ہوں گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے role کو جو کہ ایک Ceremonial Chief ہیں اور political worker بھی رہے ہیں۔ وہ میرے ساتھ 1988 میں اسی اسمبلی کے اندر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر تھے۔ ان کا کام ہے کہ جو extra constitutional اور extra rule activities ہو رہی ہوں ان کی نشاندہی کریں۔ میں appreciate کرتا ہوں ان کو کہ انہوں نے ایک اخباری بیان کے ذریعے کہا کہ یہ ایک غلط violation ہو رہی ہے، بہتر ہے کہ یہ notification کر دیا جائے اور آپ نے کر دیا۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں ان کی اس بات سے بھی متفق ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ایسا نہ ہو کہ مجھے مداخلت کرنا پڑے۔ آپ ذرا تھوڑی سی مہربانی کریں، track سے out نہ ہوں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں یہ روایت نہ ڈالوں کہ میں آپ کا کہا ہوا، آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو حکم کا درجہ نہ دوں تو دوسرے میرے ساتھی کیسے دیں گے؟ میں اس بات کو یہیں روکتا ہوں لیکن صرف ایک بات میں کہنا چاہتا ہوں، اس کی مجھے اجازت دے دیجئے کہ میں ان کے اس بیان کی بالکل تائید کرتا ہوں کہ "headachy culture" سے جماعتیں پنپتی نہیں ہیں، وہ اپنے عوامی وجود کھو دیتی ہیں۔ میں گورنر پنجاب کے اس فقرے سے متفق ہوں۔ جناب سپیکر! مہنگائی کا طوفان کھڑا ہے۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): لوگ ان کو یاد کر رہے ہیں، لوگ ان کو یاد کرتے ہیں جن کے زمانے میں 40 روپے کلو گھی ملتا تھا، آج لوگ 140 روپے کلو میں خرید رہے ہیں۔ 16 روپے کلو آٹا ملتا تھا، آج 30 روپے کلو میں مل رہا ہے۔ ہمارا کام رہنمائی کرنا بھی ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): چلیں! میں ان باتوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔ ان سے آپ کو کوئی دکھ ہوتا ہے، آپ کی دل گرفتگی ہوتی ہے، آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ جن باتوں سے آپ کو تکلیف پہنچتی ہے وہ میں نہیں کرتا لیکن میری ایک بات سنیے گا، رمضان المبارک کا مہینہ آنے والا ہے ہم سب بھی اور یہ صحافی بھی یہاں موجود ہیں، ان سب کو ان دنوں میں آٹے کی ضرورت پڑنی ہے اور جو اس حکومت نے یہاں پر رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ ملز مالکان ہڑتال پر ہیں، وہ اسی ملک کے شہری اور investors ہیں، ان کو کونے سے لگایا گیا ہے۔ میں یہاں پر آپ کو متنبہ کرتا ہوں اور میں آپ کو وارننگ دیتا ہوں اور اس کی پیشین گوئی بھی کرتا ہوں کہ آپ کے انہی اقدامات کی وجہ سے جو چل رہے ہیں رمضان المبارک میں آٹا بالکل ناپید ہو جائے گا، نہیں ملے گا، کچھ کر لیجئے۔ آپ نااہل حکومت کے طور پر سامنے آ رہے ہیں، بالکل نااہل حکومت کے طور پر سامنے آ رہے ہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: آٹا چور، آٹا چور، آٹا چور۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں چند ایک باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ بیٹھیے جناب وٹو صاحب! ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ اِدھر سے اُدھر گئے ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ملک کے اندر ہمارا فرض ہے کہ جو بے روزگاری پھیلائی جا رہی ہے، جو لوگوں کو ملازمتوں سے نکالنے کا کلچر اور عزت نفس کو مجروح کرنے کا کلچر اور public servants کو ہتھکڑیاں لگا کر ان کو لے جانے کا کلچر اور extra rule activities کا کلچر ہے میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: گو مشرف گو، گو مشرف گو، گو مشرف گو۔۔۔

MR. SPEAKER: Order in the House, order please, order, order…

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ کی توجہ چاہئے۔اس وقت میرے محترم دوست لاء منسٹر تشریف رکھتے ہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: مشرف کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے۔ مشرف کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): آپ سیکھ جائیں گے ،پہلی دفعہ جیت کے آئے ہیں،آپ جلدی سیکھ جائیں گے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ extra rule activities جو یہاں پر اس وقت صوبے میں جاری وساری ہیں۔ extra rule activities, extra judicial killings سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ بعد میں بات کر لیں،اس طرح یہ مناسب نہیں ہے کہ منسٹر صاحب مجھے interrupt کریں،آپ کو بہت موقع ملے گا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس طرح مناسب نہیں لگتا۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ میری آپ سے humble request ہے کہ اس طرح سے مناسب نہیں لگے گا،آپ لیڈر آف دی اپوزیشن کو پلیز بولنے دیں۔ ان کو catharsis سے نکلنے دیں۔ کیا ہو گیا ہے؟ قوت برداشت رکھیں اور پھر جواب دیں۔

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): یہ جھوٹ بولا جا رہا ہے

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): میں ان کو یہاں پر چیلنج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ان سے مخاطب نہ ہوں۔ آپ مجھ سے مخاطب ہوں۔ آپ میرے ساتھ بات کریں۔ پلیز آپ ان سے direct بات نہ کریں۔ اب وہ پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں اور مجھے ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر floor دینا پڑے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں Chair سے اس بات کی وضاحت چاہوں گا؟

MR. SPEAKER: Please order, order in the House

جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں Chair سے اس بات کی وضاحت چاہوں گا کہ آپ نے نوٹیفکیشن تو قائد حزب اختلاف کا کر دیا لیکن ان کو کوئی ٹیوشن رکھوائیں تاکہ ان کو پتا لگے کہ قائد حزب اختلاف کا role کیا ہوتا ہے۔ اب یہ فرمائیں کہ یہ راجہ ریاض صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دے رہے ہیں یا یہ Law and order پر بحث کر رہے ہیں یا price hike پر بحث کر رہے ہیں؟ یعنی یہ کر کیا رہے ہیں؟ یہ کس بات پر تقریر کر رہے ہیں اور کس طرف جا رہے ہیں؟

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ (قطع کلامیاں)

ایک منٹ ذرا ان کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم تو یہاں اس خوشی میں بیٹھے تھے کہ آج جو اپوزیشن آئے گی تو کوئی healthy بات کرے گی لیکن یہاں پر غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے اور اس ہاؤس میں پورے پنجاب کے عوام ان کو دیکھ رہے ہیں اور ان کے سامنے ہے۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: order, order, order

دیکھیں! پلیز آپ بیٹھیں۔

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے پہلی ہی تقریر میں غلط بیانی سے کام لیا ہے جو پورا پنجاب دیکھ رہا ہے۔ میں یہاں پر ہاؤس میں یہ چیلنج کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو ابھی بیان دیا ہے، یہاں پر ایک statement جاری کی ہے کہ پورے پنجاب میں فلور ملز کی ہڑتال ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ پورے پنجاب میں 660 ملیں ہیں ان میں سے ایک مل بھی ہڑتال پر نہیں ہے۔ یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اور اگر یہ چاہتے ہیں تو باہر آ کر بات کر لیں۔ یہ ان کی غلط پالیسیاں تھیں کہ یہ جو کام کرتے رہے ہیں وہ ہم بھگت رہے ہیں، کہیں آٹے کی shortage نہیں ہے اور یہ کالے کرتوت ان کے ہیں جو سامنے آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میری گزارش ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں اس جواب الجواب کے چکر میں نہیں پڑتا، میرے محترم جناب لاء منسٹر صاحب کی بطور ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کی تقاریر جو انہوں نے کی ہیں میں وہ printed نکال کرلے آؤں گا اور یہاں پر تقسیم کر دوں گا، یہ خود ہی پڑھ لیں گے کہ یہ کیا کرتے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں، ان سے direct بات نہ کریں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! وہ printed پڑی ہیں، وہ چھپ نہیں سکتیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا role صرف یہ ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ میری بات سنیں گے ؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جی، فرمائیں!

MR SPEAKER: You are Leader of the Opposition.

آپ کی بات بہت جچی تلی ہونی چاہئے۔ آپ کی بات انتہائی مہذب ہونی چاہیے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Silent, order in the House, I say order in the House.

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ماشاء اللہ آپ بہت سمجھ دار اور دھیمے ہیں اور آپ کی زبان سے تو ایسے الفاظ باہر آتے ہوئے ویسے ہمیں بھی شرم آ رہی ہے۔ ایسی بات نہ کریں۔ ہم آپ سے اچھی باتیں سننا چاہتے ہیں اور اچھی تنقید آپ سے سننا چاہتے ہیں۔ میں بھی سننا چاہتا ہوں اس لئے میں نے آپ کو زحمت دی ہے اور آپ کو بار بار اس لئے میں نے interrupt کیا ہے کہ آپ بڑے سمجھ دار ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس ہاؤس کے ماحول کو اچھا رکھیں۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کے اس حکم کے بعد اگر آپ نے میری باتوں کو سمجھا ہے کہ یہ مہذب نہیں ہیں، اسی کو غیر مہذب معیار بناتے ہوئے یہ دیکھئے گا۔ میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت جو باتیں میں کر رہا ہوں، آپ سچ سننے کے موڈ میں نہیں ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس ایوان کے ذریعے میں صوبہ کے عوام کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ یہ ڈاکے، ناکے اور ساکے جو آپ کی قسمت میں کر دیئے گئے ہیں وہ نہیں رہنے دیئے جائیں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے پاس یہاں پر according to rules اور مثبت اپوزیشن کریں گے، حکومت جو اچھا کام کرے گی اس کو سراہیں گے لیکن dictation نہیں لیں گے، بالکل

dictation نہیں لیں گے اور کسی سے نہ گھبرائیں گے۔مدح سرائی ہمارا شیوہ نہیں ہے جو آپ لوگ چاہتے ہیں۔ شکریہ

محترمہ قمر عامر چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ تشریف رکھیں۔ میں ان کی بات سن کے پھر آپ کی بات سنتا ہوں، میں نے floor ان کو دیا ہے۔آپ تشریف رکھیں۔جی!

جناب محمد اعجاز شفیع: [**********]

جناب سپیکر: دیکھیں!آپ اپنے الفاظ واپس لیں ،آپ اپنے الفاظ واپس لیں ،آپ بیٹھیں ،آپ بیٹھیں،آپ نے جو الفاظ ایک معزز رکن کے لئے کہے ہیں وہ الفاظ آپ کو واپس لینے ہوں گے ورنہ میں آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔اپنے الفاظ واپس لیں۔ان کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ I did not allow you ان کا مائیک بند کریں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات ابھی سنتا ہوں،آپ تشریف رکھیں،میں ان کے ساتھ بات کر رہا ہوں،آپ تشریف رکھیں، میرے بھائی! بات سنیں،آپ نے معزز رکن کے لئے جو الفاظ کہے ہیں ان کو withdraw کریں گے تو آپ کو allow کروں گا ورنہ آپ کو اور کچھ کرنا پڑے گا۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!میں اپنے الفاظ withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں!.Thank you

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!میری بات سن لیں۔اگر میں نے اپنے الفاظ withdraw کئے ہیں تو سینئر منسٹر صاحب بھی اپنے وہ الفاظ واپس لیں جو انہوں نے غلط بیانی سے اس ہاؤس میں ہماری جماعت کے متعلق کہے ہیں۔ان کو بھی کارروائی سے حذف کیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: میں نے جو آپ کی بات سنی ہے وہ objectionable تھی اور ان کی بات اگر objectionable سنوں گا تو یقیناً ان کو بھی یہی کہوں گا۔ آپ تشریف رکھیں، میں کہتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ please تشریف رکھیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل جو پی پی ۔118 سے پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں اور رانا محمد اقبال جو پی پی۔121 سے پی۔ایم۔ایل(ن) کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں اور سردار واجد علی جو پی پی۔229 سے پی۔ایم۔ایل(ن) کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں اور ان صاحبان نے آج حلف اٹھایا ہے میں انہیں اپنی طرف سے، اپنی جماعت کی طرف سے اور میاں محمد نواز شریف کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ ان اراکین کے یہاں پر اس معزز ہاؤس کا حصہ بننے پر ہمیں بہتر انداز سے اس صوبے کی خدمت کرنے کا موقع ملے گا اور اسی کے ساتھ ہی میں قائد حزب اختلاف چودھری ظہیر الدین کو اور معزز اراکین جو اپوزیشن میں ہیں ان سب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ آج واپس آئے ہیں۔ انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کا جو role ہے وہ اس ہاؤس کی کارکردگی میں موثر اور بہتر ثابت ہوگا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! آپ مجھے موقع دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو کیوں نہیں موقع دوں گا؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بھائی! آپ نئے تشریف لائے ہیں، اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کے پوائنٹ آف آرڈر کے بعد آپ کی باری ہے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! ان کو بولنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں! میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل! آپ کو موقع ملا ہے آپ سب کو اپنا تعارف کرائیں۔

نو منتخب ارکان کا ممبر اسمبلی بننے پر پارٹی قائدین اور حکومت کا شکریہ ادا کرنا

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیئے بھٹو۔ جناب سپیکر! میں پی پی۔118 منڈی بہاؤالدین سے اس ضمنی الیکشن میں منتخب ہوا ہوں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے حلقے کی عوام، اپنی پارٹی، محترمہ بے نظیر بھٹو کے vision اور جناب آصف علی زرداری کی مدبرانہ قیادت کا اور اپنے سب لیڈروں کا مشکور ہوں کہ اس الیکشن میں اور اس الیکشن کے بعد ہماری جمہوری فتح کو جو روکنے کی کوشش کی گئی اس سلسلے میں انہوں نے ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے جو ہماری اخلاقی حمایت کی ہے اس پر میں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام لیڈران کا مشکور ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج پہلی دفعہ پنجاب اسمبلی میں بات کرتے ہوئے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بات کا ضرور ذکر کیا جائے کہ جمہوری طور پر ہم آج جس جگہ پر کھڑے ہیں گو اس میں ہمیں مسائل کا بھی سامنا ہے لیکن اس ملک کی عوام نے 18۔فروری کو 14-اگست کی طرح منایا جس سے جبر کا خاتمہ ہوا، خاص طور پر اس صوبے سے تشدد کا خاتمہ ہوا اور لوٹ کھسوٹ اور کرپشن کے لئے مختلف ناموں سے جو فورسز بنی ہوئی تھیں کوئی W سے شروع ہوتی تھی تو کوئی inverted W سے شروع ہوتی تھی۔ مونس اور وجاہت کے نام سے جو لوٹ کھسوٹ کے کارخانے شروع ہوئے تھے ان کو ختم کرنے کے لئے پنجاب کے عوام نے جو کردار ادا کیا ہے، میں اس پر انھیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محترمہ! معزز رکن کو بات کرنے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں ان کی کرپشن کے قصے اور زمینوں پر ان کے قبضے اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ کرپشن کی فورسز تھیں، یہ کرپشن کے کمانڈر تھے، یہ جبر اور تشدد کے کمانڈر تھے جن سے عوام نے نجات حاصل کی ہے لیکن اس سے زیادہ اہم بات اس vision اور سوچ کی ہے جو محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس ملک میں واپس آنے کا فیصلہ کرکے عوام کو lead کرکے کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ایک سوچ اور vision دے کر ادا کیا ہے اس پر ہم ان کو رہتی دنیا تک، جب تک پاکستان ہے، جب تک پنجاب ہے خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے یہ vision اور سوچ اس وقت دی تھی جب ساری پارٹیاں A.P.D.M کے تحت اس ملک میں انتخابات کا بائیکاٹ کرنا چاہ رہی تھیں لیکن انھوں نے Charter of Democracy کے تحت sincerity کا مظاہرہ کرتے ہوئے، ایک مثبت vision اور سوچ کا مظاہرہ کرتے ہوئے محترم میاں محمد نواز شریف کو قائل کیا کہ ہم نے [**********] مسلم لیگ (ق) کے لئے میدان خالی نہیں چھوڑنا۔ میں نے sorry کر لی ہے اس لئے اب ان کو شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے احتجاج)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: میں نے sorry کر لیا ہے اس لئے اب ان کو شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان الفاظ کو نہ دہرایا جائے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! فوجی بوٹ پالش کرنے والوں اور فوجی ڈکٹیٹر کے گماشتوں کے لئے ہم نے یہ میدان خالی نہیں چھوڑنا۔ ہم نے عوام کو اکیلے نہیں چھوڑنا، اسی vision کے تحت محترمہ بے نظیر بھٹو شہید اور محترم میاں محمد نواز شریف نے اکٹھے ہو کر جمہوری طور پر فیصلہ کیا کہ ہم نے اس ملک کو جبر سے نجات دلانی ہے اور ہم عوام کے مشکور ہیں کہ انھوں نے اس vision پر چل کر پنجاب اور پاکستان سے اس جبر اور تشدد کی نشانیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ کو اور بڑے مواقع ملیں گے لیکن اب آپ تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے کافی بات کرنی ہے۔ میں ان سب کو بتانا چاہتا ہوں اور خاص طور پر جو آپ کے بائیں طرف بیٹھے ہیں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ تاریخ دیکھ

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

لیں کہ جبر کے سامنے دو قسم کی طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ایک وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ طاقت کے سامنے جھکا نہیں جا سکتا اس کے پیروکار history pre-recorded میں Socrates تھا۔اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام آئے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے متعلقہ کوئی بات نہیں کر رہے بلکہ history کی بات کر رہے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ان کو تو حضرت امام حسین علیہ السلام اور Socrates کے معنی بھی بتانے پڑیں گے۔Socrates کو اردو میں سقراط بولتے ہیں۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! پلیز اب آپ wind up کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! مجھے مزید چند منٹ چاہئیں۔ہم Socrates کے ماننے والے ہیں۔ہم ان کے پیروکار ہیں جو طاقت کے سامنے نہیں جھکتے۔ہم حضرت امام حسین علیہ السلام کے پیروکار ہیں جو گردن تو کٹوا سکتے ہیں لیکن جھکتے نہیں۔ہم برصغیر کے اندر ٹیپو شہید کے پیروکار ہیں جنھوں نے اپنی گردن کٹوائی تھی لیکن انگریز کیمونٹی کے سامنے جھکے نہیں تھے۔پاکستان بننے کے بعد صرف دو ایسے لیڈر پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے اپنی گردنیں کٹوائی ہیں، اپنی جانیں دی ہیں۔وہ شہید ذوالفقار علی بھٹو اور محترمہ بے نظیر بھٹو شہید ہیں ہم ان کے ماننے والے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔بہت مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔اس کے علاوہ وہ لوگ بھی ہیں جو جعفر از بنگال اور صادق از دکن کے پیروکار ہیں، جو کبھی انگریزی بوٹ پالش کرتے ہیں اور کبھی مشرف کے بوٹ پالش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! بہت شکریہ، تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: یہ سمجھتے ہیں کہ طاقت کے سامنے ٹھہرا نہیں جا سکتا، یہ ان کے پیروکار ہیں۔میں جاتے جاتے بتا دینا چاہتا ہوں کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔پلیز بس کریں۔دوسروں کا وقت نہ لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ میں فوج کے ہاتھوں مارا جانا پسند کروں گا لیکن میں تاریخ کے ہاتھوں نہیں مرنا چاہتا۔ ہم وہ لوگ ہیں جو انشاء اللہ تاریخ میں زندہ رہیں گے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ ماشاء اللہ

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: محترمہ اس تاریخ میں زندہ رہیں گی۔ ذوالفقار علی بھٹو اس تاریخ میں زندہ رہیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب دوسروں کو بھی موقع دیجئے۔ گوندل صاحب! پلیز اب دوسروں کو موقع دیجئے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے لئے ایک قطعہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، سردار صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

آوازیں: شعر سنائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!

روشن مثال ہے صبح وفا بے نظیر ہے
متاع دست دعا بے نظیر ہے
کس نے صلیب وقت پر لکھا ہے خون سے اس ملک کا نصیب
سدا بے نظیر ہے سدا بے نظیر ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار واجد علی ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! میں پی پی۔229 پاکپتن شریف سے مسلم لیگ (ن) کی طرف سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میرے قائد میاں محمد نواز شریف ہیں۔ اپوزیشن لیڈر میرے بھائی ہیں انشاء اللہ میں سب سے آخر میں ان سے بات کروں گا اور آپ کو مزہ آئے گا۔ میرے خیال میں یہ وقت ان جگتوں کا نہیں ہے بلکہ یہ وقت اس خوبصورت ملک کو بچانے کا

ہے۔میں اپنے ساتھیوں سے بھی کہوں گا کہ ادھر تالیاں بجانے کی بجائے سرحدوں کی طرف دیکھیں جن کا انھوں نے بیڑا غرق کیا ہے۔(قطع کلامیاں)

آپ نے ان سرحدوں کا بیڑا غرق کیا ہے۔

MR. SPEAKER: Order in the House.

نئے ممبر ہیں ان کی بات سنیں۔سردار صاحب!آپ ان کی طرف نہ جائیں بلکہ مجھے مخاطب ہوں۔

سردار واجد علی ڈوگر: جناب سپیکر! اس وقت یہاں ایک دوسرے پر آوازے کسنے کا وقت نہیں ہے۔ہمیں سوچنا ہے کہ ہمارے ملک پاکستان کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے،اگر یہ ملک ہے تو ہم ہیں۔اگر یہ ملک نہیں ہو گا تو پھر ایک دوسرے پر کون آوازیں کسے گا؟ کہاں کی اپوزیشن اور کہاں کا اقتدار؟ یقین جانیے کہ انھوں نے دس سال میں اس ملک کا خون چوس لیا ہے۔یہ لوگ جو بیٹھے باتیں کر رہے ہیں خدا کی قسم ان کی تقریریں سن کر مجھے تو practically رونا آنے لگا تھا۔یہ وہ لوگ ہیں جو اس ملک کے قاتل ہیں،یہ اس ملک کی عوام کے قاتل ہیں۔جس مقصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا یہ اس کے قاتل ہیں۔انھوں نے "پاکستان کا مطلب کیا،لاالہ الااللہ" کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ان دس سالوں میں انھوں نے نظریہ پاکستان کو بگاڑ دیا ہے۔ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس عزم کے ساتھ اسمبلی میں آئے ہیں کہ اس ملک اور قوم کے لئے کام کرنا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں اس ملک کے لئے خون بھی بہانا پڑا تو بہا دیں گے۔ان کی طرح جیبیں بھر کر گھروں کو نہیں جائیں گے۔آپ ان کے گھروں،سٹوروں سے store کیا ہوا آٹا نکالیں۔ان کے نت ہاؤس گجرات میں بڑے بڑے خفیہ سٹور ہیں وہاں سے آٹا نکالیں۔

جناب سپیکر: بھائی!پہلا دن ہے،ذرا تھوڑی سی مہربانی کریں۔اب ہمیں وقفہ سوالات شروع کرنا چاہئے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر!میں بات کرنا چاہتا ہوں اور آپ نے مجھ سے وعدہ بھی فرمایا تھا لہذا مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی ہاں،آپ فرمائیں!آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں اس لئے تقریر نہیں ہونی چاہئے۔امید ہے کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر کو misuse نہیں کریں گے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہوں بلکہ میں نے تو شکریہ ادا کرنا ہے۔ میں نے آپ سے بات کرنے کے لئے floor مانگا تھا، میں پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں دو منٹ بات کروں گا۔ میں لمبی تقریر نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں اور پہلے گھڑی دیکھ لیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب! مجھے گھڑی نظر نہیں آ رہی۔ میں دونوں پارلیمانی پارٹیوں کے لیڈر صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے قائد حزب اختلاف کا notification آپ کے ساتھ مشاورت سے جاری کروایا۔ میں اس بات پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حکمران اتحاد جس انتقامی سیاست کی سڑک یا راستے پر چلا تھا اسے روک دیا گیا ہے۔ میڈیا اور عوام کے pressure کو دیکھتے ہوئے قائد حزب اختلاف کا notification جاری کر دیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب ایوان کی کارروائی پہلے سے بہتر انداز میں چلے گی۔ اس ملک میں ہمیشہ جمہوریت کے لئے بہت مسائل رہے ہیں۔ ہیر وارث شاہ میں ہیر کہتی ہے کہ "کون ہے جمیا جھڑا گناہ گار نئیں" آج یہ ہمیں مشرف صاحب کی support کرنے کا طعنہ دیتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیے کہ کیا بھٹو صاحب نے ایوب خان کی support نہیں کی تھی؟ کیا میاں محمد نواز شریف نے جنرل ضیاء الحق کی support نہیں کی تھی؟

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے مشرف ڈکٹیٹر ہے، آپ لوٹے ہو کی آوازیں)

جناب محمد یار ہراج: میں صرف یہ کہوں گا کہ جمہوریت کی گاڑی کو اس کے راستے پر چلنے دیا جائے۔ انتقامی سیاست نہ کی جائے۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: پہلے مشرف کی گود سے باہر نکلو۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں اگلی گزارش یہ کروں گا کہ جو بھائی اچھے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور پڑھے لکھے ہیں وہ اس ایوان کو مچھلی مارکیٹ نہ بنائیں اور جو دوسرے ممبران ہیں وہ بے شک نعرہ بازی کریں۔ میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ پارلیمنٹ ہاتھی کے دانت کی طرح نہیں ہونی چاہئے جو کھانے کے اور، اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ عوام کے فیصلے اس ایوان میں ہونے چاہئیں۔ لندن اور دوبئی میں نہیں ہونے چاہئیں۔ وزیر اعظم ہی وزیر اعظم کا protocol لے اور خود فیصلے کرے۔ وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کا protocol کوئی اور نہ لے۔ ہمیں جمہوریت کی گاڑی کو چلانے کے لئے ایسے اقدامات اٹھانے چاہئیں۔۔۔

جناب افتخار احمد خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ آج کے اہم دن کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آج پاکستان کے دو اہم ترین لیڈر اسلام آباد میں جمع ہیں جو پاکستان میں جمہوری نظام کو تقویت دینے کے لئے اور مشرف کے چیلوں کا خاتمہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ہاؤس جناب آصف علی زرداری اور میاں محمد نواز شریف کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ ان کے مذاکرات کامیاب ہوں تاکہ مشرف کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس ملک سے نکالا جائے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! ہراج صاحب بات کر رہے تھے لیکن ان کی بات مکمل نہیں ہو سکی تھی۔ پہلے ان کی بات مکمل ہونے دیں پھر آپ کو موقع دیا جائے گا۔ جی، ہراج صاحب! (قطع کلامیاں)

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! پہلے ہاؤس کو in order کریں۔ اگر ہم اپنے ایوان کو مچھلی منڈی بنا دیں گے تو ہمارے صوبہ پنجاب کی عوام کے سامنے کیا عزت رہے گی؟ آپ ان معزز ممبران کو سمجھائیں۔ حکومتی پارٹی اس ایوان کو مچھلی منڈی بنانے پر کیوں تلی ہوئی ہے؟ کیا حکومتی پارٹی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ حکومت میں ہیں؟ اپنے ہی خلاف جلوس نکلواتے ہیں، اپنے ہی خلاف نعرے بازی کرتے ہیں۔ تھوڑا سا اس ایوان کے تقدس کو ملحوظ رکھیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہیں اور اس صوبے کے عوام کو بھی جوابدہ ہیں۔ جو بھائی کہتے ہیں کہ لاالہ الااللہ کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے میں ان سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی طاقت اس کا حلیہ نہیں بگاڑ سکتی خواہ وہ مسلم لیگ (ن) ہو، پی پی ہو یا کوئی اور اس کا حلیہ نہیں بگاڑ سکتی۔ آپ اس کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیں کیونکہ اس میں ہم سب کی بے عزتی ہے۔ اس میں تمام ممبران کی بے عزتی ہے۔ شکریہ۔

جناب اللہ رکھا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اللہ رکھا صاحب! نیازی صاحب ایم۔ایم۔اے کی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ہیں ان کو موقع دیں۔ آپ کی باری بھی آ رہی ہے۔ اللہ رکھا! تشریف رکھیں، رانا ارشد! تشریف رکھیں۔ دونوں کی باری آئے گی، ذرا تشریف رکھیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں اپنے نئے تشریف لانے والے ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں۔ آج ایک تاریخی دن ہے کہ چودھری ظہیر الدین کا بطور

قائد حزب اختلاف notification جاری کیا گیا ہے اس کے لئے میں انھیں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری ایک گزارش ہے کہ اس وقت ہمارا ملک ایک نازک دور سے گزر رہا ہے۔ آج اس ہاؤس کے اندر جو حالات ہیں انھیں پورا media دیکھ رہا ہے۔ پورے پاکستان کی عوام ہمیں دیکھ رہی ہے۔ آج واقعی ایک تاریخی دن ہے، آج ہم ایک ڈکٹیٹر جنرل پرویز مشرف سے جان چھڑوانے کے لئے ایک سمت کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم لوگوں کے elected نمائندے ہیں، ہمیں یہاں maturity سے behave کرنا چاہئے اور میں تو اپنے (ق) لیگ کے ممبران سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس جدوجہد میں ہمارا ساتھ دیں۔ آج ہمارا ملک جس نازک دور سے گزر رہا ہے اس حوالے سے میری اپنے ان معزز ساتھیوں سے گزارش ہے کہ یہ بھی ہمارے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اس ملک میں حقیقی جمہوریت لانے کے لئے ہمارا ساتھ دیں۔ دونوں اطراف سے میری یہ گزارش ہے کہ ایک دوسرے سے لڑنے کی بجائے افہام و تفہیم سے کام لیا جائے۔ ہم یہاں قانون سازی کے لئے آئے ہوئے ہیں نہ کہ ایوان کو مچھلی منڈی بنانے کے لئے آئے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اللہ رکھا صاحب! بولیں آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ جی، اللہ رکھا صاحب!

جناب اللہ رکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں ایک منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، تقریر نہیں ہوگی کیونکہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ سے جو کہہ رہا ہوں وہ سن لیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب! بولنے تو دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بولیں۔

جناب اللہ رکھا: بولنے دیں گے تو بات ہوگی۔

جناب سپیکر: بولنے کا آپ کو موقع ملے گا۔ اب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب والا! بات کریں گے تو پتا چلے گا کہ کیا کہنا ہے؟ آپ مجھے موقع تو دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اللہ رکھا: تَبٰرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌo صدق الله العظيمo تمام کی تمام شہنشاہت اور بادشاہت رب کریم کے لئے ہے جو ہر چیز پر اپنی قدرت رکھتا ہے۔ میرے

اللہ کے فضل سے وہ دن آ گیا ہے جس دن کا انتظار میرے اور آپ کے قائد میاں محمد نواز شریف نے 8 سال تک کیا ہے۔ آج اللہ کے فضل و کرم سے میاں محمد نواز شریف اور آصف علی زرداری اس نکتے پر متحد ہیں کہ جس ڈکٹیٹر نے 8 سالوں میں جس طرح اپنے ملک کا اپنی عوام کا حلیہ بگاڑا ہے اس سے ایک ایک بات کا حساب لیا جائے۔ آپ غور کیجئے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! پوائنٹ! آف آرڈر پر تقریر تو نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: اللہ رکھا تشریف رکھئے۔ دیکھیں! آپ ماحول کو خود خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں. This is not good. آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات ہو گئی ہے اور آپ کی بات سنی گئی ہے۔

رانا محمد ارشد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا ارشد پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں لیکن میں بتا دوں کہ تقریر نہیں ہو گی۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! آج اپوزیشن لیڈر صاحب تشریف لائے ہیں۔ پچھلے آٹھ سالہ دور میں ملک کے اندر آمریت کا دور رہا ہے آج قائد جمہوریت میاں محمد نواز شریف اور آصف علی زرداری ملک میں آئین کی بالادستی کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج وہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے حقوق کے تحفظ کے لئے بیٹھے ہیں۔ آج پاکستان کے اندر زمینداروں کے لئے کھاد نہیں ہے۔ آج پاکستان کے اندر انڈسٹری بند ہو چکی ہے اور آج سکولوں کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔ پڑھا لکھا پنجاب کا نعرہ لگانے والے ایوان صدر کے اندر بیٹھے جمہوری حکومت کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں ابھی آپ کو بہت مواقع ملیں گے اس میں آپ اپنی تقریر کریں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ تشریف رکھیں اور باہر جا کر تھوڑا سا پانی پی کر آئیں۔

محترمہ طیبہ ضمیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فرمائیں! اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں تو میں بات سنوں گا ورنہ بات نہیں سنوں گا۔

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب والا! میں حکومت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ مٹھی بھر اپوزیشن کے لئے قائد حزب اختلاف کا نوٹیفکیشن کر کے قائد حزب اقتدار میاں محمد شہباز شریف اور اس کی regime نے ایک شاندار روایت قائم کی ہے۔ میں آج اس سرزمین کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ کی طرف توجہ دلاؤں گی۔ پانچ سال پہلے اسے پاکستان سے بچوں سمیت اغواء کر کے کہیں پر گم کر دیا گیا۔ آج میڈیا کے

ذرائع کے مطابق ان کے متعلق جو اطلاعات مل رہی ہیں ان کو مردوں کے ساتھ جیل میں رکھا گیا ہے۔اس کا ذہنی توازن بھی خراب ہو چکا ہے۔کیا حرم حجاز سے محمد بن قاسم دبیل پر اس وجہ سے پہنچے تھے کہ وہاں پر خواتین کی بے حرمتی ہو رہی تھی اور ان قزاقوں کو سزا دینے کے لئے وہ برصغیر آئے۔ آج اس وقت کا وزیر داخلہ بے نقاب ہونا چاہئے اور ان کرداروں کا بھیانک چہرہ عوام کے سامنے آنا چاہئے جنہوں نے لا تعداد پاکستانیوں اور intellectual لوگوں کو غائب کیا اور اپنے آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر اور ان سے ڈالر بٹورنے کی خاطر۔۔۔

جناب سپیکر: طیبہ ضمیر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں تاکہ ہم ایجنڈے کی طرف جا سکیں۔ میرے خیال میں اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! یہ لوگ سیاسی تقریریں کر رہے ہیں۔آپ ہاؤس کو in order کریں اور دوسروں کو بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، جب آپ کو وقت دیا جائے گا تو اس وقت تقریر کریں۔ابھی میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔

سردار شیر علی خان گورچانی: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا! میں ڈیرہ غازی خان میں سیلاب کی صورتحال پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی باری کا انتظار کریں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ وقت نہ ضائع کریں۔ سیلاب کے متعلق وزیر اعلیٰ صاحب خود نوٹس لے رہے ہیں۔اس کے علاوہ جناب ذوالفقار علی خان کھوسہ بھی تشریف فرما ہیں وہ خود ہی اس کا نوٹس لے رہے ہیں۔آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں تو کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

سردار شیر علی خان گورچانی: جناب والا! ہمارے ضلع میں سیلاب کی جو صورتحال ہے اس کے بارے میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا ضلع راجن پور اس وقت شدید سیلاب کی زد میں ہے۔ میں سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ سینئر ایڈوائزر برائے وزیر اعلیٰ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ کل انہوں نے پورے علاقے کا دورہ کیا ہے، لوگوں کے گھروں تک گئے ہیں اور ان کی مشکلات کے بارے میں ان سے دریافت کیا ہے، ڈی۔ سی۔ او کو اس کی نااہلی کی وجہ سے موقع پر معطل کیا گیا ہے۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ سو سال کی تاریخ میں وہاں پر اتنا بدترین سیلاب نہیں آیا جتنا اس دفعہ ضلع

راجن پور میں آیا ہے۔ آٹھ دس کے قریب لوگوں کی جانیں چلی گئی ہیں۔ ہزاروں ایکڑ اراضی پر فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ میں جناب کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خوراک اور دوسری ضروریات زندگی کو یقینی بنایا جائے اور جتنا جلد ممکن ہو سکے وہاں پر پہنچائی جائیں کیونکہ وہاں پر ابھی تک امداد نہیں پہنچ رہی ہے تاکہ لوگوں کو کوئی relief مل سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جواب دینے کے لئے جناب ذوالفقار علی خان کھوسہ جو ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں وہ تشریف فرما ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں کھوسہ صاحب کو بات کرنے دیں۔ اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں نے بھی اسی مسئلے پر بات کرنی ہے، مجھے بھی بات کر لینے دیں، وہ اکٹھا جواب دے دیں گے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جو راجن پور میں سیلاب ہے وہ داجل اور درخواست جمال خان یعنی میرے حلقے میں بھی سیلاب ہی ہے لیکن جو حکومتی relief ہے وہ تونسہ اور راجن پور کے لئے تو مل رہا ہے۔ میرے حلقے میں ایک سرکاری افسر نے بھی دورہ نہیں کیا اور جب میں انہیں request کرتا رہا تو مجھے جواب دیا گیا کہ وہ وزیر اعلیٰ کے دورے میں مصروف ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ protocol duty دینے کی بجائے عوام کی خدمت کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کھوسہ صاحب نے بھی سن لی ہے اور میں نے بھی سن لی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! اپوزیشن کو آپ floor دیتے ہیں اور پھر لے لیتے ہیں۔ آپ نے ہراج صاحب کو floor دیا پھر آپ نے floor لے لیا۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کا بھی احساس کریں کہ ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین کھڑے ہوئے ہیں، وہ آپ کے بھی بزرگ ہیں اور میرے بھی بزرگ ہیں، آپ کو بھی سوچنا چاہئے کہ وہ آپ کے فائدے کے لئے بات ضرور کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ان کا بزرگ کہا ہے۔ میں ان کے والد مرحوم کا بھی بزرگ ہوں۔ ان کو اس بات کا احترام نہیں ہے مجھے اس بات کا افسوس ہے۔

جناب سپیکر! میرے نوجوان ساتھی نے جو نشاندہی کی ہے۔ ضلع راجن پور کی تین تحصیلیں ہیں اور تینوں تحصیلیں گزشتہ چار روز سے سیلاب کی زد میں ہیں۔ اس طرح ضلع ڈیرہ غازی خان کی ایک تحصیل میں بہت زیادہ اور ڈیرہ غازی خان کی تحصیل میں اس سے کچھ کم لیکن وہاں بھی سیلاب آیا ہے۔ میں خود بھی گیا تھا اور راجن پور کی تینوں تحصیلوں کا میں نے دورہ کیا ہے اور فاضل رکن اسمبلی بھی میرے ساتھ تھے بلکہ تین اور ممبران اسمبلی جو ضلع راجن پور سے تعلق رکھتے ہیں، وہ تینوں بھی میرے ساتھ تھے۔ میں یہاں پر یہ admit کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ ضلع راجن پور کا جو ڈی۔سی۔او ہے اس نے کوئی خاطر خواہ انتظامات relief کے لئے یا لوگوں کو evacuate کرنے کے لئے یا ان کو رسد پہنچانے کے لئے نہیں کئے ہوئے تھے۔ دراصل وہ شروع ہی تب ہوئے ہیں جب ہمارا یہ قافلہ وہاں پر پہنچا ہے۔ جب یہ میرے ساتھ تھے تو اب on the floor of the House ان کو گلہ کرنے کی ضرورت تو نہیں تھی۔ میں وہاں پر جو ہدایات جاری کرتا رہا ہوں وہ یہ خود دیکھتے رہے ہیں۔ on behalf of Chief Minister ڈی۔سی۔او کو وہاں سے اس کی نااہلی کی وجہ سے shift کر دیا گیا ہے اور وہاں پر حکومت پنجاب کی طرف سے پانچ رکنی ٹیم بھیج دی گئی ہے اور یہ مختلف ڈیپارٹمنٹ سے افسران چنے گئے ہیں کیونکہ سڑکیں وہاں پر تباہ ہو گئی ہیں۔ نہروں کا نظام سیلاب کی وجہ سے درہم برہم ہو چکا ہے پل ٹوٹ چکے ہیں اور اسی طرح فصلوں کا کوئی 55 ہزار ایکڑ کا نقصان ہو چکا ہے تو محکمہ زراعت، محکمہ اریگیشن، محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اور محکمہ بورڈ آف ریونیو پر مشتمل ایک ٹیم وہاں پر آج پہنچ چکی ہے۔ پولیس کی طرف سے وہاں انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ متاثرہ لوگ اپنے گھروں سے بے دخل ہو کر سڑکوں یا نہروں کے کناروں پر بچوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پولیس کی گشتی ٹیمیں وہاں پر گھوم رہی ہیں تاکہ ان کا کوئی نقصان نہ کر سکے۔ حکومت پوری طرح سے اس مسئلے سے aware ہے اور کل چیف منسٹر صاحب خود وہاں پر تشریف لے جا رہے ہیں کیونکہ میری طرف سے تمام رپورٹیں ملنے کے بعد وہ چاہتے ہیں کہ جو انتظامات ہو رہے ہیں یا جو انتظامات کرنے ہیں وہ خود جا کر دیکھیں گے۔ وہاں کے آفت زدگان کے لئے relief کا ایک package announce کر دیا گیا ہے اور daily مزید جائزہ لیا جا رہا ہے کیونکہ یہ بارشوں کا

سلسلہ ابھی تک جاری ہے وہاں پہاڑوں سے تازہ ریلا آجاتا ہے جو میدانوں میں طغیانی اور تباہی پھیلا رہا ہے۔اپوزیشن بنچوں سے جو فاضل رکن بات کر رہے تھے یہ مجھ سے بات کر سکتے تھے۔یہ اسمبلی کے ممبر ہیں اور یہ اسی ضلع سے رکن ہیں جس ضلع سے میں ہوں۔یہ اپنے آپ کو سمجھیں (ق) لیگ کے لیکن ان کے اور میرے درمیان کوئی ایسا barrier بھی نہیں ہے۔اس Floor of the House پر جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں یہ وہاں کسی نے نہیں کہا اور اگر میں وہاں گیا تھا تو میرا فرض بنتا تھا کہ میں ان کے آفت زدہ علاقے کا بھی دورہ کرتا اور وہاں کے relief کے انتظامات کا میں خود جائزہ لیتا۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر (رانا مشہود احمد خان) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سوالات (محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھئے گا۔ میں وقفہ سوالات کا آغاز کرتا ہوں۔ سوال نمبر 41 سید حسن مرتضیٰ۔ عبداللہ یوسف صاحب! میں وقفہ سوالات کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بالکل ٹائم دوں گا۔ جی، حسن مرتضیٰ۔۔۔آمنہ صاحبہ! آپ کو بھی وقفہ سوالات کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: سوال نمبر 41۔

بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد (اوکاڑہ) میں ڈاکٹر و دیگر سٹاف کی غیر موجودگی اور دیگر مسائل

*41- سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں عرصہ دراز سے کوئی ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر، وارڈ بوائے، چوکیدار، نائب قاصد اور مالی نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2002 تا 2007 اس بنیادی مرکز صحت کے لئے کوئی گرانٹ فراہم کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی چاردیواری اور تمام رہائشی کوارٹر مکمل طور پر ختم ہو چکے ہیں نیز عملہ نہ ہونے کی وجہ سے ضروری سامان دروازے، کھڑکیاں، سامان بجلی، پنکھے اور فریج وغیرہ چوری ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے مندرجہ بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) حال ہی میں ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر اور چوکیدار تعینات کر دیا گیا ہے جبکہ ڈسپنسر، دائی اور نائب قاصد پہلے سے ہی اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ مالی اور وارڈ بوائے کی پوسٹ کسی بنیادی مرکز صحت میں منظور شدہ نہ ہے۔

(ب) مالی سال 2002تا 2007میں maintenanceاور repair کے تحت وقتاً فوقتاً مرمت کا کام ہوتا رہا ہے اور اب ہیلتھ سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت مکمل renovation کا کام این۔ایل۔سی کو تفویض کر دیا گیا ہے اور جلد ہی متعلقہ بنیادی مراکز صحت کی مکملrepairاورrenovationکا کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) مذکورہ بنیادی مرکز صحت کی چاردیواری اور کوارٹر قابل مرمت ہیں جس کی renovation جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے جلد شروع ہو جائے گی۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے ہیلتھ سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت رواں مالی سال 2007تا 2008 میں 85 ملین روپے رورل ہیلتھ سنٹروں اور بنیادی مراکز صحت کی مرمت اور سہولیات کی کمی کو دور کرنے کے لئے مختص کئے ہیں اور این۔ایل۔سی کے ذریعے ان اداروں کی مرمت کا کام جاری ہے۔ یکے بعد دیگرے تمام مراکز صحت کی مرمت کا کام مکمل کیا جائے گا، وہاں پر بجلی، پنکھے وغیرہ موجود ہیں۔ آج سے کئی سال پہلے چوری کا ایک واقعہ ہوا تھا جس کی ایف۔آئی۔آر درج ہے۔ مزید وہاں پر ای۔پی۔آئی کی فریج موجود ہے اور مریضوں کو ادویات مل رہی ہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ مندرجہ بالا بنیادی مرکز صحت کی مکمل renovation اور مرمت بذریعہ این۔ایل۔سی جلد شروع ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے جو جواب پڑھا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ وہاں پر حالات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ وہاں پر ایم۔بی۔بی۔ایس کو بطور ایم۔او تعینات کر دیا گیا ہے۔ میں آج بھی وثوق کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ وہاں ایم۔او تعینات نہیں کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس کی renovation اور اس کی مرمت کا کام ہو رہا ہے۔ 2002 سے 2007 تک اس پر ایک پیسا بھی خرچ نہ ہوا ہے۔ یہاں سے آپ کسی ممبر کو بھیج دیں وہاں پر اگر ایم۔او کی رہائش گاہ موجود ہو یا کوئی سرونٹ کوارٹر موجود ہو تو پھر تو اس کی renovation ہو گی، اگر وہاں کوئی عمارت ہی موجود نہیں ہے تو کیسے کہتے ہیں کہ وہاں پر اس کی renovation ہو رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہاں پر بجلی کے پنکھے موجود ہیں، وہاں پر بلب لگے ہوئے ہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر بجلی کا میٹر ہی نہیں ہے تو یہ پنکھے کس سے چلا رہے ہیں؟ (قہقہے)

MR DEPUTY SPEKAER: Order in the House, order in the House.

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم نے اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھنا ہے۔ منسٹر صاحب! معزز ممبر جو بات کر رہے ہیں اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو نشاندہی کی اور مجھے اس کا جو جواب ملا وہ میں نے آپ کو پڑھ کر سنایا۔ اس میں حقیقی بات یہ ہے کہ کل جب یہ سوال میرے سامنے ٹیبل پر آیا تو میں نے اس کی خود تحقیق کی اور اس سلسلے میں سیکرٹری ہیلتھ اور متعلقہ افسران کو بلایا اور میں نے کہا کہ مجھے خود اس جواب سے تسلی نہیں ہے تو بہتر ہے کہ آپ مجھے latest position سے نوازیں تو ابھی مجھے یہ آرڈر موصول ہوا ہے کہ جس میں ڈاکٹر مبشر عباس کو بطور میڈیکل آفیسر تعینات کیا گیا ہے اور یہ آرڈر 30 مئی کا ہے جو میرے پاس موجود ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو باتھ روم اور کمروں کی بات کر رہے ہیں تو اس سلسلے میں بھی مجھے کچھ شکوک و شبہات تھے اور میں نے آج ہی بذریعہ فیکس وہاں سے یہ رپورٹ منگوائی ہے۔ اس کی تصدیق کے لئے اگر کوئی کمیٹی بنا دی جائے کیونکہ میں بھی یہ ضروری سمجھتا ہوں۔ مجھے یہ جو لسٹ دی گئی ہے اس میں تقریباً 9 کمرے بتائے گئے ہیں جو وہاں موجود ہیں لیکن اس میں کس حد تک صداقت ہے اس

کے لئے میں بھی سمجھتا ہوں کہ verification کی ضرورت ہے اس کو verify کر لیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: ضمنی سوال، جناب سپیکر!

MR. DEPUTY SPEAKER: Supplementary question.

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جن ارباب اختیار نے اس سوال کا غلط جواب دیا ہے ان کے خلاف disciplinary action لیا جائے اور اگر standing committee form کر دی گئی ہے تو اس question کو اسے refer کیا جائے۔ دوسری میری ایک تجویز ہے اور میں اس پر جواب بھی چاہوں گا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ Basic Health Unit ہر کونسل میں یا ہر دو کونسلوں میں mostly ایک بنا ہوا ہے، 1980 کے دور میں اس کی بلڈنگز تو کھڑی کر دی گئی تھیں لیکن وہاں پر ڈاکٹرز ہیں، ڈسپنسرز ہیں اور نہ ہی میڈیسنز ہیں تو کیا یہ بہتر نہ ہو کہ 6/6،5/5 یونین کونسلوں کے اندر ایک Rural Health Centre بنایا جائے جس میں ڈاکٹر بھی موجود رہیں کیونکہ communication system بہتر ہو چکا ہے۔ لوگ 2/4 کونسلوں کا سفر طے کر لیتے ہیں اور اس چیز کو ensure کیا جائے کہ وہاں پر ڈاکٹر، میڈیسنز اور باقی pharmaceutical staff موجود ہو اور Basic Health Units کے نام موجود بلڈنگز کو کسی بہتر سرکاری طور پر مختلف مقاصد یعنی جانوروں کے ہسپتالوں یا سکولوں کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ شکریہ

چوہدری محمد شفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چوہدری صاحب!

چوہدری محمد شفیق: جناب سپیکر! ابھی حسن مرتضیٰ سوال کر رہے تھے اور ملک ندیم کامران جواب دے رہے تھے تو ہماری left side پر بیٹھے اپوزیشن ارکان نے بڑی مسکراہٹ اور بڑی تالیوں کا مظاہرہ کیا تھا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ہم جو یہ جواب دے رہے ہیں یہ ان کی 5 سالہ کارکردگی ہے۔ اگر وہاں بلڈنگ نہیں ہے، پنکھے نہیں ہیں تو انہوں نے وہاں 5 سال کیا کیا ہوا ہے؟ اس کے بارے میں وہ خود بھی سوچیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال بھی ہے۔ مجھے یہ دکھ ہوا ہے کہ ایک حکومتی رکن نے یہ سوال کیا تھا اور جناب وزیر صحت اس کا وہی جواب دے رہے تھے جو ان کے محکمے نے لکھ کر بھیج دیا، اسی کو وہ ہو بہو پڑھ رہے تھے۔ کاش! کہ ایک ایک وزیر کو 6/6 محکمے دے دیئے گئے ہیں آپ اور لوگوں کو accommodate کرتے تاکہ لوگ اپنی تیاری کر کے آئیں اور وزراء یہاں پر بہتر بیان دیں اور بیوروکریسی کی dictation مت لیں۔

میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ Basic Health Units میں E.P.I اور جو ادویات مریضوں کو دی جا رہی ہیں ان کے لئے اس سال کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے تاکہ غریب لوگوں کو ادویات مہیا کی جا سکیں۔

وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ): میں نکتہ وضاحت پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب!

وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ): جناب سپیکر! انھوں نے یہاں پر یہ فرمایا ہے کہ ایک وزیر کو 3,3/2,2 محکمے تو دے دیئے گئے ہیں لیکن 45/45 وزیر نہیں بنائے گئے۔ ان کی کارکردگی کی وجہ سے آج ہم لوگ ان حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کو بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہئے کہ پچھلے پانچ سال انھوں نے کیا کیا ہے کہ یہ آج ہمارے اوپر بات کر رہے ہیں؟ یہ یہاں کس منہ سے بات کرتے ہیں؟ اگر آپ لوگوں میں جرات ہو تو آپ یہاں کھڑے ہو کر بات نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر۔ آرڈر۔ سب بیٹھیں اور میری بات سنیں۔ اگر آپ اس ہاؤس کے تقدس کو بحال رکھنا چاہتے ہیں تو اپنے اندر یہ حوصلہ رکھنا پڑے گا۔ آپ سب میری ایک اور بات سن لیں کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو سب چپ کر جاتے ہیں۔ اگر آپ ایوان کے تقدس کی بات کرتے ہیں تو جب سپیکر بول رہا ہو تو سب خاموش ہو جاتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

آپ سارے دوست بیٹھیں۔ اگر پچھلے پانچ سال میں کوئی برائی ہوئی تھی یا کچھ غلط کام ہوا تھا تو جمہوریت سب سے خوبصورت چھلنی ہے۔ اگر آج آپ کو یہاں حکومت ملی ہے وہ اس لئے ملی ہے کہ عوام جو پالیسیاں چاہتے ہیں ان کے مطابق حکومت ملی ہے۔ میں اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں سے یہ

بات کروں گا کہ اس ہاؤس کے اندر آپ کی بات بھی سنی جائے گی اور اسی طرح اپوزیشن کو سننے کا حوصلہ ہمارے اندر ہونا چاہئے۔ اسی طرح قائد حزب اختلاف سے بھی میری گزارش ہے کہ آپ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو کم از کم اس طرح prepare کر کے لائیں کہ یہ ہاؤس بہتر انداز میں چلے۔ میں Custodian of the House ہوں۔ میرا concern یہ ہے کہ ہم نے اس ہاؤس کو اچھے طریقے سے چلانا ہے اور اس اچھے طریقے سے چلانے کے لئے مجھے دونوں اطراف پر بیٹھے ہوئے ممبران کا تعاون چاہئے۔ اس کے لئے میں آج آپ کو یہ بات clear کر دیتا ہوں کہ میں اس ہاؤس میں کسی بھی طرح کے disorder کو پسند نہیں کروں گا وہ چاہے کسی بھی طرف سے ہو۔ اس وقت وقفہ سوالات چل رہا ہے۔ ہم نے وقفہ سوالات کو سیاسی نہیں بنانا۔ اس میں مسائل ہوتے ہیں اور ہم نے ان مسائل کا حل نکالنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ آپ نے بڑا اچھا کیا ہے کہ مجھے مخاطب کر کے چند کلمات کہے اور مجھے یہ موقع ملا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب ہماری طرف سے کسی بولنے والے ساتھی کو interrupt نہیں کیا جائے گا تو ہماری طرف سے بھی interrupt نہیں کیا جائے گا۔ ہم لوگ اسی معاشرے کا حصہ ہیں۔ میں پچھلے 20 سال سے یعنی 1988 سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور عوام کی مہربانی سے یہاں پر آ رہا ہوں۔ آج پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے، میں اس پر گلہ نہیں کرتا، نئے آنے والے اس طرح کر گزرتے ہیں شاید آپ سمجھاتے رہیں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے بار بار interrupt کیا گیا اور میں ہنس کر خاموشی سے بیٹھ جاتا تھا۔ جب بھی Leader of Opposition بولتا ہے تو اس کو سنا جاتا ہے، اسی طرح جب Leader of the House بولتا ہے تو اس کے دوران کوئی interruption نہیں ہوتی۔ دس دن کا ایجنڈا ہے، اپنا شوق بعد میں پورا کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بجا فرمایا ہے کہ اگر پچھلے پانچ سال کی باتیں ہو رہی ہیں تو آپ اس کے نقاد بھی ہیں۔ اس دور میں بھی نقاد رہے ہیں اور اب بھی تنقید کر سکتے ہیں لیکن ایک بات ہے کہ اس وقت کے حکومتی بنچ کے رویے کی وجہ سے یہ ادارہ، یہ مقدس ایوان پانچ

سال مکمل کر سکا۔یہاں پر حکومتی بنچ کا ایسا رویہ نہیں ہونا چاہئے میں دکھ سے کہوں گا کہ اس طرح یہ پانچ سال پورے نہ کر سکیں گے۔ شکریہ

وزیر جیل خانہ جات، تحفظ ماحولیات اور ترقی سیاحت (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور!

وزیر جیل خانہ جات، تحفظ ماحولیات اور ترقی سیاحت (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ میں تو انھیں کہوں گا کہ

کی کری جا رہیا ایں، کی کری جا رہیا ایں
کھیس اتے پا کے تھلیوں دری کھچی جا رہیا ایں

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انھیں واقعی اسمبلی میں آئے ہوئے 20 سال ہو گئے ہیں۔ اب ان سے ذرا کوئی پوچھے کہ پچھلی دفعہ کس ٹکٹ پر منتخب ہو کر آئے تھے اور اس سے پہلے کس ٹکٹ پر منتخب ہو کر آئے تھے؟ اس طرف سے باتیں ہوتی ہیں تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ:

یہ جو کہتے ہیں کہ گلشن کو سنوارا ہم نے
ذرا ان سے کوئی پوچھے کہ کتنے گلستان اجاڑے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبداللہ یوسف!

چودھری عبداللہ یوسف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی آپ سے 2/3 دفعہ request کی تھی کہ مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے، جب شروع میں سینئر منسٹر صاحب نے اس ہاؤس میں بات کی تھی اور بعد میں رانا ثناء اللہ نے بھی بات کی تھی، میں انھیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور سینئر منسٹر کی بات سن کر مجھے بے حد افسوس ہوا کہ انھوں نے پانچ سال ادھر بھی کچھ نہیں سیکھا اور اب اقتدار میں آ کر بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ نہیں سکھایا اور ان کی روش میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! منسٹر بن کر اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ میں سینئر منسٹر صاحب سے یہی درخواست کروں گا کہ وہ محسوس کریں کہ وہ سینئر منسٹر ہیں اور اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ میری سارے دوستوں سے گزارش ہے کہ آپ بیٹھیں۔

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! یہ بات آپ کے آنے سے پہلے ہوئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس وقت تشریف رکھیں۔

چودھری عبداللہ یوسف: میں سوال کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال کے بارے میں بات کریں۔

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب وزیر موصوف نے پڑھ کر سنایا ہے اور جو محرک تھے انھوں نے اس کی تردید کی۔ مجھے اس بات سے بے حد دکھ ہوا کہ وزیر صاحب نے جواب دیا کہ مجھے محکمے کی طرف سے جو لکھ کر دیا گیا ہے وہ میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے۔ ہمارے پاس تو لکھا ہوا جواب پہلے ہی آ گیا تھا تو یہ پھر وزیر کس کے ہیں؟ ان کے پڑھنے سے کیا فرق پڑا؟ ایسے وزیر کو تو مستعفی ہونا چاہئے جو اپنا ذہن استعمال نہیں کرتا اور جو اپنا ذہن استعمال نہیں کر سکتا اس کو وزیر بننے کا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، رانا غوث!

رانا منور حسین عرف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اسی سوال کے ساتھ میرا بھی ایک سوال ہے کہ میرے حلقے میں بھی 2-B.H.Us پچھلے 4 سالوں سے بنے ہوئے ہیں لیکن ان میں ابھی تک عملہ تعینات نہیں ہو سکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی حکومت ایسا نہیں کر سکی۔ دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ health میں جو contract system ہے اگر عملہ تعینات نہیں ہوتا تو وہ contract system میں بہت برائی ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں rules بڑے clear ہیں۔ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ نیا سوال بنتا ہے۔ آپ اس پر نیا سوال دے دیں تو جب موقع آئے گا تو پھر اسے دیکھیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

MR AHMED HUSSAIN DEHAR: That's regarding I want to point out an important issue. That's regarding to the change of the policy because in the last Government, their planning was all fault planning and they made B.H.Us in that area where there is no population.

and they used to make کیونکہ اس وقت لوگ زمین donate کرتے تھے the B.H.Us there میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ صرف میری عرض سن لیں۔

جناب احمد حسین ڈیہر: میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ B.H.Us کو reconsider کیا جائے اور ان علاقوں میں بنایا جائے جن علاقوں میں آبادی ہے اور اس point کو reconsider کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تمام معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ وقفہ سوالات کے لئے صرف ایک گھنٹہ مختص کیا جاتا ہے اور اس کے اندر آپ نے بڑے بڑے important matters کو discuss کرنا ہوتا ہے اور جواب لینے ہوتے ہیں۔ بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ already جو سوال کیا گیا ہے اس سے متعلقہ ضمنی سوال ہونا چاہئے اور اگر کوئی اور بات اس محکمے کے متعلق کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے نیا سوال کرنا پڑتا ہے۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال اسی سوال کے اوپر ہے؟

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں آرتھوپیڈک سرجن اور F.R.C.S ہوں اور 20 سال میں نے انگلینڈ میں کام کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا قومی فریضہ ہے کہ میں اس میں اپنی input دوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم صحت پر بات کر رہے ہیں تو صحت کا چونکہ ہمارے

ملک میں سب سے اہم مسئلہ ہے، میں دونوں اطراف سے درخواست کروں گا کہ اس کو سیاست کی نذر نہ کریں، اس پر جس کا knowledge ہے اور جو positive input کر سکتا ہے وہ بات کرے اور اس کو سیاسی رنگ نہ دے۔ میں وزیر صحت کی توجہ چاہوں گا کہ میں نے 20 سال انگلینڈ میں کام کیا ہے تو میرے پاس پورا ایک concept ہے جس کے متعلق میں بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح بنیادی مراکز صحت بنے ہیں تو وقت نے ثابت کیا ہے کہ کوئی ڈاکٹر وہاں جا کر کام نہیں کر سکتا۔ آپ کسی ایم۔بی۔ایس ڈاکٹر یا اس سے زیادہ پڑھے ہوئے سے توقع نہیں کر سکتے کہ وہ 100 یا 200 میل دور جا کر کام کرے جہاں پر اس کے اور اس کی family کے لئے جگہ نہیں ہے۔ ہماری عوامی حکومت کی آگے جو proposals ہیں اس میں آٹھ یا دس Basic Units کو اکٹھا کر کے سب تحصیل ہسپتال بنانے ہوں گے جہاں پر ڈاکٹر رہ کر کام کر سکیں۔ یہ B.H.Us کا concept اب fail ہو چکا ہے and it is waste of resources

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بات صرف اتنی سی ہے کہ again یہ اس کے purview میں نہیں آتا۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے سوال نمبر 41 کے متعلق میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ جو ڈاکٹر انہوں نے تعینات کئے ہیں جن کے آرڈر محکمے نے ان کو دیئے ہیں، آیا انہوں نے وہاں پر ابھی تک join بھی کیا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک سوال پر 20 ممبران کو بولنے کا موقع دیا، میں اس سے اختلاف تو نہیں کرتا لیکن اگر اسی طرح یہ کام چلتا رہا تو ہم شاید ایک سوال کے انجام تک بھی نہیں پہنچ سکیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہاں پر وہ تعینات ہوئے ہیں اور انہوں نے join کیا ہے یا نہیں کیا لیکن اس میں ہمارے پاس جو information موجود ہے وہ یہ ہے کہ 30۔مئی 2008 کو ان کی appointment کی گئی ہے اور وہ ابھی گئے ہیں یا نہیں گئے تو یہ خود تصدیق کر سکتے ہیں۔ میں تمام

معزز ممبران اور خاص طور پر جو اس سوال کے محرک ہیں سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں خود اس سوال سے مطمئن نہیں ہوں اور میں نے اس سلسلے میں بڑی وضاحت کی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے موقع دیں اور میں دو دن کے اندر اندر اسی ہاؤس میں اس کی رپورٹ دوں گا۔ جن لوگوں نے اگر یہ غلط جواب دیا ہے تو اس کے خلاف مکمل action ہوگا اور اسی ہاؤس میں فیصلہ ہوگا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن مرتضیٰ! میری بات سنیں کہ آپ کا ایک سوال آیا اس پر وزیر صاحب نے cover کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس میں positive بات انہوں نے یہ کی ہے کہ جو جواب آیا ہے اس کے اوپر میں within two days ہاؤس میں رپورٹ دوں گا۔ ہاؤس میں اس کا ابھی جواب آیا ہے اور وہ خالی جواب کے اوپر stick نہیں کر رہے بلکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جو کچھ محکمے میں اس وقت ہو رہا ہے اس کا وہ اس ہاؤس کو دو دن کے اندر اندر بتائیں گے۔ انہوں نے پہلے کمیٹی بنانے کی بات کی تھی تو اس کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن آپ وزیر صاحب کے ساتھ مشاورت کر لیجئے گا۔ میں اس سوال کو pending کرتا ہوں اور دو دن بعد ہم اس کو take up کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے صرف ان کا شکریہ ادا کرنا تھا کہ انہوں نے ایک اچھی روایت ڈالی ہے کہ ایک چیز جس پر وہ خود مطمئن نہیں ہیں اس کو cover نہیں کیا بلکہ خود اس پر action لینے کا کہا ہے جس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے بھائی نے میرے بارے میں بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میں اس کا ضرور جواب دوں۔ بات یہ ہے کہ واقعی میں اُدھر والے بنچوں پر پانچ سال بیٹھا رہا تھا لیکن جب میں اُدھر بیٹھا تھا تو میرا ضمیر زندہ تھا، آج میں اِدھر بیٹھا ہوں تو بھی میرا ضمیر زندہ ہے۔ یہ پانچ سال پہلے بھی خیرات میں اسمبلی میں پہنچے تھے اور پانچ سال کے بعد آج بھی خیرات میں پہنچے ہیں۔ یہ جرنیل کی جھولی میں بیٹھے ہیں اور انہوں نے اپنے ضمیر بیچے ہیں لیکن میرا ضمیر آج بھی زندہ ہے۔ میں نے ان وزارتوں کو ٹھوکر مارتا ہوں اور یہ آج جو باتیں ہمارے بارے میں کر رہے ہیں ان کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے کہ یہ خیرات میں ایم۔پی۔اے بن کر اس ہاؤس تک پہنچے ہیں۔

سید زعیم حسین قادری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع! میں نے already ایک رکن کو پوائنٹ آف آرڈر پر ٹائم دیا ہوا ہے ان کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، فرمائیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! خدارا!، خدارا! اگر ہم اس ہاؤس میں اکٹھے بیٹھ ہی گئے ہیں اور اب یہ تشریف لے آئے ہیں تو میری آپ کی وساطت سے ان سے التجا ہے کہ آج پوری دنیا پاکستان میں جمہوری عمل اور اس ملک میں جمہوریت کے پودے کو بار بار disturb ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہے۔۔۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے floor دیا ہوا ہے۔ اعجاز شفیع! آپ بیٹھیں گے تو بات ہو گی۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں عرض کرنا چاہتا ہوں ان کی خدمت میں بھی اور یہاں بیٹھے ہوئے پارلیمنٹیرین کی خدمت میں بھی کہ براہ مہربانی ایک دوسرے پر ذاتی نکتہ چینی سے پرہیز کریں۔ خدارا! کسی حکومتی رکن اور اپوزیشن رکن پر اور ایک دوسرے پر نکتہ چینی کر کے اس ایوان کا وقت ضائع نہ کریں، ذاتیات سے پرہیز کریں کیونکہ یہ ایوان اس ملک میں قانون سازی کا علمبردار رہا ہے اور ہم نے اس کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ اس ملک میں بار بار آمریت کا جو تسلط قائم ہوتا ہے جس سے مختلف گندی جڑیں پیدا ہوتی ہیں ان کو اکھاڑ کر پھینکنا ہے۔ خدارا! ذاتیات کو بالائے طاق رکھ کر اس ملک میں جمہوریت کے عمل کو آگے بڑھانے کے لئے اپنی تقویت استعمال کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ ساجدہ میر صاحبہ کا ہے۔ سوال کا نمبر پکاریں۔

محترمہ ساجدہ میر: سوال نمبر 52

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ ساجدہ میر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پنجاب میں ٹراما سنٹرز کی تعداد اور دیگر تفصیل

*52۔ محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پنجاب میں اس وقت کتنے ٹراما سنٹرز قائم کئے جا چکے ہیں ان میں کتنے کوالیفائیڈ ٹراماٹولوجسٹ ہیں۔ ان ٹراما سنٹرز کے قیام اور ان کو چلانے پر اب تک کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

پنجاب میں اس وقت پانچ (5) ٹراما سنٹرز کام کر رہے ہیں۔

1۔ سروسز ہسپتال لاہور، 2۔ جناح ہسپتال لاہور، 3۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد،

4۔ نشتر ہسپتال ملتان، 5۔ بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور

اس وقت صرف جناح ہسپتال لاہور میں ایک ڈگری ہولڈر کوالیفائیڈ ٹراماٹولوجسٹ ہے۔

خرچ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نشتر ہسپتال ملتان:	81.076 ملین روپے
جناح ہسپتال لاہور:	80.000 ملین روپے
بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور:	120.000 ملین روپے
الائیڈ ہسپتال فیصل آباد:	80.000 ملین روپے
سروسز ہسپتال لاہور:	389.613 ملین روپے
کل رقم:	750.689 ملین روپے

اس کے علاوہ ضلع شیخوپورہ، فتح پور، ضلع لیہ اور لالہ موسیٰ ضلع گجرات میں 195.597 ملین روپے سے ٹراما سنٹر قائم کئے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ گورنمنٹ نے جو جواب دیا ہے میں اس پر مطمئن نہیں ہوں کہ ٹراما سنٹر تو پانچ بنا دیئے گئے ہیں۔ آپ کے پاس جب qualified ڈاکٹر نہیں تھے تو آپ نے اتنے ملین جو رقم خرچ کی ہے اس میں دیکھیں کہ 750.689 ملین رقم کا خرچ کیا گیا ہے۔ ٹراما سنٹر کا مطلب ہوتا ہے کہ ناگہانی آفت کے لئے جبکہ اچانک کوئی زلزلہ آ جائے یا ایسا کوئی

طوفان آ جائے جس میں لوگ injured ہوں تو پھر ان کو اس ٹراما سنٹر میں لے جایا جائے۔ آپ کے پاس qualified ڈاکٹر صرف ایک ہے۔ گورنمنٹ نے جو جواب دیا ہے مجھے نہیں پتا کہ یہ کس نے بنائے تھے اور میں اس سوال سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ پہلے دو qualified ڈاکٹر تھے، آپ پورے پاکستان کی یونیورسٹیوں سے ڈگریاں نکلوالیں۔ اب ایک ملک سے باہر جا چکے ہیں اور دوسرے کا نام ڈاکٹر ذوالفقار قریشی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر انہوں نے یہ ٹراما سنٹر عوام کو ریلیف دینے کے لئے بنائے تھے تو پہلے والے وزیر صحت اور اب تو میں وزیر صحت کو blame اس لئے نہیں دوں گی کیونکہ وہ امریکہ میں بھی wanted تھے اور ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ تو یہاں پر ہی ہیں اس کا آڈٹ کیا جائے اور اس کا باقاعدہ حساب لیا جائے کہ پنجاب کے لوگوں کو ہم نے علاج کی سہولت دینی ہے، اس پر اتنے ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں تو یہ قوم کے پیسے کہاں گئے؟ یہاں پر اب سیکرٹری صحت بھی چلے گئے ہیں۔ ریاست کا کام ہے کہ لوگوں کو صحت کے حوالے سے اچھے طریقے سے علاج کی سہولیات دی جائیں۔ میرے خیال میں پہلے والے وزیر صحت ڈاکٹر جاوید اب بھی ملک سے باہر ہیں۔ یہ کیس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بھیجا جائے اور اس کا آڈٹ کروایا جائے۔ اس ٹراما سنٹر کا اگر آڈٹ نہیں ہوگا۔۔۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! خدارا! اس ہاؤس اور 16 کروڑ عوام کا وقت ضائع نہ کریں۔ یہاں ہم عوام کے مسائل حل کرنے آئے ہیں، یہاں ہم سیاسی تقریریں سننے نہیں آئے۔ کم از کم ان لوگوں کو یہ تو بتادیں کہ سوال کے بعد اگر ان کی satisfaction نہیں ہے تو ضمنی سوال کریں۔ اتنی لمبی چوڑی تقریریں کر کے مجھے نہایت دکھ ہے کہ پہلے سوال پر بھی اس ہاؤس کا کم از کم آدھا گھنٹہ ضائع کیا گیا ہے اور اب اگر ان کو کوئی ضمنی سوال کرنا ہے تو وہ بات کریں لیکن اس طرح کی تقریر کر کے وہ عوام کے لئے کیا message دینا چاہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع! آپ کی بات ہو گئی۔ آپ ہر بات کے بعد دس دس منٹ کی تقریر کر رہے ہیں۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔ آپ نے اپنی بات ریکارڈ کرا لی ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اس ہاؤس کو in order چلنے دیں۔ جب میں نے ان کو وقت دیا ہوا ہے اور ان کو میں بولنے کے لئے floor دے رہا ہوں تو میری آپ سب سے گزارش ہے کہ اس ہاؤس کو چلنے دیں۔ جی، ساجدہ میر صاحبہ! آپ بات کریں اور ایک منٹ میں wind up کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! مجھے تقریر کرنے کا شوق نہیں ہے۔آپ دیکھیں اگر اس سوال کا relevant جواب آیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ گورنمنٹ کی تفصیل کے مطابق 5 ٹراما سنٹرز بنائے گئے ہیں۔یہ خود لکھ رہے ہیں کہ ایک qualified ڈاکٹر ہے جو صرف جناح ہسپتال میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کی بات repeat ہو گئی ہے۔آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد حسین ڈیہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد حسین ڈیہر: جناب سپیکر! اس سوال کے آخر میں ایک لائن ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ:

"ضلع شیخوپور، فتح پور، ضلع لیہ، لالہ موسیٰ ضلع گجرات میں 195.597 ملین روپے سے ٹراما سنٹرز قائم کئے جا رہے ہیں۔"

اس سلسلہ میں میرا ایک اعتراض تو یہ ہے کہ ان میں زیادہ تر اپر پنجاب کے علاقے ہیں۔دوسرا یہ کہ لوئر پنجاب میں۔۔۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ پچھلے پانچ سال میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز صاحب! آپ ہاؤس کو dictate کرنے کی کوشش نہ کریں۔براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔This is very wrong۔عوام کو پتا ہے کہ پچھلے پانچ سال میں یہاں پر کیا ہوتا رہا ہے۔براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد حسین ڈیہر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ٹراما سنٹر ملتان میں work out ہو رہا ہے۔وہاں پر اس زمین کو بھی دیکھا گیا ہے اور سروے بھی کیا گیا ہے۔ That is in under process.

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! تھوڑا سا آپ لوگ بھی سمجھا کریں۔

جناب احمد حسین ڈیہر: جناب سپیکر! آپ میری پوری بات تو سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں نے بات نہیں سننی۔یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔آپ بیٹھ جائیں۔

جناب احمد حسین ڈیہر: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ اس میں وہ شامل ہی نہیں ہے۔اس میں وہ لکھا ہوا نہیں ہے اس کو لکھا ہونا چاہئے تھا۔

وزیر کھیلیں، امور نوجوانان وثقافت (جناب تنویر الاسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر کھیلیں، امور نوجوانان وثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہر وہ ایمرجنسی جس میں آرتھوپیڈکس ہو وہ ٹراما سنٹر ہوتی ہے۔ ٹراما سنٹر کی کوئی باقاعدہ definition نہیں ہے۔اگر حکومت بنا رہی ہے تو وہ بہت اچھا اقدام ہے۔ میں اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے ہر ہسپتال میں خصوصاً ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس اور ڈی۔ ایچ۔ کیوز میں already ٹرام آرتھوپیڈک سرجن ہوتے ہیں۔ وہاں پر already ٹراما deal ہوتا ہے۔اس کے لئے جب کوئی خصوصی طور پر ٹراما سنٹرز بنائے جاتے ہیں تو وہاں پر پوسٹیں create کی جاتی ہیں۔آرتھوپیڈک سینئر سرجنز کو لایا جاتا ہے، سینئر جنرل سرجنز کو لایا جاتا ہے۔ سارے ہسپتالوں میں ٹراما deal ہوتا ہے۔ شکریہ

جناب احمد حسین ڈیہر: جناب سپیکر! میں اس کی چھوٹی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں وضاحت کی ضرورت نہیں وزیر صاحب اس کام کے لئے ہوتے ہیں۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ معزز ممبر کا جو سوال تھا اگر یہ خود ہی پڑھ لیتیں تو شاید اتنی بحث نہ ہوتی۔انہوں نے جو پوچھا تھا وہ بڑا مختصر تھا اور debate کسی اور طرف چلی گئی۔ میں ان کا سوال پڑھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں اس وقت کتنے ٹراما سنٹرز قائم کئے جا چکے ہیں ان میں کتنے کوالیفائیڈ ٹراما لوجسٹ ہیں، ان ٹراما سنٹر کے قیام اور ان کو چلانے پر اب تک کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؟ صرف یہ سوال تھا۔اس میں یہ نہیں تھا کہ کوالیفائیڈ ڈاکٹر کتنے ہیں اور کیوں نہیں ہیں اور کیسے ہوں گے؟ اس میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں admit کیا گیا ہے کہ پانچ سنٹرز جو بنے ہوئے ہیں ان میں سے ایک سروسز ہسپتال لاہور میں ہے اور دوسرا جناح ہسپتال لاہور میں ہے، تیسرا الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، چوتھا نشتر ہسپتال ملتان، پانچواں بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ہے۔اس کی رقم بھی اس میں درج ہے جو انہوں

نے پڑھ لی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کا اس کے علاوہ کوئی اور سوال ہے یا اس کے علاوہ اور یہ تحقیق کرنا چاہتی ہیں تو میرے خیال میں ایک نیا سوال دے دیں پھر میں اس کا جواب دے دوں گا۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں جو منظور شدہ ڈاکٹروں کی اسامیاں ہیں وہ تقریباً 27 ہیں اور کئی سالوں سے وہاں پر ڈاکٹر تعینات نہیں کئے گئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ کب تک تعینات کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ٹراما سنٹر سے متعلق ہے؟

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جی، ٹراما سنٹر میں بھی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لئے آپ علیحدہ سوال ڈال دیں کیونکہ اس سے اس کا کوئی concern نہیں ہے۔ شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ٹراما سنٹرز کی جو تفصیل دی گئی ہے کہ کب بنائے گئے ہیں۔

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ملتان میں 14.11.2006 میں بنا ہے، جناح ہسپتال لاہور میں 1.1.2005 میں بنا ہے، بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں 2004 میں بنا، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں 2004 میں بنا اور سروسز ہسپتال لاہور میں 2007 میں بنا۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم اسی پر خوش ہو جائیں کہ یہ بن گئے ہیں۔ ہم اس کی performance دیکھ رہے ہیں اور ان میں جو کمی ہے وہ انشاء اللہ دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس ایک ہی سوال پر کافی ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ساجدہ میر صاحبہ! میں بات کر رہا ہوں، آپ خاموش ہو جائیں۔ اگلا سوال بھی ساجدہ میر صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ آپ سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ ساجدہ میر: میرے سوال کا نمبر 54 ہے۔ میں نے یہ سوال پیپلز فارمیسیز کے لئے کیا تھا کہ 1973 میں پیپلز فارمیسیز کا آغاز ہوا جبکہ یہ درست ہے کہ 1993 میں قائم کی گئی، پیپلز فارمیسیز پنجاب میں جو کام کر رہی ہیں ان کو ٹھیکے پر کیوں دیا گیا اور جو ادویات مریضوں کو 50 percent discount پر ملتی تھیں وہ ان کو کیوں نہیں دی جاتیں اور ان فارمیسیز کو ٹیچنگ ہسپتالوں میں کیوں ختم کیا گیا اور ٹھیکے پر کیوں دیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے یا آپ چاہتی ہیں کہ وزیر صاحب پڑھ دیں؟

محترمہ ساجدہ میر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پنجاب میں 1973 اور 1993 میں قائم پیپلز فارمیسیز کی موجودہ صورتحال و دیگر تفصیل

*54 محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1973 اور پھر 1993 میں قائم کی گئی پیپلز فارمیسیز پنجاب میں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ حکومتی اداروں کے طور پر چلائی جا رہی ہیں یا انہیں ٹھیکے پر دے دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں کے اندر یا باہر موجود پیپلز فارمیسیز مریضوں کو discount price پر ادویات مہیا نہیں کر رہی ہیں؟

(د) ٹھیکے پر دی گئی فارمیسیز کن شرائط پر پرائیویٹ اداروں، دکانداروں یا افراد کے حوالے کی گئی ہیں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے مگر ان کا نام فارمیکس فیئر پرائس شاپس (Pharmax Fair price Shop) ہے۔ یہ 19-03-1995 سے سیکرٹری ہیلتھ اور متعلقہ کمپنی کے مابین معاہدہ کے تحت کام کر رہی ہیں۔ مزید یہ صرف چند ضلعی ہسپتالوں جن میں شیخوپورہ ، میانوالی، منڈی بہاؤالدین، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور جہلم میں چلائی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ حکومتی اداروں کے طور پر نہیں چلائی جا رہی ہیں ان کو 20 سال کے ٹھیکے پر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ یہ نیشنل کمپنی پر 15 فیصد، ملٹی نیشنل کمپنی پر 10 فیصد اور امپورٹڈ ادویات پر 5 فیصد ڈسکاؤنٹ دینے کی پابند ہیں۔

(د) یہ فارمیسیز ان شرائط پر پرائیویٹ اداروں کے حوالے کی گئی ہیں۔ 1) 24 گھنٹے ادویات کی فراہمی، 2) معیاری ادویات کی ڈسکاؤنٹ پرائس پر فراہمی۔ 3) کوالیفائیڈ فارماسسٹ کی زیر نگرانی ادویات کی فروخت وغیرہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر آپ کا کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے؟

محترمہ ساجدہ میر: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بھی کر لیں تاکہ اکٹھا ہی جواب دے دیں۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): محترمہ نے جواب پڑھ لیا ہے یا میں آپ کے لئے پڑھ دوں۔ محترمہ کا اس کے علاوہ کوئی ضمنی سوال ہے تو میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ساجدہ میر صاحبہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں لیکن میں اس میں یہ کہوں گی کہ اگر پیپلز فارمیسیز بن گئیں تو ان کا نام کیوں تبدیل کیا گیا اور ہسپتالوں کے ایم۔ ایس صاحبان اپنی مرضی سے ٹھیکے دیتے ہیں۔ ہم نے عوام کے ریلیف کے لئے ایک چیز بنائی ہے۔ جب آپ کہتے ہیں کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہمیں discount پر دوائیاں نہیں دیتیں تو ایم۔ ایس حضرات کہتے ہیں کہ ہم local purchase کرتے ہیں اور مریضوں کو بھی local purchase سے ادویات دیتے ہیں جس کی ادائیگی محکمہ صحت کرتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر پیپلز فارمیسیز ہوں اور ان کو bound کر دیا جائے کہ آپ ڈسکاؤنٹ پر مریضوں کو ادویات دیں۔ کوئی گوجرانوالہ سے آیا ہوتا ہے۔ میو ہسپتال بہت بڑا ہسپتال ہے، سروسز ہسپتال بہت بڑا ہے، یہاں پر کوئی ملتان سے آیا ہوتا ہے، کوئی پاکپتن سے آیا ہوتا ہے لیکن کسی کی جیب میں پیسے ہی نہیں ہوتے اور وہ بے چارہ سڑک پر مانگ رہا ہوتا ہے تو بہتر ہے کہ اگر ان فارمیسیز کو پیپلز فارمیسیز کے نام سے دوبارہ اجراء کر دیا جائے تو بہت بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب احمد حسین ڈیہڑ: جناب سپیکر! یہ فارمیسیز ہسپتالوں کی supervision کے تحت کام کرتی تھیں اس میں یہ ہوا کہ جو باہر فارمیسیز ہوتی تھیں ان کی sale بہت کم ہو گئی تھی اور ہسپتالوں کے اندر فارمیسیز میں discount کی وجہ سے لوگوں کو بڑا ریلیف ملنے لگ گیا تھا۔ اب ان کے بند کرنے سے یہ ہو گیا ہے کہ لوگوں کو ریلیف نہیں ملتا۔ اگر ان کو دوبارہ ہسپتالوں میں شروع کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اچھی تجویز کوئی اور نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کا جواب دیا ہے اور ہماری اپوزیشن کے لئے یہ بڑی اہم بات ہے کہ یہ حکومتی اداروں کے طور پر نہیں چلائی جا رہی ہیں ان کو بیس سال کے ٹھیکے پر دیا گیا ہے۔ ان کو 20/20 سال یا 40 سال یا دس سال یا پانچ سال اتنے لمبے ٹھیکے پر کس Rule کے تحت ہماری گزشتہ حکومت نے دیا ہے؟ تو میری گزارش ہے کہ یہ ٹھیکے cancel کر کے انہیں Rules کے مطابق ایک سال یا چھ ماہ کے لئے دیا جانا چاہئے۔ یہ 20 سال یہ نادر شاہی حکم پتا نہیں کہاں کے دیتے رہے ہیں؟ اس کی وضاحت ان سے ذرا لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ یہ policy matter ہے۔ یہ متعلقہ وزیر خود دیکھیں گے کہ یہ جو پالیسی بنی ہے وہ اسے خود ہی دیکھیں گے۔

(اذان عصر)

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جس وقت سوال ہوتے ہیں تو اس کے بعد cross talk اور بحث اتنی ہو جاتی ہے کہ منسٹر صاحب سوال کا جواب نہیں دے سکتے اور ٹائم گزر جاتا ہے اور آپ اگلے سوال پر چلے جاتے ہیں تو براہ مہربانی منسٹر صاحب کا جواب دینا ensure کر دیں کہ وہ جواب دیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): معزز ممبران سے میں request کروں گا کہ تمام سوالوں کے جواب آئیں گے لیکن مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ یہ ہر issue پر کیوں کھڑے ہو جاتے ہیں؟ اگر آپ ہاؤس کو چلنے دیں گے تو زیادہ سوالوں کے جواب ہو جائیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے منسٹر صاحب کہ آپ بھی Chair کو address کریں please اور مسئلہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے جواب بھی دیئے ہیں اور جواب تحریری بھی آئے ہوئے ہیں اور جہاں پر ضرورت سمجھتے ہیں وہاں پر explanation بھی مانگ لی جاتی ہے۔ اب وسیم قادر سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنا سوال پکاریں۔

جناب وسیم قادر: سوال نمبر 82۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وسیم قادر صاحب! اگر آپ کوئی مزید اس میں add کرنا چاہتے ہیں یا ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

جناب وسیم قادر: (الف) کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی۔144 لاہور میں میڈیکل۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ سوال کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور جواب کے متعلق بھی ممبر کی صوابدید ہوتی ہے وہ اگر چاہتے ہیں کہ منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھیں یا پھر اگر وہ سمجھتے ہیں کہ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو اس کے بعد اگر وہ کوئی ضمنی سوال ہو یا بات ہو تو پھر متعلقہ وزیر سے پوچھ سکتے ہیں یا اس کی وضاحت مانگ سکتے ہیں۔

لاہور، پی پی۔144 میں قائم ڈسپنسریوں کی تعداد و تفصیل

*82 جناب وسیم قادر کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔144 لاہور میں میڈیکل ڈسپنسریز کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میڈیکل ڈسپنسریز میں مناسب سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں، وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹروں نے اپنے پرائیویٹ کلینک کھول رکھے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنی ڈیوٹی صحیح طریقہ سے انجام نہیں دے رہے، کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں وضاحت بیان فرمائیں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔144 میں سابقہ ایم۔ سی۔ ایل کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل ڈسپنسریاں قائم کی گئی تھیں جو کہ اب سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تحت کام کر رہی ہیں۔

1۔ بیگم پورہ ڈسپنسری

2۔ بھوگیوال ڈسپنسری

3۔ بھوگیوال ہومیو ڈسپنسری

(ب) درست نہ ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں وافر مقدار میں ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ جنوری 2007 تا دسمبر 2007 میں 8008 مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں سابقہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور (ایم۔ سی۔ ایل) کے زیر انتظام ڈسپنسریوں میں تعینات جن ڈاکٹروں نے پرائیویٹ کلینک کھول رکھے ہیں۔ جہاں وہ شام کے وقت مریض دیکھتے ہیں نتیجتاً قانونی تقاضا کے مطابق ان ڈاکٹروں کو نان پریکٹس الاؤنس (این۔پی۔اے) نہیں دیا جاتا۔

جناب وسیم قادر: میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی، اگلا سوال میاں نصیر احمد کا ہے۔

میاں نصیر احمد: سوال نمبر 100۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں نصیر احمد: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

لاہور، سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹس میں بستروں کی تعداد و دیگر تفصیل

*100 میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں موجود کون کون سے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹس موجود ہیں، ان میں بستروں کی تعداد کیا ہے، ہر ہسپتال کی علیحدہ علیحدہ فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں میں جلے ہوئے مریضوں کے داخلے کی اوسط تعداد کیا ہے؟

(ج) جلے ہوئے مریضوں کو علاج کے حوالے سے سرکاری ہسپتالوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) لاہور میں فی الوقت صرف میو ہسپتال لاہور میں ایک باقاعدہ برن یونٹ موجود ہے۔ ہسپتال میں بستروں کی تعداد12 ہے۔

(ب) ایک وقت میں تقریباً3 سے 4 مریض ہوتے ہیں یعنی کہ Bed occupancy 35 rate فیصد سے40 فیصد تک ہے۔

(ج) جلے ہوئے مریضوں کی نبض اور سانس کو جدید Pulse Oximeters کے ذریعے مانیٹر کیا جاتا ہے اور جدید reconstructive سرجری کی سہولت بھی میسر ہے۔

میاں نصیر احمد: اس میں انہوں نے ابھی burn unit کے حوالے سے بتایا کہ ”لاہور میں باقاعدہ صرف ایک برن یونٹ ہے۔“ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب سے لاہور میں چونکہ یہ جلے ہوئے مریض آتے ہیں اور یہاں پر ہماری U.N.O کی رپورٹ کے مطابق 5 سے 10 فیصد تک جلے ہوئے مریضوں کو ہسپتال میں وہیں سے treatment دے کر فارغ کر دیا جاتا ہے لیکن physically انہیں باقاعدہ برن یونٹ میں treatment کی ضرورت ہوتی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں صرف ایک برن یونٹ ہے تو کیا حکومت کا کسی اور ہسپتال میں اس طرح کی سہولت دینے کا کوئی پلان ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): معزز رکن نے جو بات کی اور خود ہی وہ اپنے سوال کا جواب بھی دے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ دیکھ لیا ہے کہ لاہور میں ایک ہی برن یونٹ موجود ہے اور اس کے بعد یہ چاہتے ہیں کہ کچھ اور شہروں میں جو ہسپتال ہیں ان میں بھی برن یونٹ ہونے چاہئیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ہم initiate کر سکتے ہیں اور اگر

یہ مل لیں تو ہم مل کر کوئی planning کر سکتے ہیں تاکہ اگر ضرورت ہے تو پنجاب کے دیگر ہسپتالوں میں بھی ان کو قائم کر دیا جائے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ محترم وزیر صاحب نے فرمایا کہ ایک ہی برن یونٹ ہے جبکہ میرے علم کے مطابق جناح ہسپتال میں بھی برن یونٹ تعمیر کیا جا رہا ہے تو میں چاہوں گی کہ اس سلسلے میں ایوان کی صحیح راہنمائی کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): انہوں نے خود ہی admit کر لیا ہے کہ ابھی بن رہا ہے۔ یہ تو بنے ہوئے کی بات ہے تو اللہ کرے کہ وہ جلدی بن جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال مخدوم سید احمد محمود کا ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: On his behalf Question No. 123 (معزز رکن نے مخدوم سید احمد محمود کے ایما پر طبع شدہ سوال نمبر 123 دریافت کیا)

ضلع رحیم یار خان و ضلع گجرات میں آر۔ایچ۔سی اور بی۔ایچ۔یو سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیل

*123 **مخدوم سید احمد محمود:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں آر۔ایچ۔سی اور بی۔ایچ۔یو کی تعداد کیا ہے؟

(ب) ضلع گجرات میں آر۔ایچ۔سی اور بی۔ایچ۔یو کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں آر۔ایچ۔سی اور بی۔ایچ۔یو کی تعداد آبادی کے لحاظ سے کم ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ضلع میں متذکرہ ہیلتھ سنٹروں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے بڑھانے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت 19 آر۔ایچ۔سی اور 106 بی۔ایچ۔یو کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع گجرات میں اس وقت 9 آر۔ایچ۔سی اور 89 بی۔ایچ۔یو کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں آبادی کے لحاظ سے مراکز صحت کی تعداد مناسب ہے اس لئے کہ اس ضلع میں یونین کونسلز کی تعداد 122 ہے جبکہ 125 مراکز صحت موجود ہیں۔ ان میں 106 بنیادی مراکز صحت اور 19 دیہی مراکز صحت شامل ہیں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: اس سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ رحیم یار خان میں، 106 B.H.U,s قائم ہیں تو ان کے اگلے سوال کے جواب میں 104 کی تعداد دی ہوئی ہے۔ پہلے تو وزیر صاحب اس کی صحیح تعداد بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پہلے یہ سوال کر لیا جائے اس کے بعد ہی دوسرے سوال پر بات ہو سکتی ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! مطلب یہ تعداد غلط بتائی گئی ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہاں پر تو جو سوال چل رہا ہے اس میں 106 بنیادی مراکز صحت ہیں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! اگلے سوال میں انہوں نے یہی جواب دہرایا ہوا ہے اور اس سوال میں فرق 2 نمبر کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال پر آلینے دیں پھر اس پر بات ہو گی۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تحصیل صادق آباد میں B.H.Us کی تعداد کا بھی بتا دیں؟

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ ایک سوال کا جواب---

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع! آپ کو بات کرنے کے لئے باقاعدہ طریق کار کے مطابق Chair سے اجازت لینا ہوتی ہے۔ آپ کے ایک معزز ممبر کو میں نے ٹائم دیا ہوا ہے وہ ضمنی سوال پوچھ رہی ہیں۔ انہیں بات کرنے دیں یا پھر آپ بات کر لیں۔ جی، محترمہ!

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں ہی آتی ہے اور اس کی تمام تفصیل بھی وزیر موصوف کے پاس موجود ہو گی تو میں ان سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ وہ ذرا تعداد بتا دیں کیونکہ میرا تعلق رحیم یار خان سے بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس یہ تفصیل موجود ہے یا نہیں؟

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس بارے میں سوال میں پوچھا گیا ہے اور نہ ہی اس کی تفصیل موجود ہے تو یہ اس بارے میں نیا سوال کر دیں تو اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس کا نیا سوال کر دیں تو اس کا جواب دے دیا جائے گا۔ جی، اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 129 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں ذہنی امراض کے علاج کے لئے اداروں کا قیام و دیگر تفصیل

*129 **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں ذہنی امراض کے علاج کے لئے حکومت کے زیر اہتمام چلنے والے ادارے کتنے ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں، کیا آئندہ نئے ادارے بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے، تو یہ ادارے کہاں بنائے جائیں گے؟

(ب) موجودہ اداروں میں ایک سال میں داخل ہونے والے مریضوں کی اوسط تعداد کیا ہے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) ذہنی امراض کا سب سے بڑا ادارہ انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور ہے اس میں کل بستروں کی تعداد 1400 ہے۔اس کے علاوہ صوبہ کے تمام میڈیکل کالجز کے ساتھ منسلک

ہسپتالوں میں ذہنی امراض کے یونٹس (Psychiatry Ward) کام کر رہے ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

لاہور میں جنرل ہسپتال، میو ہسپتال، سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال، گنگا رام ہسپتال، راولپنڈی میں ہولی فیملی ہسپتال، فیصل آباد میں الائیڈ ہسپتال، ملتان میں نشتر ہسپتال اور بہاولپور میں بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں ذہنی امراض کے یونٹس کام کرتے ہیں۔

(ب) آئی۔ایم۔ایچ لاہور میں آؤٹ ڈور میں آنے والے مریضوں کی سالانہ اوسط تعداد 15000 اور داخل ہونے والے مریضوں کی سالانہ اوسط تعداد 4000 ہے۔اسی طرح صوبے کے تمام سرکاری میڈیکل کالجز سے منسلک ہسپتالوں میں سائیکائیٹری وارڈز (Psychiatry Wards) میں آؤٹ ڈور میں معائنہ کروانے والے مریضوں کی سالانہ اوسط تعداد 36000 اور سائیکائیٹری وارڈز (Psychiatry Wards) میں داخل ہونے والے مریضوں کی سالانہ اوسط تعداد 5000 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (الف) میں کل بستروں کی تعداد 1400 بتائی گئی ہے۔ اس میں out door میں سالانہ مریضوں کی اوسط تعداد 15000 ہے اور داخل ہونے والے in door مریض 4000 ہیں۔ میری وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ کیا وہ یہ بتانا پسند کریں گے کہ 1400 بستروں کی کل تعداد ہے اور چار ہزار مریضوں کا وہاں پر کیا حشر ہوتا ہوگا؟ یہ ایک ہی ہسپتال کام کر رہا ہے، کیا گورنمنٹ نے کوئی نیا مینٹل ہسپتال بنانے کے لئے P.C-1 تیار کیا ہے یا کوئی proposal ہے تو بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر خوارک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ بستروں کی تعداد 1400 ہے جو one time موجود ہے اور جو مریضوں کی 4000 کی تعداد ہے وہ سالانہ اوسط ہے اور پورے سال پر محیط ہے۔ اسی طرح جو out door میں 15000 مریضوں کو دیکھنے کا معاملہ ہے وہ بھی پورے سال پر محیط ہے تو at a time کوئی 4000 مریض نہیں آتے جن کے لئے 4000 بستروں کی ضرورت ہو۔ 1400 بستروں کی تعداد کافی ہے اس کی ابھی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ ذہنی مریض ہیں، یہ کوئی اپینڈکس کے مریض تو نہیں ہیں کہ دو دن میں ہسپتال سے فارغ ہو جائیں گے، ان کے علاج کے لئے تو بڑا لمبا وقت درکار ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک مریض بیچارہ پوری پوری زندگی بستر پر گزار دیتا ہے اور آپ دیکھتے ہوں گے کہ سڑکوں پر ذہنی مریض بیچارے "رُل" رہے ہیں۔ ان کے ورثاء پریشان ہیں۔ ان کے مریض گھروں کو چلے جاتے ہیں اس کی وجہ ہی یہ ہے کہ ان کو کوئی proper treatment نہیں ملتی۔ میں نے تو ان سے یہ گزارش کی ہے کہ کیا وہ کوئی ایسا ارادہ رکھتے ہیں کہ مستقبل قریب میں کوئی نیا ہسپتال بنا دیں کیونکہ میں خود اپنے حلقے کا ایک مریض وہاں چھوڑنے گیا جس کے لئے کوئی bed نہیں تھا، پھر یہاں شاید سیکرٹری ہیلتھ تشریف فرما ہوں میں نے انہیں request کی، ان کی سفارش پر اس بندے کو وہاں admit کیا گیا اس لئے میں نے پوچھا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں supplementary question ہو سکتا ہے، وضاحت نہیں، پلیز تشریف رکھیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ bed occupancy rate کتنا ہے جبکہ انہوں نے بتایا ہے کہ سال میں کتنے لوگ آتے ہیں۔ مینٹل ہسپتال کا bed occupancy rate دوسرے ہسپتالوں سے جس طرح میرے بھائی نے ابھی بات کی کہ مختلف ہوتا ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ ایک average patient جب آتا ہے تو وہ کتنے عرصے بعد آتا ہے اور at a time اس کی bed occupancy rate کیا ہے جو کہ standard answer ہوتا ہے کسی بھی ہسپتال کے لئے۔ یہ ہسپتال باقی ہسپتالوں سے کیسے vary کرتا ہے اور اس میں overflow کتنا ہے؟ میں صرف یہ جواب چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا relevant question ہے مگر اس کے لئے fresh question کی ضرورت ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال مخدوم سید احمد محمود کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! On his behalf (معزز رکن نے مخدوم سید احمد محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 169 دریافت کیا)

ضلع رحیم یار خان /گوجرانوالہ میں بی۔ایچ۔یو اور آر۔ایچ۔سی کا آبادی کے تناسب سے قیام کا مسئلہ

*169: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے بی۔ایچ۔یو اور آر۔ایچ۔سی کہاں کہاں قائم ہیں اور یہ کب قائم کئے گئے؟

(ب) ضلع گوجرانولہ میں کتنے بی۔ایچ۔یو اور آر۔ایچ۔سی کہاں کہاں کب سے قائم ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا ان دونوں اضلاع میں بی۔ایچ۔یو اور آر۔ایچ۔سی آبادی کے تناسب سے قائم کئے گئے ہیں اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت 19 آر۔ایچ۔سی اور 104 بی۔ایچ۔یو کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں اس وقت کل 9 آر۔ایچ۔سی کام کر رہے ہیں اور ایک زیر تعمیر ہے۔ 88 بی۔ایچ۔یو کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دونوں اضلاع میں آر۔ایچ۔سی اور بی۔ایچ۔یو آبادی کے تناسب سے قائم کئے گئے ہیں کیونکہ ہر یونین کونسل میں ایک بی۔ایچ۔یو اور دیہی ترقیاتی مرکز / تھانہ کی سطح پر آر۔ایچ۔سی کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! میں اپنا وہی supplementary question دہراؤں گی کہ وزیر موصوف اس کی exact تعداد بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید مخدوم صاحب کا سوال نمبر 123 ہے اس کے جواب کے جز (الف) میں وہ کہتے ہیں کہ ضلع رحیم یار خان میں اس وقت 19 آر۔ایچ۔سی اور 106 بی۔ایچ۔یو کام کر رہے ہیں۔ جب سوال نمبر 169 پر آتے ہیں تو اس کے جواب کے جز (الف) میں وہ کہتے ہیں کہ ضلع رحیم یار خان میں اس وقت 19 آر۔ایچ۔سی اور 104 بی۔ایچ۔یو کام کر رہے ہیں۔ محترمہ نے یہ point out کیا ہے کہ ایک جگہ آپ 106 کہہ رہے ہیں اور ایک جگہ آپ 104 کہہ رہے ہیں۔

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جو point out کیا گیا ہے یہ درست ہے۔ یہ میرے پاس نوٹ ہے جب میں نے اس کو چیک کیا تو میں نے لکھ لیا تھا کہ یہ difference ہے اور یہ printing mistake ہے۔ یہ 106 ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بتا رہے ہیں کہ یہ printing mistake ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! یہ printing mistake نہیں ہے۔ مجھے اندازہ ہے کہ وزیر صاحب نے تیاری بھی کی ہوگی اور جو عملہ ان کو یہ تمام جوابات فراہم کرتا ہے وہ اتنے لمبے عرصے میں بھی ان کو exact answer کیوں نہیں provide کر سکا؟ انہوں نے تو تمام جو نئے bureaucrats رکھے ہیں وہ چن کر بڑے اعلیٰ قسم کے رکھے ہیں کیا ان کی یہی کارکردگی سامنے نظر آ رہی ہے کہ وہ دو نمبر کے difference کو بھی نہیں بتا سکتے؟ یہ تمام جوابات ان کی tips پر ہونے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے لیکن جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ یہ ایک printing mistake ہے اور آئندہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو دیکھیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ printing mistake کیا اسمبلی سیکرٹریٹ کی ہے یا محکمے کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جدھر کی بھی ہے، printing کہاں پر ہوتی ہے، آپ تو خود پانچ سال اس اسمبلی کا حصہ رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: printing اسمبلی میں ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسمبلی میں ہوتی ہے تو یہ اسمبلی کی printing mistake ہے۔

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ printing mistake ہے، اب ان کے پاس کوئی اور بات نہیں ہے تو یہ اسی کو دہراتے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، تشریف رکھئے گا۔ اگلا سوال محترمہ عارفہ خالد پرویز کا ہے۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 188 ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں H.I.V AIDS کلینک کی موجودگی و علاج معالجہ کی تفصیلات

* 188 محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کلینک یا یونٹ موجود ہیں ایوان میں ان ہسپتالوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن سرکاری ہسپتالوں میں H.I.V/AIDs کلینک یا یونٹ موجود ہیں وہاں مریض بھی آتے ہیں اگر ہاں تو ہر ہسپتال کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ H.I.V/AIDs کے مریضوں کے ٹیسٹ انتہائی مہنگے ہیں اس مرض سے متعلقہ تمام ٹیسٹوں اور ان کی فیس کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ H.I.V/AIDs کے مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) پنجاب کے تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں H.I.V/AIDs کی تشخیص اور علاج معالجے کی سہولیات مندرجہ ذیل طریقوں سے مریضوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔

1- ہر ٹیچنگ اور تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں، ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں خواتین اور مرد مریضوں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ کلینک برائے علاج جنسی امراض قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں پر H.I.V/Aids کے مریضوں کا علاج بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایک طرح سے جنسی بیماری ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام ان کلینکوں کو

جنسی امراض کے لئے ادویات بھی فراہم کرتا ہے جو مریضوں کو مفت دی جاتی ہیں۔

2- خاص H.I.V/Aids کے علاج کے لئے جو تربیت یافتہ ڈاکٹروں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ میو ہسپتال، سروسز ہسپتال، شوکت خانم ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں سپیشل ہیلتھ کلینک بنائے گئے ہیں جہاں ایڈز کے مریضوں کا علاج ماہرین کرتے ہیں۔یہاں ایڈز کے علاج کی مخصوص دوائیاں اور دیگر ادویات موجود ہیں جو کہ مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس طرح کے سنٹروں کی تعداد مرحلہ وار بڑھارہا ہے۔عنقریب فیصل آباد اور ملتان میں اس طرح کے سنٹر کام شروع کر دیں گے۔

(ب) خاص H.I.V/Aids کے علاج کے لئے لاہور میں تین سپیشل ہیلتھ کلینک کام کر رہے ہیں۔ مئی 2008 تک میو ہسپتال کے سنٹر پر 120 مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی جن میں سے 50 مریضوں کو ایڈز کی مخصوص ادویات پر ڈالا گیا۔اسی طرح سروسز ہسپتال میں 33 مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی اور ان میں 15 کو ایڈز کی مخصوص ادویات (اے۔آر۔ٹی) پر ڈالا گیا۔ سپیشل کلینک، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال سرگودھا جس نے حال ہی میں کام شروع کیا ہے، وہاں پر 9 مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی اور 3 مریضوں کو ایڈز کی ادویات دی جارہی ہیں۔شوکت خانم ہسپتال کا سنٹر جو کہ گورنمنٹ اور ڈونر کی support سے چل رہا ہے وہاں پر 150 مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی اور 90 کو (اے۔آر۔ٹی) مہیا کی جارہی ہے۔اسی طرح مئی 2008 تک کل 312 مریض رجسٹرڈ کئے گئے اور 158 مریضوں کو ایڈز کی مخصوص ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) جی ہاں۔یہ درست ہے کہ H.I.V Aids کی تشخیص کے ٹیسٹ کافی مہنگے ہیں لیکن اس کے باوجود پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اپنے مریضوں کو یہ سہولت مفت فراہم کر رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق درج ذیل ریٹ مارکیٹ سے وصول کئے جارہے ہیں:۔

ایچ آئی وی Rapid Test	300/-
ایچ آئی وی Elisa	300/-

CD 4 Count	1200/-
HIV Viral Load	8000/-

اس سلسلے میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام، محکمہ صحت، حکومت پنجاب کے زیر اہتمام صوبہ بھر میں 12 سنٹر ہیں۔ جو کہ H.I.V کے مفت سکریننگ ٹیسٹ کر رہے ہیں۔ جہاں پر کوئی بھی شخص جا کر اپنا بلا معاوضہ ٹیسٹ کروا سکتا ہے۔ دیگر 2 ٹیسٹ Viral Load اور C.D 4 Count کے لئے درکار آلات سرکاری ہسپتالوں میں موجود نہیں ہیں۔ جس کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے ڈونرز کے تعاون سے شوکت خانم ہسپتال سے معاہدہ کر رکھا ہے۔ جس کے تحت سپیشل ہیلتھ سنٹروں سے بھیجے گئے مریضوں کے یہ ٹیسٹ شوکت خانم ہسپتال میں بلا معاوضہ کئے جاتے ہیں۔ اس سہولت سے اب تک بے شمار مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

(د) اس میں کوئی شک نہیں کہ ایڈز کے تمام مریضوں کا علاج بالکل مفت کیا جاتا ہے۔ مفت فراہم کی جانے والی سہولتوں میں ایڈز کی مخصوص ادویات، ایڈز کے دوران قوت مدافعت میں کمی کی وجہ دوسری ہونے والی بیماریوں کی ادویات اور تشخیصی ٹیسٹ ہیں۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: اس میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو سوال پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے جواب میں اگر آپ کوئی چیز سمجھتی ہیں تو پوچھیں۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! جو پہلے سوال کا answer ہے اس میں جو detail میں نے مانگی ہے وہ نہیں دی گئی۔ میں نے پنجاب کے تمام ہسپتالوں کی detail مانگی تھی، اس میں detail بالکل نہیں دی گئی یہ question incomplete ہے۔ دوسرا انہوں نے لکھا ہے کہ یہ جنسی بیماری ہے تو یہ جنسی بیماری نہیں ہے یہ کسی بھی body fluid سے لگ سکتی ہے، اس کی detail کو correct کیا جائے کیونکہ اس کی وجہ سے یہ ایک social taboo بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب میں 86 ہزار ایڈز کے مریض موجود ہیں لیکن اس کی detail نہیں دی گئی اس میں زیادہ تر لاہور کا بتایا گیا ہے۔ میو ہسپتال اور سروسز ہسپتال میں کل 158 مریضوں کا علاج ہوا ہے جبکہ I am sure کہ بہت زیادہ number of patients موجود ہیں۔ ان کے علاج کے لئے کیا کیا جا رہا ہے، اس کی

detailاس میں نہیں دی گئی۔اس کے علاج کے لئے جو مفت سہولت دی جاتی ہے مجھے اس میں بھی کوئی detail نظر نہیں آ رہی ہے۔کیا یہ کوئی foreign funds ہیں یا یہ ہمارے اپنی گورنمنٹ کی طرف سے اس کی look after کی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر صحت!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جوانہوں نے details مانگی تھی اس کے مطابق details فراہم کر دی گئی ہیں اگر اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو یہ مجھے بتادیں ہم مزید ان کو detail دینے کے لئے تیار ہیں۔یہ مفت علاج کی بات پوچھ رہی ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کے تمام مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے اور مفت دوائیاں فراہم کی جاتی ہیں۔اس میں اگر یہ سمجھتی ہیں کہ دیگر ہسپتالوں میں کوئی اور arrangement کریں تو اس کے لئے بھی کوشش کی جا سکتی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنا انہوں نے سوال کیا تھا اس کا جواب یہاں موجود ہے اگر اس میں کوئی کمی ہے تو مجھے بتادیں، میں اس کو rectify کرنے کے لئے تیار ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہاں پر fresh question کی بات ہو رہی ہے، جوابات نہیں ہو رہے ہیں اگر یہی سلسلہ رہنا ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ اس اسمبلی کا کیا فائدہ ہے؟ چار ماہ ہو چکے ہیں خدارا! اگر وزیر نہیں بنا سکتے تو پارلیمانی سیکرٹریز ہی بنا دیئے جائیں تاکہ اس اسمبلی میں جواب دیئے جا سکیں اور اس ہاؤس کا وقت ضائع نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات صرف اتنی سی ہے کہ جتنے معزز ممبران یہاں بیٹھے ہیں سب کے پاس ان کے جوابات سامنے لکھے ہوئے موجود ہیں۔ جو سوال کی mover ہیں جب ان کی satisfaction ہو گئی ہے تو پھر آپ ہر چیز کو politicize نہ کریں،اس ہاؤس کو اچھی طرح چلنے دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جہاں تک mover کے اطمینان کی بات ہے تو کسی نے بھی اطمینان کی بات نہیں کی سب نے ہی عدم اطمینان کی بات کی ہے۔خدارا! اس ہاؤس کو صحیح معنوں میں چلایا جائے اور یہاں پر صحیح جوابات دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تمام حضرات تشریف رکھیں،اس پر کوئی cross question نہیں ہو گا، آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

وقفہ سوالات کا وقت اب ختم ہو چکا ہے۔ایک گھنٹہ کے لئے وقفہ سوالات تھا،وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔اب ہم تحاریک استحقاق کی طرف آتے ہیں۔

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔ جو ممبران دیکھنا چاہتے ہوں وہ ان کو دیکھ سکتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ میرا ایک بہت ہی اہم سوال نمبر 223 ہے اس کو لے لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں،اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہوا ہے۔سوال نمبر 223 اگلے سیشن کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ اور اس کی روک تھام کی تفصیلات

*189: **محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی روک تھام کے لئے کسی منصوبے پر عمل پیرا ہے؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو منصوبے کے بارے میں ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) جی، ہاں۔یہ ریکارڈ یونین کونسل کے Death Register میں بھی ہوتا ہے اور لیڈی ہیلتھ ورکر بھی Covered Area میں یہ ریکارڈ بھیجتی ہیں جس کو Centrally کمپیوٹرائزڈ کیا جاتا ہے۔

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔نمونیہ 2۔اسہال 3۔خون کی کمی 4۔پیدائشی کم وزن 5۔بچوں کی ٹی بی

6۔پولیو 7۔خناق 8۔کالی کھانسی 9۔یرقان 10۔خسرہ 11۔تشنج

(ج) چائلڈ سپیشلسٹ اور دوسرے ڈاکٹر تمام T.H.Q/D.H.Q اور ٹیچنگ ہسپتالوں کی ایمرجنسی، آؤٹ ڈور/ ان ڈور میں بچوں کے علاج معالجے کی خدمات مہیا کرتے ہیں۔ B.H.U/R.H.C کی سطح پر ڈاکٹر اور ایل۔ایچ۔وی چھوٹے بچوں کی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں اور اگر مریض کو ضرورت ہو تو اس کو T.H.Q/D.H.Q اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں محکمہ صحت نے متعدد پروگرام بھی شروع کر رکھے ہیں۔ جن کا مقصد جان لیوا بیماریوں سے بچاؤ اور لوگوں میں ان بیماریوں سے بچاؤ اور مناسب علاج کا شعور بیدار کرنا ہے۔اس سلسلے میں محکمہ صحت کو بین الاقوامی ایجنسیوں بشمول ڈبلیو ایچ او، یونیسف، U.N.F.P.A وغیرہ کا تعاون بھی حاصل ہے۔

(د) Expended Program of Immunization (E.P.I) -1

اس پروگرام کے تحت بچوں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ان بیماریوں میں بچوں کی ٹی بی، پولیو، خناق، کالی کھانسی، تشنج، یرقان اور خسرہ شامل ہیں۔علاوہ ازیں حاملہ عورتوں کو بھی ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔

National Program for F.P & P.H.C -2

اس پروگرام میں بنیادی کردار لیڈی ہیلتھ ورکرز کا ہے۔اس وقت پنجاب میں تقریباً 46000 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں۔ان کا کام لوگوں کو فیملی پلاننگ کے بارے میں آگاہی دینا، لوگوں کو صحت عامہ کے بارے معلومات دینا اور حاملہ عورتوں میں خون کی کمی کا علاج تجویز کرنا، خوراک کی افادیت کے بارے میں بتانا، ماؤں کو Breast Feeding کی افادیت کے بارے میں بتانا، بچوں کی چھوٹی موٹی بیماریوں مثلاً دست و

اسہال، نمونیہ، نزلہ و زکام وغیرہ کے علاج کے بارے میں آگاہی دینا اور عوام میں صاف غذا اور صفائی کی افادیت کا شعور پیدا کرنا ہے۔

-3 National Maternal newborn & Child Health (M.N.C.H) Program

یہ Federal Funded Program ہے۔اس کی مالیت 80.88 ملین ہے۔یہ 35 اضلاع میں کام کر رہا ہے۔اس کے تحت ہر ضلع میں ایک وقت میں 35 لڑکیوں کو کمیونٹی مڈ وائف کا کورس کروایا جاتا ہے۔اس کورس کا دورانیہ 18 ماہ ہے دوران کورس 3500 روپے وظیفہ دیا جاتا ہے۔مڈ وائف کی ٹریننگ کے بعد گاؤں کی سطح پر ان ٹرینڈ دائیوں کی جگہ یہ تربیت یافتہ مڈ وائیوز کام کریں گی تاکہ زچہ و بچہ کو بہتر طبی معاونت و سہولت میسر آ سکے۔

سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا انجیکشن مفت لگانے کا معاملہ

*196: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں حکومت کی طرف سے مفت دوائیاں فراہم کرنے کی واضح ہدایات موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کتے کے کاٹنے کے بعد لگنے والا انجیکشن تمام سرکاری ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں مریضوں کو مفت لگانے کی ہدایات ہیں؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا انجیکشن مفت لگایا جا رہا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کی طرف سے تمام سرکاری ہسپتالوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے واضح ہدایات دی گئی ہیں۔تمام ہسپتال ہر مریض کو پہلے 24 گھنٹوں میں ہر قسم کی دوائیاں مفت فراہم کر رہے ہیں۔

(ب) تمام صوبائی ہسپتالوں میں Anti Rabies Vaccine مکمل طور پر مفت فراہم / لگائی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب کے تمام چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا ٹیکہ مفت لگایا جا رہا ہے۔ایسا نہ ہونے کی صورت میں متاثرہ مریض اپنی شکایت انتظامیہ کو کر سکتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو مفت دوائی فراہم کرنے کا مسئلہ

*215 میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کے لئے علیٰحدہ ڈیپارٹمنٹس کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شوگر کے مریض کو اپنی ساری زندگی دوائیوں پر گزارنا پڑتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو ادویات مفت فراہم کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(د) اگر درج بالا جزو کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شوگر کے مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) تمام سرکاری ہسپتالوں میں میڈیکل یونٹ / شعبہ جات قائم ہیں جہاں میڈیکل سپیشلسٹ تعینات ہیں جو شوگر اور اس سے متعلقہ بیماریوں کے علاج کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔تاہم چند تدریسی ہسپتالوں مثلاً سروسز ہسپتال لاہور میں باقاعدہ سپیشلائزڈ (Diabetic Clinic) قائم ہیں جہاں پر شوگر اور اس سے پیدا شدہ پیچیدگیوں کا موثر طریقہ سے علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) جی، ہاں یہ درست ہے اس لئے کہ اس مرض کا کوئی مکمل علاج (Cure) نہ ہے۔

(ج) جی نہیں۔صوبے کے تمام ہسپتالوں میں دیگر ادویات کی طرح شوگر کی ادویات بھی بجٹ کے مطابق مریضوں کو مفت مہیا کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ لوکل پرچیز بجٹ سے بھی ان ادویات کی فراہمی کی جاتی ہے۔تاہم 100 فی صد فراہمی تاحال ممکن نہ ہے۔

(د) تمام ہسپتال اپنے مقررہ Resources سے تمام ضروری ادویات بشمول شوگر ادویات مریضوں کو ہر ممکن حد تک مفت مہیا کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

وہاڑی، پی پی۔237 میں بی۔ایچ۔یوز اور آر۔ایچ سینٹرز کی تعداد و دیگر تفصیل

*225: جناب محمد نعیم اختر خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔237 ضلع وہاڑی میں کتنے بی۔ایچ۔یوز اور کتنے آر ایچ سنٹرز ہیں، ان کی تعداد اور مقام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا تمام بی۔ایچ۔یوز اور آر۔ایچ سنٹرز میں ڈاکٹر اور دوسرا عملہ موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام بی۔ایچ۔یوز اور آر۔ایچ سنٹرز کی عمارات موجود ہیں؟

(د) اگر جز (ب) اور (ج) کا جواب نفی میں ہے تو کیا محکمہ اس پر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔237 ضلع وہاڑی میں (14) بی۔ایچ۔یوز اور ایک رورل ہیلتھ سنٹر ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔237 ضلع وہاڑی کے تمام چودہ بی۔ایچ۔یوز اور ایک رورل ہیلتھ سنٹر میں ڈاکٹر اور دوسرا عملہ موجود ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ تمام بی۔ایچ۔یوز اور آر۔ایچ سنٹر کی عمارت موجود ہے۔

(د) ۔ایضاً۔

صوبہ میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کی تعداد و تفصیل

*233: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز ہیں اور ان میں کتنی لیبارٹریز ورکنگ کنڈیشن میں ہیں؟

(ب) ملتان میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کی منظوری کب ہوئی تھی؟

(ج) ملتان کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کا سامان کب خریدا گیا تھا اور وہ سامان اس وقت کہاں اور کس کی تحویل میں ہے؟

(د) ملتان کی یہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کب تک فنکشنل ہوں گی؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبہ پنجاب میں 2 ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز لاہور اور ملتان میں ہیں۔اس وقت صرف لاہور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

(ب) ملتان میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کی منظوری ستمبر 1998 کو ہوئی تھی۔

(ج) ملتان میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کا ضروری سامان ایکوپمنٹ، فرنیچر وغیرہ 2002-03 میں خریدا گیا تھا اور اس کو ملتان بھجوایا جا چکا ہے۔ جو کہ ڈائریکٹر ڈرگ ٹیسنگ لیبارٹری ملتان دفتر سابقہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ملتان، موجودہ ای۔ ڈی۔ او (ہیلتھ) ملتان کی تحویل میں ہے۔

(د) یہ لیبارٹری متعلقہ ماہرین کی عدم دستیابی کے باعث اب تک فعال نہیں ہو سکی محکمہ صحت بھرپور کوشش کر رہا ہے کہ متعلقہ شعبہ کے ماہرین بھرتی کئے جائیں یا موجودہ فارماسسٹس کو تربیت دے کر ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو چلانے کا بندوبست کیا جائے۔ بصورت دیگر اوپن مارکیٹ سے ماہرین کو بہتر مراعات کے ساتھ "کنٹریکٹ" پر بھرتی کر کے لیبارٹری کو چلایا جائے گا۔اس سلسلے میں جلد ہی فیصلہ کر کے عمل درآمد کر لیا جائے گا۔

انتقال خون کے مراکز اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*236: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت سرکاری شعبہ میں کتنے انتقال خون کے مراکز ہیں، ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے نیز یہ کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) سال 2007 میں ان مراکز میں کل کتنے افراد کا خون چیک کیا گیا؟

(ج) سال 2007 کے دوران کتنے افراد کا ہیپاٹائٹس اور ایچ آئی وی کے لئے خون کا ٹیسٹ کروایا گیا ہے اور کتنے نمونے positive آئے؟

(د) حکومت ایچ آئی وی اور ایچ سی وی کے تدارک کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بیان کریں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبہ پنجاب کے 35 اضلاع میں اس وقت انتقال خون کے 72 مراکز کام کر رہے ہیں۔ جن کی ضلع وار تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2007 میں 1181867 افراد کا خون ٹیسٹ کیا گیا۔ سال 2007 میں 445691 افراد نے رضاکارانہ طور پر خون کے عطیات دیئے جس کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2007 میں

HIV Test کی تعداد	463972
HBV Test کی تعداد	466123
HCV Test کی تعداد	466303
HIV Reactive (Positive)	111
HBV Reactive (Positive)	12647
HCV Reactive (Positive)	25531 جس کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے H.I.V/AIDs کے تدارک/روک تھام کے لئے پنجاب ایڈز پروگرام شروع کیا ہے۔

حکومت پنجاب نے ہیپاٹائٹس کے تدارک کے لئے Director General Health Services کے دفتر میں علیحدہ سیل کام قائم کیا ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں برن یونٹس کے فنڈز استعمال و نتائج کی صورتحال

*256: **چودھری ظہیر الدین، چودھری مونس الہیٰ:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور اور سروسز ہسپتال لاہور میں کتنے جلے ہوئے مریض سال 2005-06 میں لائے گئے اور کتنے صحت یاب ہو کر واپس گئے؟

(ب) کیا متذکرہ برن یونٹس میں سٹاف اور آلات مطلوبہ تعداد میں موجود ہیں؟

(ج) برن یونٹس کی سکیم برائے توسیع مورخہ 2۔فروری 1997 کو بھجوائی گئی تھی کیا وہ منظور ہو چکی ہے، اگر ہاں تو کتنے فنڈز موصول ہوئے ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا غریب اور مستحق مریضوں کے لئے کوئی اضافی فنڈز منظور ہو کر محکمہ کو مل چکے ہیں تو کتنے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا ماڈل برن یونٹ کی کوئی سکیم زیر غور ہے، اگر ہاں تو کب تک منظور ہو جائے گی اور کتنی لاگت آئے گی؟

(و) لاہور کے علاوہ اور کس شہر میں برن یونٹ قائم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) میو ہسپتال لاہور میں سال 2005 میں کل 242 مریض داخل ہوئے جن میں سے 207 مریض صحت یاب ہو کر چلے گئے اور 35 مریض وفات پا گئے۔ سال 2006 میں کل مریض 244 داخل ہوئے جن میں سے 222 مریض صحت یاب ہو کر چلے گئے اور 22 مریض وفات پا گئے۔

(ب) اس برن یونٹ میں ڈاکٹروں اور عملہ کی تعداد تسلی بخش ہے۔ (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تمام آلات بھی موجود ہیں۔ صرف Ventilators موجود نہیں ہیں جلد ہی موجودہ Ventilators کو مرمت کروا لیا جائے گا اور ایک نیا Ventilator بھی فراہم کر دیا جائے گا۔ (آلات کی مکمل لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) میو ہسپتال کی طرف سے کوئی سکیم برائے توسیع موصول نہیں ہوئی ہے۔

(د) اس سلسلے میں معمول کے مطابق فنڈز دیئے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ زکوٰۃ اور بیت المال کے فنڈز سے بھی مستحق مریضوں کی امداد کی جاتی ہے۔

(ہ) لاہور میں فاطمہ جناح برن سنٹر، کے نام سے جناح ہسپتال لاہور میں ایک برن یونٹ تعمیر کیا جا رہا ہے اور اس پر تقریباً 893 ملین روپے کی لاگت آئے گی۔

(و) ملتان میں نشتر ہسپتال برن سنٹر اور فیصل آباد میں الائیڈ برن سنٹر زیر تکمیل ہیں۔

پی پی۔144 لاہور میں لائسنس کے بغیر میڈیکل سٹورز

*262: جناب وسیم قادر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 میں اکثر میڈیکل سٹور بغیر لائسنس کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میڈیکل سٹورز پر ادویات غیر معیاری فروخت ہو رہی ہیں جس سے مریضوں کی جان بھی جا سکتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان جعلی ادویات بیچنے والے میڈیکل سٹورز کے مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(د) حکومت میڈیکل سٹوروں کی ادویات کا معیار اور لائسنس کتنے عرصے بعد چیک کرتی ہے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) ای۔ڈی۔او (ہیلتھ) لاہور نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ پی پی۔144 میں تمام میڈیکل سٹورز لائسنس یافتہ ہیں جبکہ صرف شالیمار ٹاؤن لاہور میں تقریباً 380 لائسنس یافتہ میڈیکل سٹور کام کر رہے ہیں۔

(ب) ای۔ڈی۔او (ہیلتھ) لاہور نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اس حلقہ کے میڈیکل سٹورز پر مجموعی طور پر معیاری ادویات فروخت نہ کی جاتی ہیں۔ڈرگ انسپکٹر شالیمار ٹاؤن نے سال 2007 میں 136 ادویات کے نمونے برائے تجزیہ حاصل کئے جن میں سے صرف 3 نمونوں کو غیر معیاری قرار دیا گیا جبکہ کسی دوائی کو جعلی قرار نہ دیا گیا۔

(ج) سال 2007 میں ضلعی کوالٹی کنٹرول بورڈ نے 32 میڈیکل سٹورز کے خلاف عدالتی کارروائی کرنے کے احکامات جاری کئے جن میں سے ڈرگ کورٹ لاہور نے 20 کا فیصلہ سناتے ہوئے 339000 روپے جرمانہ عائد کیا باقی ماندہ کیس زیر سماعت ہیں۔

(د) قانون کے مطابق سال بھر میں ڈرگ انسپکٹر ہر میڈیکل سٹور کو چار بار چیک کرتا ہے اور سال کے آخر پر ڈرگ انسپکٹر کی رپورٹ پر لائسنس کی تجدید کی جاتی ہے۔

لاہور۔شالیمار لنک روڈ پر واقع پرائیویٹ ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*407: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شالیمار لنک روڈ تا مغل پورہ کینال روڈ تک کتنے پرائیویٹ ہسپتال ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت ان پرائیویٹ ہسپتالوں میں کبھی انسپکشن کا بندوبست کرتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) مذکورہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں محکمہ کا کوئی عمل دخل بھی ہے کہ نہیں، اگر نہیں تو کیوں؟ وجوہات سے آگاہ کریں۔

(د) ان مذکورہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں مریضوں کو دیکھنے پر فی کس، کس طرح اور کس حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) کیا محکمہ صحت ان پرائیویٹ ہسپتالوں میں چیک اینڈ بیلنس کا کوئی ارادہ رکھتا ہے تاکہ عوام کو صحت کی بہتر سہولیات سے مستفید کیا جا سکے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران):

(الف) اس روڈ پر آٹھ ہسپتال موجود ہیں تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

-1	وجدان گائنی اینڈ چلڈرن ہسپتال	-2	مشتاق ہسپتال
-3	عارف ہسپتال	-4	شہناز ہسپتال
-5	لاہور میڈیکل سنٹر	-6	علی ہسپتال
-7	شالامار ہسپتال	-8	عبیدہ سردار میموریل ہسپتال

(ب) پرائیویٹ ہسپتال محکمہ صحت کے دائرہ کار میں نہیں ہیں اس لئے ان کی انسپکشن نہیں کی جاتی۔

(ج) محکمہ صحت کا پرائیویٹ ہسپتالوں پر دائرہ اختیار نہیں ہے۔

(د) چونکہ نجی ہسپتال محکمہ صحت کے دائرہ کار میں نہیں آتے لہذا ان کے داخلی انتظامی معاملات کے بارے میں کوئی مستند اور حتمی رائے نہیں دی جا سکتی۔

(ہ) اس ضمن میں وفاقی وزارت صحت کے ساتھ مشاورت کی جا رہی ہے اور جلد ہی فیصلہ کیا جائے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ایک بہت important بات جو ہاؤس سے related ہے وہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے یہاں جو درجہ چہارم کے ملازمین ہیں ان کا ایک مسئلہ ہے جسے آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں اور آپ کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں۔ درجہ چہارم کے ملازمین کے پیپلز ہاؤس میں سات گھر مسمار کئے جا رہے ہیں جبکہ گڑھی شاہو میں تقریباً چوبیس گھروں کو مسمار کیا جا رہا ہے اور ان کو متبادل جگہ فراہم نہیں کی جا رہی جس کی وجہ سے ان کے بے گھر ہو کر تکلیف میں مبتلا ہونے کا شدید اندیشہ ہے۔ جیسا کہ سیکرٹریٹ کے ملازمین سے بھی ہاؤس، ان کے کوارٹرز خالی کروائے گئے تھے تو ان کو متبادل جگہ فراہم کی گئی تھی۔ میری گزارش ہے کہ ان درجہ چہارم کے ملازمین کو بے گھر نہ کیا جائے بلکہ ان کو متبادل جگہ فراہم کی جائے اور پھر یہ کہ ان کو تین ہزار روپے دینے کی بات کی گئی ہے جبکہ یہ واضح نہیں ہے کہ یہ تین ہزار روپے ان کو shifting کے لئے دیئے جا رہے ہیں یا پھر ان کو per month کرائے کی مد میں دیئے جائیں گے؟ آیا یہ ایک دفعہ دیئے جائیں گے یا per month payment کی جائے گی؟ ایک تو یہ بہت important issue تھا جو میں آپ کے knowledge میں لانا چاہتی تھی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ کے توسط سے اور آپ کی اجازت سے چودھری ظہیر الدین جو اس وقت Leader of the Opposition کے طور پر اپنی سیٹ پر تشریف فرما نہیں ہیں میں ان کو اپنی طرف سے، ہاؤس کی طرف سے، اپنے ساتھیوں کی طرف سے مبارکباد بھی پیش کرنا چاہتی ہوں اور سپیکر صاحب کی بے حد مشکور ہوں۔ اس کے علاوہ خصوصی طور پر پریس کی بھی مشکور ہوں کہ جس پریس نے اس دوران جب ہم بائیکاٹ کئے ہوئے تھے انہوں نے ہمارے جائز مطالبات عوام تک پہنچائے اور آج الحمد للہ ایک طرف 14۔اگست کا مہینہ ہے اور دوسری طرف آج ہم پہلی دفعہ اپنے لیڈر آف دی اپوزیشن کی سرکردگی میں ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آپ کو یقین دہانی کراتی ہوں کہ چودھری ظہیر الدین نہ صرف یہ کہ ان کا گھرانہ سیاسی طور پر اور وہ بذات خود کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں بلکہ وہ ایک علمی اور ادبی شخصیت بھی ہیں۔ ہم سے

پہلے، ہمارے بائیکاٹ کے دوران جس طرح ہاؤس کی روکھی پھیکی اور بالکل بے جان کارروائی تھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس میں رنگ بھر دیں گے اور جمہوریت کا جو اصل حسن ہے، جو اپوزیشن کے ساتھ ہی برقرار ہو سکتا ہے ہم اس حسن کو یہاں پر قائم کریں گے اور دوبالا کریں گے اور انشاء اللہ جمہوریت کے راستے پر چلتے ہوئے جہاں جہاں کوئی mistake ہو گی، جہاں جہاں کسی محکمے میں کوئی خرابی ہو رہی ہو گی آپ کی اس طرف توجہ دلائیں گے۔ آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کے آخر میں ایک شعر گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ جیسا کہ سابقہ دور میں ہمیں ایک دم سے یہ کہا گیا کہ شاید ہماری مسلم لیگ ختم ہو گئی ہے۔ اب اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ان کا اپوزیشن لیڈر بھی نہیں ہے تو ان حالات میں میرا یہ شعر اپنے ممبران اور ہاؤس کی نذر ہے:

اے میرے دوست ذرا دیکھ میں ہارا تو نہیں
میرا سر بھی تو پڑا ہے میری دستار کے ساتھ
وقت خود ہی بتائے گا کہ میں زندہ ہوں
کب مرتا ہے وہ جو زندہ رہے کردار کے ساتھ

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: جی! بہت شکریہ۔ اب حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا کی تحریک استحقاق نمبر 4 ہے۔ یہ ہاؤس میں پڑھ دی گئی تھی۔ حافظ صاحب موجود ہیں؟ (قطع کلامی)

پلیز! اب مجھے تحریک استحقاق پر بات کر لینے دیں۔ حافظ صاحب موجود نہیں ہیں۔۔۔

حافظ قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب موجود ہیں۔ آپ نے یہ پڑھ دی تھی اس کا جواب آنا تھا؟

حافظ قمر حیات کاٹھیا: جی، اس کا جواب آنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، متعلقہ وزیر اس کا جواب دیں۔

ڈی۔ایف۔او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی سے تضحیک آمیز رویہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہوا ہے اس میں جو officer concerned ہیں انہوں نے جواب میں یہ کہا ہے کہ بغیر کسی تمہید کے انہوں نے پہلے تو مجھے " بے غیرت " کہا اور اس کے بعد بغیر کسی وقفے کے غلیظ گالیاں دینا شروع کر دیں اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے یہاں پر ایک تحریک پیش کی ہے اور جواب میں انہوں نے counter allegation لگایا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک proper تحریک ہے کہ اسے privilege کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس معاملے کی تحقیق کرے کہ کس طرف سے تجاوز ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔اب تحریک استحقاق نمبر 5 چودھری ظہیر الدین، چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر سامیہ امجد، چودھری مونس الٰہی، چودھری عبداللہ یوسف، محترمہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر کی طرف سے ہے۔اس کو کون صاحب پڑھیں گے؟

طبی اور صحت کے اداروں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2006 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

چودھری عبداللہ یوسف: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ The Punjab Medical and Health Institutions Act, 2003. کے Section (16) کے تحت پنجاب کے تمام Medical and Health Institutions کی سالانہ رپورٹ ہر سال کے اختتام کے تین ماہ کے اندر اسمبلی میں پیش کرنا حکومت پر لازم ہے مگر حکومت نے سال 2006 کی سالانہ رپورٹ اسمبلی میں ابھی تک پیش نہیں کی جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، متعلقہ وزیر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنااللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو جواب موصول ہوا ہے اس کے مطابق صوبہ پنجاب کے تمام Medical and Health Institutions جو کہ The Punjab Medical and Health Institutions Act 2003 کے تحت declare ہیں، نے سال 2006 کی سالانہ reports محکمہ صحت کو جمع کروادی ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اس کو کل تک pending فرمالیں تاکہ اس کے بارے میں verify کرنے کے بعد میں معزز رکن کو آگاہ کر دوں گا کہ یہ reports پیش ہو چکی ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ factual بات ہے۔اس کے بارے میں وہ کل تک ہاؤس کو بتادیں گے۔یہ کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔اب مہر ارشاد احمد خان سیال کی تحریک استحقاق نمبر 8 ہے، یہ ہاؤس میں move ہو چکی ہے اور اس کو پڑھ لیا گیا ہے۔ مہر ارشاد احمد خان سیال موجود ہیں؟۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس کو pending کیا جاتا ہے۔اب محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ) صاحبہ کی تحریک استحقاق نمبر 10 ہے۔ان کے حوالے سے بھی یہ کہ انہوں نے کہا ہوا ہے کہ اس کو pending کر لیا جائے لہذا اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 12 ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا صاحبہ کی ہے۔

ای۔ڈی۔او ایجوکیشن لاہور کا معزز خاتون رکن اسمبلی سے ملاقات سے انکار

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں ہال روڈ میں ایجوکیشن دفتر میں اپنی پارٹی پالیسی کے تحت عوامی مسائل کے حل کے لئے ای۔ڈی۔او ایجوکیشن لاہور چودھری محمد امین کے پاس مورخہ 19۔جولائی 2008 کو بوقت 12:45 بجے دوپہر گئی تو آفیسر موصوف نے انتہائی غلط رویہ اختیار کیا اور مجھ سے ملنے سے انکار کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ میں نے ان کے پی۔اے کو بتایا کہ میں ایم۔پی۔اے ہوں اور شیخوپورہ میں آئی۔جی پنجاب سے شیخوپورہ کے تمام ایم۔پی۔ایز اور ایم۔این۔ایز کی میٹنگ

ہے اور مجھے ادھر جانا ہے اس لئے مہربانی فرما کر مجھ سے دو منٹ کی ملاقات کر لیں لیکن آفیسر موصوف نے اس کے باوجود بھی بہت غلط رویہ کے ساتھ اپنے پی اے کو جواب دیا اور ملنے سے انکار کر دیا۔ اس آفیسر موصوف کی بدتمیزی سے میری توہین ہوئی ہے، بدتمیزی سے معزز ممبر کے ساتھ پیش آنا اور ملاقات سے انکاری ہونا، اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ ہم لوگ ان آفیسرز کے پاس اپنے ذاتی کاموں کے لئے نہیں بلکہ عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں اس قسم کے آفیسر جو غلط رویہ رکھتے ہیں، ان کا محکمے کی سروس میں رہنا قوم وملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک جو محترمہ ڈاکٹر زمرد یاسمین صاحبہ نے پڑھی ہے اور اس کا جو جواب ہے اس سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ یہ جو معاملہ ہے یہ محترمہ اور ان کے جو پی۔اے تھے ان کے درمیان ہوا ہے۔ محترمہ کی نہ تو concerned officer سے فون پر بات ہوئی ہے اور نہ ہی یہ ان سے اس دن مل سکی ہیں۔ آفیسر نے اپنے جواب میں بھی یہ لکھا ہے کہ میں اس وقت ایک میٹنگ میں مصروف تھا اور میں نے اپنے پی۔اے سے کہا تھا کہ وہ محترمہ کو عزت کے ساتھ بٹھائیں اور چائے پیش کریں وہ یہ اجلاس ختم کر کے جلد حاضر ہوں گے اور وہ جب اپنا سرکاری کام ختم کر کے واپس آئے تو محترمہ جا چکی تھیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ محترمہ کی اس تحریک کو pending فرمادیں۔ میں concerned officer کو بلاؤں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ اس پی۔اے کی وجہ سے کوئی غلط فہمی ہوئی ہو اور اس کا کوئی قصور ہو، میں اس معاملہ کو resolve کروا دوں گا تو میرا خیال ہے کہ آپ اس کو دو دن کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کی یہ بات بالکل جائز بھی ہے کیونکہ اگر direct اس کے اوپر attribution ہوتی تو پھر بات اور تھی، بات آپ نے بھی جس طرح لکھی ہے کہ پی۔اے سے اب آگے communicate ہوا یا نہیں ہوا؟ لہذا اس تحریک کو دو دن کے لئے pending کر لیتے ہیں اور پھر ساری صورتحال ہاؤس کے سامنے آجائے گی تو اس تحریک کو پھر

دو دن کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحریک استحقاق نمبر 13 ہے۔ ملک شمشیر حیدر وٹو!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اگر کوئی معزز رکن تحریک استحقاق جو ایک بڑا important معاملہ ہے اس کو وہ پیش کرے اور اس کے بعد اگر اس کی request نہ ہو تو پھر اس کو pending نہیں ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 14، جناب محمد اعجاز شفیع کی ہے۔

ڈی۔سی۔او رحیم یار خان کا نیم عریاں لباس میں کھلی کچہری لگانا

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں حال ہی میں۔ وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 20۔جولائی 2008 کو میرے حلقہ تحصیل خانپور میں حکومت کی طرف سے ایک کھلی کچہری کا اہتمام کیا گیا جس میں ڈی۔پی۔او رحیم یار خان محمد طاہر رائے اور ڈی۔سی۔او رحیم یار خان ڈاکٹر راحیل صدیقی کو عوام کے مسائل سننے اور حل کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس gathering میں مرد حضرات اور معزز خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ طرف تماشہ یہ ہے کہ مذکورہ ڈی۔سی۔او رحیم یار خان ڈاکٹر راحیل صدیقی نیکر اور T shirt پہن کر (So-called short dress) کھلی کچہری میں آئے اور انکی نیکر گھٹنوں سے اوپر تک تھی۔ نیکر کافی کھلی ہونے کے باعث عریانی اور فحاشی کا واضح منظر پیش کر رہی تھی۔ یہ صورتحال دیکھ کر وہاں پر موجود صحافیوں نے کھلی کچہری کا بائیکاٹ کیا اور یہ منظر مرد حضرات کے لئے اور بالخصوص معزز خواتین کے لئے انتہائی ناگوار اور شرمناک تھا۔ جس کی وجہ سے کافی تعداد میں مرد و خواتین اس کھلی کچہری سے احتجاجاً اٹھ کر چلے گئے اور باقی ماندہ لوگ چہ میگوئیاں کرتے رہے اور ضلع کے عوامی نمائندوں، افسران اور حکومت کے خلاف بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتے رہے۔ بعد ازاں کافی تعداد میں مرد حضرات اور معزز خواتین میرے پاس آئے اور ڈی۔سی۔او کے conduct پر حیرانگی اور نفرت کا اظہار کرتے رہے۔ ڈی۔سی۔او مذکورہ کا یہ رویہ official discipline

and conduct rules کے سراسر منافی تھا جس کی وجہ سے میرے حلقہ انتخاب میں میری سیاسی حیثیت بطور ایم۔پی۔اے متاثر ہوئی ہے۔ڈی۔سی۔او کے اس رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ جس واقعہ کا ذکر اعجاز شفیع نے کیا ہے کہ ڈی۔سی۔او صاحب نے جو بڑا مختصر سا لباس پہنا ہوا تھا تو دراصل بات یہ ہے کہ اب یہ دیکھیں کہ جب کوئی برائی چلتی ہے تو پھر چلتے چلتے کہاں تک پہنچ جاتی ہے یعنی یہ اس دور کی بات ہے جب اس ملک پر مسلط ڈکٹیٹر کے کہنے پر عورتوں کو نیکریں پہنا کر سڑکوں پر دوڑایا گیا۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! ہم نے تو اس وقت بھی اس شرمناک صورتحال پر احتجاج کیا تھا اور آپ لوگوں سے گزارش بھی کی تھی، منت بھی کی تھی کہ آپ اس فحاشی کو نہ پھیلائیں اور اب یہ دیکھیں کہ یہ فحاشی پھیلتے پھیلتے سرکاری افسروں تک پہنچ گئی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ تحریک غالباً انہوں نے آج یا کل جمع کروائی ہے اور یہ ابھی مجھے موصول ہوئی ہے تو میں اپنے معزز بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے یہ پختہ ارادہ کیا ہے کہ جو فحاشی پچھلی حکومت پانچ سال تک پھیلاتی رہی ہے ہم اسے روکیں گے اور بالکل اس کا تدارک کریں گے۔اس واقعے کی تحقیق ہوگی اور اگر یہ درست پایا گیا تو نہ صرف اس کا جواب میں ایوان میں پیش کروں گا بلکہ متعلقہ آفیسر کے خلاف کارروائی بھی ہوگی۔ویسے بھی آپ نے جو آخر میں یہ فرمایا ہے کہ "ڈی۔سی۔او کے conduct پر حیرانگی اور نفرت کا اظہار کرتے رہے۔ڈی۔سی۔او کا مذکورہ رویہ آپ نے خود فرمایا کہ official discipline and conduct rules کی خلاف ورزی ہے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ یہ بات گورنمنٹ کے نوٹس میں لائے ہیں۔یہ تحریک استحقاق کا subject نہیں بنتا لیکن ہم اس کا نوٹس لیں گے اور within three days اس پر action بھی ہوگا اور اس کا جواب بھی دیا جائے گا۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آج لاء منسٹر صاحب نے پریس اور اس معزز ایوان کے سامنے یہ admit کیا ہے کہ ان کے دور میں بیوروکریسی ان کے ساتھ کیا کر رہی ہے اور بیوروکریسی ان کو یہ پیغام دینا چاہتی ہے کہ آج ہم نیکر میں کھڑے ہو کر آپ کے احکامات کی یہ implementation کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ آج بیوروکریسی ان کے منہ پر اتنا بڑا طمانچہ مار رہی ہے اور میرا خیال ہے کہ ان کے سیکرٹری بھی اسی طرح ان کے سامنے پیش ہوتے ہوں گے۔ آج یہ ہمارا مذاق کر رہے ہیں اور ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہم نیکریں پہنا کر سڑکوں پر لے آئے تھے لیکن آج ان کی بیوروکریسی ان کے منہ پر یہ طمانچے مار رہی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت کے کہنے پر یہ کھلی کچہری ہوئی تھی، اگر کہیں گے تو میں نام بھی بتا دوں گا کہ لیڈر آف دی ہاؤس کے کہنے پر اس دن یہ کھلی کچہری منعقد کی گئی تھی۔ لاء منسٹر صاحب! آپ ذرا اپنے دور کی عیاشیوں، اوچھے پن اور لچر پن کے بارے میں سوچیں کہ اگر وہ ڈی۔سی۔او عام routine میں کھلی کچہریاں لگاتا ہوگا تو وہ age of stone میں چلا جاتا ہوگا کیونکہ جب وزیر اعلیٰ کے کہنے پر اس کی یہ جرات ہے تو پھر عام دنوں میں اس کی کھلی کچہریوں کا کیا حشر ہوگا؟ آپ ماضی کو چھوڑ کر اپنے حال کی بات کریں کہ آپ لوگ اس ایوان، عوام اور بیوروکریسی کو کیا سبق دینا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا یہی کلچر ہے تو آج ایوان کے سامنے admit کر لیں تو ہم انشاء اللہ ایوان میں نشاندہی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے تو پہلے ہی اس بات پر جناب اعجاز شفیع کا شکریہ ادا کیا ہے اور جہاں تک بیوروکریسی کو لگام دینے والی بات ہے تو پورا صوبہ اس بات کا گواہ ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ کا کس طرح کنٹرول ہے؟ میں Chair کی وساطت سے جناب اعجاز شفیع کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہم ڈی۔سی۔او صاحب کا انتظام کر لیں گے لیکن دراصل وہ اس دن نیکر پہن کر آپ کو کچھ دکھانا چاہتے تھے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری محمد شفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اعجاز شفیع! ذرا ایک منٹ بات سنیں۔ پلیز سب تشریف رکھیں۔ Order in the House میں بات کر رہا ہوں۔ پلیز! سب تشریف رکھیں۔چودھری صاحب! پلیز بیٹھیں۔چونکہ یہ تحریک استحقاق ایک معزز ممبر کی طرف سے move ہوئی تھی اس لئے یہ ہاؤس میں لگادی گئی otherwise اگر آپ Rule-68 پڑھیں تو question of privilege میں ہے کہ:

> **68. Question of Privilege:** A member may, with the consent of the Speaker, raise a question involving a breach of privilege either of a member or of the Assembly or of a Committee.

لہذا اس میں direct آپ کا breach of privilege نہیں بنتا۔جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس پر action لیں گے اس لئے میرے خیال میں آپ کی اس بات پر تسلی ہو جانی چاہئے اور آئندہ واقعی بیوروکریسی کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ اب وہ دور نہیں رہ گیا بلکہ انشاء اللہ اس دور میں accountability ہوگی اور ان سے پوچھ گچھ بھی ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جناب اعجاز بے شک ایوان میں ڈی۔سی۔او کے خلاف بات کریں لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ کے خلاف بات نہ کریں۔اگر یہ بات کریں گے تو ہم ان کی مخالفت کریں گے۔یہ پرویز مشرف کی بات کرتے ہیں۔

MR. DEPUTY SPEAER: Please order in the House, order in the House.

میں نے ایک معزز ممبر کو floor دیا ہوا ہے۔ اعجاز شفیع! ایک منٹ میں بات ختم کریں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔لاء منسٹر صاحب نے admit کر لیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں rules اسے permit ہی نہیں کرتے۔اگر اس میں direct آپ کا breach of privilege ہوتا تو پھر اور بات تھی لیکن آپ نے اس میں ایک point

raise کیا ہے اور حکومت کی طرف سے جواب آ گیا ہے کہ آئندہ on the part of bureaucracy اس طرح کی transgresses نہیں ہوں گی اور میرے خیال میں اس کا مناسب جواب بھی یہی بنتا ہے اور حکومت خود اس کو watch کرے گی۔جی، چودھری شفیق!

چودھری محمد شفیق: جناب سپیکر! اعجاز شفیع اور میں ایک ہی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں۔میرے خیال میں ہمارے ڈی۔سی۔او ڈاکٹر راحیل صدیقی سے بڑھ کر کوئی ایماندار آدمی نہیں ہے۔یہ انتہائی محنتی ہیں۔یہ بلاوجہ ان پر صرف الزامات لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا یہ وہاں پر موجود تھے کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے؟کیا انھوں نے وہاں کسی کو دیکھا ہے یا صرف کسی کے کہنے پر ان کا استحقاق مجروح ہو گیا ہے؟لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی اس لئے اسے ختم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ڈھلوں صاحب!

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! آپ نے وہ کہاوت سنی ہو گی کہ ایک شخص چوری کر کے بھاگ رہا تھا اور آگے شور ڈالتا جا رہا تھا کہ چور چور چور۔میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ ایسی باتیں چھوڑ دیں اور ان کی تو اپنی پینٹ بھی ڈھیلی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ہاؤس کے اندر اس طرح کی کوئی بات نہیں ہو گی۔جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرے معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور انھوں نے اس سے related مسئلہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے لیکن معزز وزیر قانون نے جس طرح اسے ہنسی مذاق اور ٹھٹھے میں اڑا دیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بھی ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔انھوں نے جس انداز سے یہ ٹھٹھہ کیا ہے یہ ان کے منصب کو زیب نہیں دیتا اور میں یہ کہوں گی کہ کار بد خود کریں لعنت کریں شیطان پر۔میں اس ایوان میں ایک بات ضرور آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گی کہ میں نے ایک قرارداد جمع کروائی تھی جسے نامنظور کر دیا گیا۔میں نے اس قرارداد میں فحاشی اور عریانی کے main گڑھ کو target کیا تھا کہ ہماری کیبلز پر غلط قسم کے ڈرامے، فحش قسم کے مزاح اور غلط قسم کے ڈانسز دکھائے جاتے ہیں جب کہ پیمرا آرڈیننس کے تحت اس کی اجازت نہیں ہے اور اس بارے میں قانون سازی بھی ہو چکی ہوئی ہے لیکن انھیں روکا نہیں جاتا۔

جناب والا! اگر آج کی یہ گورنمنٹ اس سلسلے میں سنجیدہ ہے کہ فحاشی اور عریانی کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکنا چاہئے تو ہنسی مذاق اور ٹھٹھے میں باتوں کو اڑانے کی بجائے میری اس قرارداد کو منظور کیا جاتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔جی، اعجاز شفیع!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔اعجاز شفیع! اب آپ اس کو wind up کریں چونکہ یہ ایک legal and technical بات ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں اس تحریک کا محرک ہوں اس لئے آپ مجھے پوری بات کرنے کا موقع دیں۔آپ مجھے موقع نہیں دے رہے اور کہہ رہے ہیں کہ میں بیٹھ جاؤں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس میں دو چیزیں ہیں۔ایک تو میرے فاضل ممبر نے یہاں بات کی ہے کہ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! پہلے ہاؤس in order کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. جی، اعجاز شفیع صاحب!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں یہاں دو باتیں کروں گا۔ایک تو میرے فاضل دوست نے یہ بات کی ہے کہ میں نے جو تحریک دی ہے یہ ساری جھوٹ کا پلندہ ہے۔میں on oath کہہ رہا ہوں اور آج ہی لاء منسٹر صاحب اس پر کمیٹی constitute کریں تو میں کمیٹی کے سامنے ویڈیوز اور تصاویر پیش کر سکتا ہوں۔اس کی ایک کھلی کچہری نہیں بلکہ تین کھلی کچہریاں ہیں۔ایک کھلی کچہری صادق آباد، ایک لیاقت پور اور ایک خانپور میں ہوئی ہے۔آپ کمیٹی بنائیں اور میں اس کمیٹی میں ویڈیوز اور تصاویر پیش کروں گا کہ وہ اس لباس میں تھا یا نہیں تھا؟ میں دوسری بات یہ کروں گا کہ لاء منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی۔مجھے حلقے کی دو لاکھ عوام نے اپنے مسائل کے حل کے لئے منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے کہ میں اپنے علاقے کی عزت و آبرو۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! بات سنیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آج اس ایوان میں جتنے ایم۔پی۔ایز بیٹھے ہیں یہ حلف اٹھا کر کہیں کہ کیا ان کو ان کی عوام نے اس لئے ووٹ نہیں دیا کہ یہ لوگ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی تحریک استحقاق پر ہی رہیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب زعیم حسین قادری: یہ اس ملک میں دھاندلی کرتے رہے ہیں۔۔۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر اسی طرح ہاؤس چلے گا تو۔۔۔

جناب زعیم حسین قادری: یہ اس ملک پر قبضہ کرتے رہے ہیں۔یہ کہتے ہیں کہ ہم جیتے ہیں، بتائیں کہاں جیتے ہیں؟ یہ آئی۔ایس۔آئی، ایم۔آئی اور آئی۔بی کے ذریعے ووٹ تبدیل کروا کر اس ملک کے اقتدار پر قبضہ کرتے رہے ہیں۔انھوں نے اس ملک کی سولہ کروڑ عوام کے بنیادی حقوق پر قبضہ کئے رکھا ہے اور آج جیتنے کی بات کرتے ہیں۔یہ کونسی بات کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اعجاز شفیع صاحب! ایک منٹ میں اپنی بات wind up کریں۔

جناب زعیم حسین قادری: یہ اپنے مخالف امیدواروں کو جیلوں میں ڈالتے رہے ہیں، یہ ان کو دہشت گردی کے مقدموں میں جیلوں میں بھیجتے رہے ہیں۔انھوں نے لوگوں پر سو، سو دہشت گردی کے مقدمے کئے ہیں لیکن اگر آج ان کا مائیک نہ چلے تو یہ چیخنے چلانے لگتے ہیں۔یہ وہ ظالم ہیں جنھوں نے 2002 کے الیکشن میں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو ایجنسیوں سے اغواء کروایا تھا۔ان کو اٹھوا کر ووٹ ڈلوائے گئے اور result تبدیل کیا جاتا رہا۔یہ کون سی جیت کی بات کرتے ہیں؟ انھوں نے اپنا حشر 2008 کے الیکشن میں بخوبی دیکھ لیا ہے۔پورے پاکستان کی عوام نے جنرل پرویز مشرف اور اس کے ٹاؤٹوں کو مسترد کیا ہے۔

(قطع کلامیاں، معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے گو مشرف گو کے نعرے)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، بات سنیں۔اگر نعرے بازی کرنی ہے تو ہاؤس سے باہر جا کر کریں۔یہاں پر ہاؤس کی proceedings کو چلنے دیں۔آپ سارے دوست بیٹھ جائیں۔جب سپیکر بات کر رہا ہو تو پلیز بیٹھ جایا کریں، ہاؤس کے decorum کا خیال رکھا کریں۔ بات یہ ہے کہ ہم یہاں پر points score کرنے نہیں آئے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ سب نے مل کر اس ہاؤس کو چلانا ہے۔جہاں تک محترم اعجاز شفیع کی تحریک استحقاق کی بات ہے تو as a Speaker میں سمجھتا

ہوں کہ رول 68 کے اندر جو breach of privilege ہے That is very much clear. اس میں یہ لکھا ہے کہ:۔

68. Question of privilege. - A member may, with the consent of the Speaker, raise a question involving a breach of privilege either of a member or of the Assembly or of a Committee.

میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ اگر آج ایک ڈی۔ سی۔او نیکر پہن کر کھلی کچہری میں یا عوامی جگہ پر گیا ہے تو یہ غلط بات ہے لیکن ہمارے معزز ممبران کو اُس وقت بھی آواز اٹھانی چاہئے تھی کہ جب اس ملک کے چیف ایگزیکٹو نے کہا تھا کہ اس ملک میں عورتیں نیکریں پہن کر دوڑیں گی۔ ہمیں اس بات پر شرم ہے کہ اُس وقت ہم نے اس بات پر احتجاج نہیں کیا اور اُس وقت ہم اس بات پر کوئی تحریک استحقاق نہیں لے کر آئے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جھوٹ ہے، غلط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ Order in the House, order in the House.

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں جھوٹ کا لفظ تو استعمال نہیں کرتا مگر یہ ضرور کہوں گا کہ اگر اس طرح کی کوئی بات ہے تو آپ اس کا ثبوت ہاؤس کے اندر لے کر آئیں۔ اگر کوئی documentary proof ہے یا ویڈیو کیسٹ ہے تو وہ سامنے لائیں پھر ہم اس بات کو مانیں گے۔ خدارا! اس culture کو فروغ نہ دیں۔ آج ہمارے ان معزز ممبران کو اس بات کا دکھ لگا ہے۔ خدا کی قسم جتنے معزز ممبران یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں ان کے عوام نے انھیں اپنی عزت نفس، پاکستان کے استحکام، سلامتی اور اپنی حیاء و شرم کی حفاظت کے لئے ووٹ دیئے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اسے اس وجہ سے ووٹ نہیں ملے تو پھر یہ ان کا اپنا culture ہے، یہ ان کا اپنا معاشرہ ہے اور یہ ان کا اپنا حلقہ احباب ہے۔

جناب سپیکر! اس تحریک سے میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ جس حلئے میں وہ ڈی۔ سی۔او کھلی کچہری میں آیا ہے اور اس کچہری میں بیٹھی ہوئی معزز خواتین نے جس طرح اس کو feel کیا ہے، جس طرح وہ وہاں پر کرسی پر بیٹھا تھا اس سے ان کے اندر نفرت پیدا ہوئی ہے۔ نہ صرف حکومت کے خلاف بلکہ میرے خلاف بھی نفرت پیدا ہوئی ہے۔ اس سے زیادہ میرا استحقاق کیا مجروح ہو سکتا ہے کہ جن کے ووٹوں سے آج میں اس ہاؤس میں بیٹھا ہوں انھوں نے اس عمل پر نفرت کا اظہار کیا ہے۔

آپ ان کی نفرت کو میرا استحقاق نہیں سمجھتے تو پھر آپ اس پر رولنگ دے دیں۔اس سے زیادہ عزیز مجھے اور کیا چیز ہو سکتی ہے ؟ جن کے ووٹوں سے آج میں اس معزز ایوان کا ممبر بنا بیٹھا ہوں، آپ معزز ممبر بنے بیٹھے ہیں، ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میرے اس ہاؤس کے تمام ممبران عوام کی پرچی سے، ووٹ کی طاقت سے اس ہاؤس کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اس issue کی طرف آئیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔اگر میرے عوام کی نفرت، ان کے جذبات سے آپ لوگوں کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا تو نہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ایک سرکاری افسر جو ضلع کا سربراہ ہوتا ہے اس کے اس رویے اور لباس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔دوسرا میرے لئے یہ بھی ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ایک جمہوری حکومت کے ہوتے ہوئے، جو اپنے آپ کو جمہوریت کے بہت بڑے علمبردار کہتے ہیں ان کے ہوتے ہوئے اسلامی ملک میں ایک بیوروکریٹ عوامی جگہ پر، عوام کے مسائل سننے اور ان کو حل کرنے کے لئے اس طرح کے لباس میں آئے گا تو پھر message کیا جائے گا؟ یہ آپ بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ہم نے اس ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانا ہے۔ جہاں تک معزز ممبر کی تحریک استحقاق کا تعلق ہے تو اس بارے میں Rule-68 بہت clear ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے باوجود وزیر قانون نے جو بات کی ہے کہ ہم اس کی انکوائری کروائیں گے اور اگر وہ وہاں پر اس حلیے میں گئے ہیں تو within three days اس کے خلاف کارروائی ہو گی۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات ہے اور Rule-68 کے مطابق اس تحریک استحقاق کو میں rule out کرتا ہوں۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہندلی صاحب! آپ ابھی بیٹھیں۔ میں بعد میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج صبح گیارہ بجے میں اپنے کمرہ نمبر 307 میں سویا ہوا تھا کہ میرے کمرے کے باہر میرے بھائی کا قاتل جو کہ اشتہاری ملزم ہے بندوق لئے کھڑا ہوا تھا۔ پچھلے دنوں میاں محمد نواز شریف سیالکوٹ گئے تو میں نے انھیں پوری تفصیل بتائی تھی کہ ایک موجودہ اور دو سابقہ ایم۔پی۔اے مجھے قتل کروانا چاہتے ہیں۔ میرا ایک کزن اور ایک بھائی پہلے ہی قتل ہو چکے ہیں۔ میں نے انھیں بتایا کہ مجھے یہ threats ہیں۔ میں انھی threats کی وجہ سے ایم۔پی۔اے ہاسٹل میں shift ہوا تھا۔ آج صبح میرے بھائی کا وہی قاتل جو کہ ایک اشتہاری مجرم ہے بندوق لئے میرے کمرے کے باہر کھڑا تھا۔ جب میرے آدمیوں کو پتا چلا تو وہ بھاگ کر کمرہ نمبر 109 میں چلا گیا جہاں پر سابقہ ایم۔پی۔اے، عبدالرحمٰن گجر، نوشہرہ ورکاں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس کلاشنکوفیں تھیں۔ جب ہم وہاں پر پہنچے ہیں تو اس نے ہماری طرف کلاشنکوفیں سیدھی کر دیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے میرے بھائی کے قاتل کو یہاں کیوں رکھا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ میرے بھانجے کا کمرہ ہے، یہ یہاں پر رہ رہا ہے اور کون اس کو منع کر سکتا ہے؟ میں نے سپیکر صاحب کو اطلاع دی تو انھوں نے وہاں پر پولیس کو بھجوایا۔ پولیس نے اس اشتہاری کو وہاں سے گرفتار کیا۔ یہ میرے بھائی کا قاتل ہے۔ وہاں پر کلاشنکوفیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے پولیس کو اس بارے میں بتایا تو انھوں نے کہا کہ یہ ایک ایم۔پی۔اے کا کمرہ ہے ہم یہاں سے کلاشنکوفیں نہیں اٹھا سکتے اور اشتہاری مجرم کو ہم نے پکڑ لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے میاں محمد نواز شریف کو بھی inform کیا تھا کہ فلاں فلاں بندے فلاں فلاں پولیس افسروں کے ذریعے مجھے قتل کروانا چاہتے ہیں۔ میرے بھائی کے قتل کا نامزد ملزم ضلع سیالکوٹ میں ایس۔ایچ۔او لگا ہوا ہے اور میرے بھائی کو قتل کروانے والا ڈی۔ایس۔پی لگا ہوا ہے۔ میں نے بارہا میاں صاحب کو اس بارے میں آگاہ کیا ہے۔ اس دن بھی میں نے میاں صاحب سے گزارش کی تھی کہ اس پر کنٹرول کریں کیونکہ یہ لوگ مجھے قتل کروانا چاہتے ہیں۔ آپ اس بارے میں کوئی سدباب کریں لیکن آج تک اس کا کوئی سدباب نہیں ہو سکا۔ آج اس میں اتنی جرأت پیدا ہو چکی ہے کہ ایم۔پی۔اے ہاسٹل میں وہ میرے کمرے کے باہر کلاشنکوف لئے کھڑا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایک عوامی نمائندہ ہو کر بھی اس ہاسٹل میں محفوظ نہیں ہوں تو پھر عام لوگ کیسے محفوظ ہوں گے، اس ملک کے شہری کیسے محفوظ ہوں گے؟ پہلے ہی حالات بڑے خراب ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے اس معاملے کی انکوائری

کروائیں۔ قلعہ گجر سنگھ میں گرفتار ملزم سے تفتیش کی جائے اور اس کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں وہ منظر عام پر لائے جائیں کہ اسے وہاں پر میرے کمرے کے باہر کیوں بھیجا گیا؟ جبکہ وہ میرے بھائی کے قتل کا ملزم ہے۔ میں نے اس سابقہ ایم۔پی۔اے سے پوچھا کہ کیا تو اسے جانتا ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ تمھارے بھائی کا قاتل ہے، تیرے گاؤں کا رہنے والا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر تجھے یہ معلوم تھا تو پھر تجھے شرم آنی چاہئے۔ وہاں پر اس نے دست و گریبان ہونے کی کوشش کی اور اس کو بچانے کی کوشش کی۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک عوامی نمائندہ ہونے کے باوجود میں اتنا پریشان ہوں تو لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ میرے گاؤں میں سر عام چرس اور ہیروئن فروخت ہو رہی ہے۔ یہ نشے کا کاروبار کرنے والے لوگ بندوقیں لے کر سر عام پھر رہے ہیں۔ انھیں کوئی انتظامیہ نہیں پوچھتی، کوئی انھیں نہیں پکڑتا، کیا وجہ ہے؟ یہ ہماری کمزوری ہے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس چیز کا سنجیدگی سے نوٹس لیں اور انکوائری کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہندلی صاحب! جب آپ یہ بات سپیکر صاحب کے نوٹس میں لے کر آئے تھے تو اس پر فوری طور پر کارروائی کی گئی تھی۔ ایم۔پی۔اے ہاسٹل کی security کو بہتر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس بارے میں مناسب کارروائی کی جائے گی اور حالات کو بہتر کیا جائے گا۔

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

مجلس خصوصی کی رپورٹیں برائے استحقاقات کا ایوان میں پیش جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وارث کلو مجلس خصوصی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔ ملک محمد وارث کلو صاحب!

MALIK MUHAMMAD WARIS KALLU: Sir, I lay the reports of Special Committee regarding:

> "That Privilege Motion No. 9 of 2008 moved by Mehr Ishtiaq Ahmad M.P.A(PP-150) and amendment in Rule 24 of the Rule of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab moved by Ch. Tahir Mehmood Hundali, (Advocate), M.P.A (PP-125) under Rule 224-A of the rules Ibid."

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹیں ایوان میں پیش کر دی گئیں۔ شکریہ

ملک محمد وارث کلو: جناب والا! ایک اور رپورٹ بھی میں نے ایوان میں پیش کرنی ہے۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس خصوصی کی رپورٹیں

برائے استحقاقات ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے مجھے دعوت تو دینے دیں۔ اب ملک محمد وارث کلو تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ ملک محمد وارث کلو!

ملک محمد وارث کلو: شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "تحریک استحقاق نمبر 6-3-2 اور 7 بابت سال 2008 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں مورخہ 30 ستمبر 2008 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

’’تحریک استحقاق نمبر 6-3-2اور 7 بابت سال 2008 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں مورخہ 30 ستمبر 2008 تک توسیع کر دی جائے۔‘‘

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

’’تحریک استحقاق نمبر 6-3-2اور 7 بابت سال 2008 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں مورخہ 30 ستمبر 2008 تک توسیع کر دی جائے۔‘‘

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں اس کے لئے آدھے گھنٹے کا وقت مختص ہے۔ سب سے پہلے تحریک التوائے کار نمبر 285 ہے جو کہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔ یہ تحریک move ہو چکی ہے، اس کا جواب آنا تھا۔ متعلقہ وزیر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

فاروق گنج مصری شاہ (لاہور) میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے لیبر ٹھیکیدار کی ہلاکت

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): اس کا جواب بڑا مختصر ہے اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ تفصیل یوں ہے کہ مصری شاہ کے علاقہ فاروق گنج میں تین ڈاکوؤں نے لوہے کے گودام میں لیبر ٹھیکیدار کو مزاحمت کرنے پر فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا جس پر مقدمہ نمبر 430/2008 مورخہ 13-6-2008 جرم 302-392/34 ت پ تھانہ مصری شاہ رجسٹرڈ ہو کر تفتیش بذریعہ investigation عمل میں لائی جا رہی ہے۔ جرائم کے انسداد و تدارک کے لئے اور جرائم پیشہ افراد کی سرکوبی کے لئے موثر اور ٹھوس اقدامات کرتے ہوئے علاقہ میں پیدل

گشت وپیٹرولنگ کے نظام کو بہتر بنایا جارہا ہے۔ نیز اس سلسلہ میں محافظ سکواڈ اور موبائل گشت تھانہ سے بھرپور استفادہ کیا جارہا ہے تاکہ آئندہ اس قسم کی وارداتوں کو موثر طریقہ سے روکا جاسکے۔ اس سلسلہ میں یہ جو مقدمہ ہے اس کی investigation میں بھی کافی progress ہے اور امید ہے کہ یہ ملزمان جلد پکڑے جائیں گے اور اس سلسلے میں جو بھی ضروری کارروائی ہے وہ متعلقہ پولیس کررہی ہے میرا خیال ہے کہ محترمہ اس سے satisfy ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب والا! یہ کب تک ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جس طرح وزیر قانون نے بتایا ہے کہ جلدی ہو جائے گا۔ محترمہ چونکہ جواب سے مطمئن ہیں اور اس کو press نہیں کرتیں لہذا اس کو disposed of کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 286/2008 زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی طرف سے ہے اور یہ بھی move ہو چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔ وزیر موصوف اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): مقدمہ نمبر 873/2008 مورخہ 12-6-2008 بجرم 365ت پ تھانہ نشتر کالونی درج رجسٹر ڈ ہو کر تفتیش بذریعہ investigation wing عمل میں لائی گئی تھی تو جب محترمہ نے تحریک پیش کی اس وقت یہ بچی برآمد نہیں ہوئی تھی لیکن بعد میں دوران تفتیش ملزمان آصف علی، انجم علی، محمد امجد جو کہ ایف۔آئی۔آر میں نامزد ہوئے اور دوران تفتیش ان سے یہ بچی معصوم ایمان عمر پانچ سال برآمد ہو گئی اور ان ملزمان کو چالان کر کے عدالت میں بھیجا گیا ہے۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب والا! میں وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں اور اپنی تحریک کو press نہیں کرتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ تحریک کو press نہیں کرتیں اس کو disposed of کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 289 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے۔ انہوں نے in writing بھیجا ہے کہ انہوں نے کہیں پر جانا ہے تو اس لئے اس کو pending کیا جاتا ہے اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 293/2008 جناب طاہر احمد سندھو صاحب کی ہے، یہ بھی move ہو چکی ہے اور اس کا جواب pending تھا۔ کیا طاہر محمود سندھو موجود ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں

رکھتے۔اس کو disposed of کیا جاتا ہے۔اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 339/2008 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔

اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک سڑک کی پندرہ سال سے تعمیر مؤخر

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب والا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار میں یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک سڑک کی تقریباً پندرہ سال پہلے تعمیر شروع کی گئی۔ بوقت assessment زمینداروں کے رقبہ اور فصلوں کا بھی نقصان کیا گیا سڑک کی تعمیر کی غرض سے مٹی ڈال دی گئی اور پتھر بھی کچھ حصے پر ڈال دیا گیا لیکن تقریباً پندرہ سال گزرنے کے باوجود یہ سڑک ابھی تک نامکمل ہے اور کام بھی بند ہو چکا ہے۔ اس سڑک کی حالت اس قدر خراب ہے کہ وہاں سے گاڑی تو کیا پیدل آدمی کا بھی گزرنا دشوار ہے۔ متعلقہ سڑک کے گردونواح میں واقع چھوٹے چھوٹے دیہات کے لوگوں کو اشیاء خوردنی کے حصول کے لئے مذکورہ سڑک کو استعمال کرتے ہوئے روزانہ شہر جانا پڑتا ہے اور منٹوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرنا پڑتا ہے۔ سڑک کے نامکمل ہونے کی وجہ سے علاقے کے عوام میں سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ وزیر موصوف اس کا جواب دیں گے۔

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): مذکورہ سڑک جس کی منظوری حکومت پنجاب نے بذریعہ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات 3-8-1995 کو دی۔ اس کی تعمیر پر 58 لاکھ 34 ہزار روپے خرچ ہونے تھے۔ اس کی لمبائی 6.40 کلو میٹر دی گئی اور فنڈز جو اس وقت جاری کئے گئے وہ صرف اور صرف 4 لاکھ 62 ہزار دیئے گئے اور جو ٹھیکہ تھا وہ تقریباً 60 لاکھ 62 ہزار 629 روپے کا تھا اور جب یہ فنڈز مہیا کئے گئے تو صرف چار لاکھ دیئے گئے تھے۔ اس کے

بعد نہ تو اس کے لئے دوبارہ فنڈز جاری کئے گئے بلکہ unfunded scheme میں یہ شامل کر دی گئی اور جس طرح محترمہ فرما رہی ہیں کہ پندرہ سال کا عرصہ بھی گزر چکا ہے۔ اس کے بعد یہ جو system change ہوا تو اس میں 14-8-2001 میں یہ سڑک ضلعی حکومت کے پاس چلی گئی جو کہ ضلع اوکاڑہ میں ہے۔ اس کے بعد اب اس کی ترجیحات بدل چکی ہیں۔ اب جو بھی معاملہ ہے ضلعی حکومت کے پاس ہے اگر انہوں نے اس کو pursue کرنا ہے تو ضلعی حکومت سے رابطہ کر سکتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ اس پر کچھ کہنا چاہیں گی۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: اس میں پھر کون کام کرے گا اگر ہماری حکومت اس میں کچھ نہیں کر سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سڑک اب کس کے under ہے؟

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب والا یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اوکاڑہ کے under ہے، وہی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے اندر اب یہی ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس move کیا جائے، وہی اب اس سڑک کو تعمیر کر سکتے ہیں۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: پھر اس کا طریق کار کیا ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: طریق کار تو یہ ہے کہ application move ہو گی۔ یہ سڑک واقعی اگر پندرہ سال سے pending ہے تو اس وقت اس کی صحیح صورتحال کیا ہے، یہ بن رہی ہے یا نہیں؟

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب یہ نہیں بن رہی اور میں نے پہلے بھی یہ وضاحت کی ہے کہ 60 لاکھ روپے کا ٹھیکہ ہوا تھا لیکن اس وقت یعنی پندرہ سال پیشتر 4 لاکھ 62 ہزار روپے ٹھیکیدار کو ملا تھا۔ اس نے اتنا کام کیا۔ پھر اس کے بعد جب دوبارہ بجٹ آیا تو اس میں بھی اس کو unfunded scheme میں ڈال دیا گیا جس کی وجہ سے اس کا کام ختم ہو چکا ہے۔ اب اس کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تحت convert کر دیا گیا ہے۔ اب اگر یہ pursue کر سکتی ہیں تو میرا خیال ہے کہ مناسب یہ ہو گا کہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ رابطہ کریں اور وہاں پر اس کو بنوانے کی کوشش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے رابطہ کر کے اس کو بنوانا پڑے گا کیونکہ یہ ان کے purview میں آتی ہے۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .It is not pressed بہت شکریہ۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 340/08 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی جانب سے ریٹائرڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر مکان کی الاٹمنٹ میں مشکلات کا سامنا

محترمہ زوبیہ رباب ملک: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پانچ سے سات مرلہ گھر پر تقریباً اٹھارہ لاکھ روپے جمع کروانے کے لئے ریٹائرڈ ملازمین کو نوٹس بھجوا دیئے۔ تفصیل یوں ہے کہ حکومت پنجاب کی ریٹائرمنٹ پر سرکاری ملازم کو گھر دینے کی سکیم میں لاکھوں سرکاری ملازمین اس فاؤنڈیشن کے ممبر ہیں جن کی ماہوار 500 سے 900 روپے قسط کی کٹوتی ہو رہی ہے۔ جو پچیس سال ملازمت کرنے والے کی کم از کم ڈیڑھ لاکھ اور زیادہ سے زیادہ دو لاکھ ستر روپے کٹوتی ہے۔ بقیہ 17 سے 18 لاکھ روپے وہ کہاں سے جمع کروائے گا جبکہ ایک ملازم کو بوقت ریٹائرمنٹ تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے سے 5 لاکھ روپے ملتے ہیں۔ بقیہ رقم یا تو وہ قرضہ لے کر فاؤنڈیشن کو دے کر گھر لے سکتا ہے یا وہ پھر اپنی جمع شدہ رقم واپس لے سکتا ہے۔ اگر ملازم بنک سے قرضہ لیتا ہے تو اس پر اسے سود ادا کرنا پڑے گا۔ اس طرح ملازم بعد از ریٹائرمنٹ بھی اپنے گھر کا خواب پورا نہیں کر سکتا ہے۔ حکومت کو اس سکیم پر غور کرنا چاہئے۔ اس منصوبہ پر ملازم کو اپنا گھر دینے کا وعدہ اس کی ریٹائرمنٹ کے بعد کمیوٹیشن کو مدنظر رکھ کر کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنا گھر خرید سکے یا بنک سے بلاسود قرضہ جاری کروایا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترم منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں محترمہ نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اس میں کافی تفصیل درکار ہے اس کا ابھی جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ چونکہ اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا اس لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! کب تک pending کیا جاتا ہے کیونکہ عوامی issue ہے اور گھر کا issue ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Pending کرنے کا مطلب ہے کہ جیسے ہی اس کا جواب آئے جو کہ اسی session کے اندر آ جائے گا۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 341/08۔ سردار خالد سلیم بھٹی، ملک نوشیر خان لنگڑیال!

نارووال تا لاہور، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہونے کی وجہ سے نارووال کے عوام کو تلاش معاش میں مشکلات کا سامنا

سردار خالد سلیم بھٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع نارووال ایک سرحدی ضلع ہے جس کے تین اطراف بھارت سے ملحقہ سرحد اور صرف ایک طرف راستہ ہے۔ سرحدی ضلع ہونے کی وجہ سے وہاں پر industries اور دوسری کاروباری سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لوگ تلاش معاش کی خاطر لاہور، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کی طرف سفر کرتے ہیں اور سفر ہی حصول معاش کا واحد ذریعہ ہے۔ نارووال تا لاہور، نارووال تا گوجرانوالہ اور نارووال تا سیالکوٹ ٹوٹی پھوٹی سڑکیں ہیں۔ ناقص سڑکوں کی وجہ سے ایک گھنٹے کا سفر چار گھنٹوں میں طے ہوتا ہے جس سے نہ صرف لوگوں کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے بلکہ حصول معاش میں شدید دشواری کا سامنا ہے۔ ناقص سڑکیں اور دیگر سفری سہولیات کی عدم دستیابی لوگوں کی بے چینی اور اضطراب میں اضافہ کر رہی ہے کیونکہ سفر کرنا وہاں کے لوگوں کی مجبوری ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ضلع نارووال کی جن سڑکوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں نارووال تا لاہور، نارروال تا گوجرانوالہ اور نارووال تا سیالکوٹ کی سڑکیں شامل ہیں۔ یہ تینوں سڑکیں پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ اور پراونشل ہائی وے ڈویژن گوجرانوالہ کی مشترکہ تحویل میں ہیں۔ ان تینوں سڑکوں کی مجموعی صورتحال درج ذیل ہے۔

1۔ نارووال تا لاہور روڈ: یہ سڑک نارووال تا مرید کے پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ کی تحویل میں ہے جس پر مسلسل patch work کیا جاتا ہے اور اس کو محکمانہ لیبر کے ذریعے اچھی حالت میں رکھا جا رہا ہے۔

2۔ نارووال تا گوجرانوالہ روڈ: نارووال تا گوجرانوالہ روڈ براستہ پسرور سڑک بہت پرانی ہے جس کا بیشتر حصہ پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ میں جبکہ بقایا پراونشل ہائی وے ڈویژن گوجرانوالہ میں ہے۔ تاہم اس سڑک پر پڑنے والے گڑھے بند کر دیئے گئے ہیں جب کہ اڈوں اور آبادیوں میں سے گزرنے والے حصوں پر خصوصی مرمت کے ذریعے بہتری لائی جا سکتی ہے جس کے لئے تخمینہ جات تیار کر لئے گئے اور نئے مالی سال میں فنڈز حاصل ہوتے ہی یہ کام کروا لئے جائیں گے جس سے اس سڑک کی حالت بہتر ہو جائے گی۔

3۔ نارووال تا سیالکوٹ روڈ: یہ سڑک سیالکوٹ تا پسرور 30 فٹ چوڑائی میں تعمیر کی گئی اور carpeted ہے۔ اس کی حالت اچھی ہے۔ پسرور تک قلعہ احمد آباد بھی بہتر حالت میں ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کی حالت مزید بہتر بنائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جی، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ Not pressed. اب تحریک التوائے کار 342/08 سردار خالد سلیم بھٹی، ملک نوشیر خان لنگڑیال!

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! ابھی میں نے جو تحریک پیش کی ہے وہی same ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: same ہے۔ ٹھیک ہے جی، .Not pressed اب تحریک التوائے کار 343/08۔ شیخ علاؤالدین کی ہے۔ ان کی application آئی ہوئی ہے کہ آج وہ آ نہیں سکتے اس لئے pending کی جاتی ہے۔ اسی طرح 344/08۔ بھی شیخ علاؤالدین کی ہے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ 345/08۔ بھی شیخ علاؤالدین کی ہے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ 347/08۔ بھی شیخ علاؤالدین کی ہے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ 349/08۔ بھی شیخ علاؤالدین کی ہے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ 350/08۔ بھی شیخ علاؤالدین کی ہے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ 351/08۔ محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ!

شیخوپورہ، پولیس قتل کے بااثر ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکام

محترمہ زوبیہ رباب ملک: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موقر اخبار میں یہ رپورٹ کیا گیا ہے کہ شیخوپورہ میں پولیس نے ایک نوجوان کے قاتل کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا۔ تفصیل یوں ہے کہ نواحی گاؤں خیر پور ملیاں میں چند مسلح افراد نے ایک بے گناہ شخص کو اس بنا پر قتل کر دیا کہ اس نے پولیس کو مخبری کی ہے۔ حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ مقتول کے ورثاء نے مقامی تھانہ میں رپورٹ درج کروائی لیکن پولیس تاحال بااثر ملزموں کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ معاملہ اس قدر سنگین ہے جس سے صوبہ بھر میں امن وعامہ کی صورتحال بگڑ رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک نمبر 351 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ چلتا ہے 351 سے 352, 353, 354 اور آگے یہ 364, 365, 366 تک جاتا ہے تو ان کی طرف سے یہ تقریباً 20 کے برابر تحاریک التوائے کار ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ ان میں سے جن کا جواب موصول ہو چکا ہے ان کو یہ take up کر لیں

اور باقی آپ pending فرما دیں۔ ان میں سے 363 کا جواب موصول ہو چکا ہے اور 366 کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ ان میں سے یہ جو مناسب سمجھتی ہیں اس کو take up کر لیں باقی کو pending فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 351 ہاؤس میں پیش ہوئی ہے۔ اس کا جواب نہیں آیا اس لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ! آپ تحریک التوائے کار نمبر 363 پڑھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی اس بات کا نوٹس لینا چاہیے کہ 20/20 تحاریک ایک ہی سیریل میں ایک ہی رکن کی نہ ہوں۔ اس میں تھوڑا بہت دوسرے اراکین کی تحاریک کو بھی جگہ ملنی چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تحریک التوئے کار نمبر 363 پڑھیں۔

جولائی 2007 سے جنرل کیڈر کے ملازمین کو ملنے والے مالی فوائد اور اضافی ترقی سے وفات پانے والے اور ریٹائر ہونے والے ملازمین محروم

محترمہ زوبیہ رباب ملک: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق حکومت پنجاب نے یکم جولائی 2007 کو صوبائی ملازمین کے جنرل کیڈر (اسسٹنٹ، سینئر کلرک اور جونیئر کلرک) کے سکیل اپ گریڈ کر دیئے تھے اور ایک دوسرے حکمنامہ کے ذریعے ایک اضافی ترقی یکم ستمبر 2007 سے دی گئی تاکہ ان کی حق تلفی نہ ہو، تاکہ ان کو ریلیف مل سکے لیکن یکم جولائی سے 31۔اگست 2007 کے دوران وفات پانے والے ریٹائر ہونے والے اور یکم جولائی سے قبل ترقی پا جانے والے ملازمین سپیشل ترقی جو کہ یکم ستمبر 2007 سے لاگو ہوئی تھی اس سے محروم رہ گئے۔ یہ کہ جن کو اس سپیشل ترقی نہ ملنے سے عمر بھر نقصان ہوتا رہے گا جبکہ انھوں نے سابقہ سکیلوں میں اپنی خدمات سر انجام دیں۔ اس ضمن میں یہ معاملہ یکم جولائی 2007 سے 31۔اگست 2007 کے دوران بالخصوص ترقی پا جانے والے ملازمین اور ریٹائر ہونے والے

ملازمین کو ایک اضافی سپیشل انکریمنٹ دے کر یہ فرق دور کیا جا سکتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی policy کی پیروی کرتے ہوئے یکم جولائی 2007 سے clerical cadre بشمول اسسٹنٹ، ہیڈ کلرک، سینئر کلرک اور جونیئر کلرک کے سکیل اپ گریڈ کئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ سکیل 1 سے 4 تک کے ملازمین کو اگلا سکیل دیا گیا ہے۔

یہ بھی درست ہے کہ ان تمام ملازمین کو جن کے سکیل اپ گریڈ کئے گئے تھے ان کو صوبائی حکومت نے اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اضافی ترقی یکم ستمبر 2007 سے دی۔ حکومت کی مروجہ policy کے مطابق مالی فوائد ہمیشہ notification کے تاریخ اجراء کے مطابق ہی دیئے جاتے ہیں تاہم اگر اضافی ترقی کا اطلاق ان تمام ملازمین پر یکم جولائی 2007 سے کیا جائے تو صرف دو ماہ کے قلیل عرصہ کے لئے 189.04 ملین روپے کے اضافی اخراجات آئیں گے۔ حکومت پنجاب نے حال ہی میں یکم جولائی 2008 سے تمام ملازمین کے pay scale revise کئے ہیں۔ جس کے باعث تقریباً 23۔ ارب روپے کے اضافی اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ صوبائی حکومت مزید اخراجات برداشت کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ لہذا حکومت اس تحریک کی حمایت نہیں کرتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس کا کافی مناسب جواب آگیا ہے۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ ملازمین اور ریٹائرڈ ملازمین کی بات ہو رہی ہے۔ اگر اس کے لئے حکومت کچھ کر سکتی ہے تو اس کے متعلق ضرور سوچے۔ ہر کام ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ جمہوریت ہے اور جمہوریت میں ہر کام کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ وہ بزرگ ہیں۔ آپ ان لوگوں کے بارے میں سوچیں کیونکہ ہم نے ہی ان کے بارے میں سوچنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے محترمہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ حکومت ریٹائرڈ ملازمین کے پنشن کے کیسوں پر غور کر

رہی ہے۔اس میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے اور آنے والے وقت میں مہنگائی اور دیگر مالی مشکلات کے پیش نظر ان کی پنشن میں اضافہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ جواب سے مطمئن ہیں اور اسے press نہیں کرتیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو disposed of کیا جاتا ہے۔اب محترمہ زوبیہ رباب ملک اپنی تحریک التوائے کار نمبر 364 پڑھیں۔

گورنمنٹ چوبرجی کوارٹر لاہور کی ٹینکی میں گندا پانی آنے سے رہائشی موذی امراض میں مبتلا

محترمہ زوبیہ رباب ملک: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق گورنمنٹ چوبرجی کوارٹر میں پانی کی ٹینکی چالو نہیں کی جا رہی جس کے باعث کوارٹروں میں گندہ پانی آ رہا ہے۔ گندا پانی پینے سے مکین موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اہلکاران نے "پانی" کی لیبارٹری ٹیسٹ رپورٹ بھی جعلی بنوائی ہے۔ جس کو اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کر کے "پانی اچھا" ہونے کی یقین دہانی پیش کرتا ہے جبکہ صورتحال اس کے برعکس، اہلکاران نے اعلیٰ حکام کے کسی بھی سخت نوٹس لینے کے باعث یہ رپورٹ اپنے دفاع کے لئے بنوائی ہے جو اعلیٰ حکام کو پیش کر کے صفائی دے دیتا ہے۔ انسان کے لئے پینے کا صاف پانی بنیادی جز ہے۔ اگر سرکاری رہائش گاہوں میں صاف پانی میسر ہو گا۔ چوبرجی کوارٹرز کے مکینوں کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ اسے فوری طور پر حل کرنا بے حد ضروری ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): یہ تحریک پہلے بھی پیش کی گئی تھی اور اس کا جواب دیا گیا تھا کہ اس کو ایک ماہ کے بعد کھول دیا جائے گا۔ اب انھوں نے پھر یہ تحریک پیش کی ہے تو اس وقت صورتحال یہ ہے کہ موجودہ ٹینکی سے جو پانی سپلائی کیا جا رہا ہے اس کی

quality تسلی بخش ہے اس کی رپورٹ بھی میرے پاس موجود ہے۔ وہاں پر نئی ٹینکی کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور نئی ٹینکی سے مکینوں کو صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس سے پیشتر بھی یہ تحریک پچھلے ماہ آئی تھی۔ اس وقت یہ ٹینکی مکمل نہیں تھی۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ چار سے چھ ہفتوں میں ٹینکی مکمل ہو جائے گی۔ وہ مکمل ہو گئی ہے اور اس سے پانی سپلائی کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت نئی ٹینکی سے پانی دیا جا رہا ہے۔ کیا محترمہ! آپ مطمئن ہیں؟

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ زوبیہ رباب ملک اس تحریک کو press نہیں کرتیں اس لئے اس تحریک کو disposed of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

اسمبلی کے درجہ چہارم کے ملازمین کے کوارٹر مسمار کرنے سے انہیں رہائشی مسائل کا سامنا

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ ابھی تحاریک التواء پیش کی گئیں جن میں چوبرجی کوارٹروں کا مسئلہ بھی سامنے آیا اور لوگوں کی ضروریات اور ان کو تحفظ دینے کی بات ہوئی۔ ہم سب اس ہاؤس میں شاید اسی لئے جمع ہیں کہ لوگوں کو بہتر مستقبل اور بہتر زندگی فراہم کی جائے۔ میری آپ سے التماس ہے کہ آپ اس بات کو سنجیدگی سے لیں اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ چراغ تلے اندھیرے والی بات ہو گی اگر درجہ چہارم کے ہمارے غریب ملازمین جو کہ اسمبلی کے ملازمین ہیں۔ ان کا جو ایک ایک مرلے کا کوارٹر ہے وہ اس کی طرف نظر لگائے بیٹھے ہیں جو کہ ان سے چھینا جا رہا ہے۔ میں یہ چاہوں گی کہ آپ اس پر رولنگ دیں کہ وہ اس وقت کیا کریں۔ ان کو کچھ بھی clear نہیں ہے کہ وہ اپنے ان کوارٹروں سے نکل کر کہاں جائیں گے؟ ان کو متبادل جگہ فراہم کی جائے جیسا کہ سیکرٹریٹ کے ملازمین کے ساتھ کیا گیا تھا۔

جناب والا! درجہ چہارم کے اسمبلی کے ملازمین کے 7 کوارٹر پیپل ہاؤس میں اور 24 کوارٹر گڑھی شاہو میں ہیں جو مسمار کر دیئے جائیں گے۔ان لوگوں کو اس کے متبادل کوئی جگہ دینے کی ابھی تک کوئی بات نہیں کی گئی۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ رات بھر سو بھی نہیں پائے ہوں گے کیونکہ ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں۔ مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہیے۔ میں اس حوالے سے آپ کو دوبارہ تکلیف دے رہی ہوں کہ ہم یہاں ہاؤس میں موجود ہیں اور کوئی چھت کے بغیر ہو جائے تو میرے خیال میں یہ شدید ناانصافی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بالکل صحیح بات ہے۔ میں اس پر ابھی بات کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! جو دو points ہاؤس میں آئے ہیں میں انہیں یہاں discuss کرنا چاہتی ہوں۔ایک یہاں پر درجہ چہارم کی بات ہوئی ہے اس کو ہاؤس کمیٹی نے take up کیا تھا اور اس کی تعمیر تین منزل بلڈنگ کے حساب سے دو کمروں پر مشتمل accommodation کی بات ہوئی تھی۔اب یہ انتہائی dangerous declare ہو چکے ہیں اور ان ملازمین کی بھلائی اس میں ہے کہ وہ اب اس میں نہ رہیں اور ان کو کسی اور جگہ شفٹ کر دیں۔ پہلے ان کو گڑھی شاہو کوارٹرز میں شفٹ کیا جائے گا اور اس کے بعد وہاں پر تعمیر ہوگی، یہ ہاؤس کمیٹی میں already take up ہو چکا ہے۔ دوسری بات سکیورٹی کے حوالے سے میرے بھائی نے یہاں کی تھی کہ ان کے بھائی کے قاتل دروازے پر آ گئے تھے۔ یہ بھی ہاؤس کمیٹی میں take up ہوا تھا اور چار دیواری اس ہاسٹل کے premises کی access کی گئی تھی اور اس کے لئے فنڈز sanction بھی ہو گئے تھے۔اس کے علاوہ اس کی security grills اور کیمرے تھے وہ بھی sanctioned ہو چکے ہیں۔ میری درخواست ہوگی کہ ان دونوں چیزوں کو ہاؤس کمیٹی میں refer کر دیا جائے خصوصاً سکیورٹی کو اہمیت دی جائے۔ میں ان سے agree کرتی ہوں کہ ہاسٹل secure نہیں تھا لیکن اب اس کی sanctions ہو چکی ہیں۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں اور اس کی بھرپور سفارش بھی کروں گی کہ اس کو priorities پر کریں کیونکہ اس کے پیسے بھی sanction ہیں، صرف expedite کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک بات ہے۔ جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! درجہ چہارم کے ملازمین موجودہ حالات میں کن حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں یہ جاننے کے لئے kindly یا تو آپ خود دلچسپی لیتے ہوئے ان کے لئے ٹائم نکالیں اور انہیں خود سنیں یا کمیٹی بنا کر ان کو سنا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ آپ کا بالکل valid point ہے اور اس پر انشاء اللہ دیکھ کر ہم اس پر بات کرتے ہیں۔ جس طرح ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ نے فرمایا ہے کہ already یہ معاملہ ہاؤس کمیٹی کے پاس جا چکا ہوا ہے تو اس کو بھی میں ہاؤس کمیٹی کے پاس دوبارہ refer کرتا ہوں۔ ہاؤس کمیٹی اس کو فوری طور پر دیکھ کر ہاؤس کو رپورٹ دے گی۔

سرکاری کارروائی

ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Minister for Law may lay the Punjab Examination Commission Ordinance, 2008.

ہنگامی قانون ایگزامینیشن کمیشن پنجاب مجریہ 2008

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to lay the Punjab Examination Commission Ordinance, 2008.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Punjab Examination Commission Ordinance, 2008 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduce in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the already functioning Special Committee with the direction to submit its report up to 1st October 2008.

کورم کی نشاندہی

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بات یہ ہے کہ ہم اس ہاؤس کو according to rules چلانا چاہتے ہیں اور اس میں ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ہم rules کو follow کریں۔ جہاں کورم کی نشاندہی ہوتی ہے تو اس حوالے سے rules یہ کہتے ہیں کہ ہاؤس کے اندر ممبران کی گنتی ہونی چاہئے۔ سب سے پہلے تو مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ جس معزز ممبر نے کورم کی نشاندہی کی تھی وہ خود نشاندہی کر کے ہاؤس میں موجود نہیں رہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

دوسری بات یہ ہے کہ جب گنتی کی گئی ہے تو اس میں کورم پورا پایا گیا ہے۔ میری معزز ممبران اور خاص طور پر opposition سے یہ گزارش ہے کہ ہم نے اس ہاؤس کو چلانا ہے اور اس ہاؤس کی functioning کے اندر kindly تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے۔ جہاں پر بھی کوئی positive بات ہوگی اس کو ہم بالکل follow کریں گے لیکن اس طرح ہاؤس کی working کو ہمیں خراب نہیں کرنا چاہئے۔

Minister for Law may lay the Ali Institute of Education Lahore Ordinance, 2008.

سرکاری کارروائی

(---جاری)

ہنگامی قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مجریہ 2008

MINISTER FOR LAW: Sir, I move to lay the Ali Institute of Education Lahore Ordinance, 2008.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Ali Institute of Education Lahore Ordinance, 2008 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduce in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the already functioning Special Committee with the direction to submit its report up to 1st October 2008.

ہنگامی قانون (ترمیم) مینٹیننس آف پبلک آرڈر پنجاب مجریہ 2008

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Law may lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2008.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Now Minister for Law may lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2008.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2008 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduce in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the already functioning Special Committee with the direction to submit its report up to 1st October 2008.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا تو مکمل ہو گیا ہے لیکن میں اپنے محترم لاء منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ ہم اس ہاؤس کو انشاء اللہ تعالیٰ جمہوری روایات کے مطابق چلائیں گے اور Maintenance of Public Order جو ہے یہ Maintenance of Public Order ہی رہنا چاہئے، Maintenance of Political Order نہیں بننا چاہئے۔ اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 7۔اگست 2008 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔